رہبرِ معالجات

ڈاکٹر محمد شمیم خان

اِدارہ کتابُ الشّفاء

Scanned with CamScann

فہرست مضامین

۱۔	امراض راس	۱۲
۲۔	امراض چشم	۴۹
۳۔	امراض اجفان	۶۶
۴۔	امراض اذن	۷۱
۵۔	امراض انف	۷۳
۶۔	امراض دہن ولسان	۷۵
۷۔	امراض اسنان ولثہ	۷۸
۸۔	امراض حلق ولہاۃ	۸۰
۹۔	امراض صدرو ریہ	۸۴
۱۰۔	امراض قلب وعروق	۹۰
۱۱۔	امراض معدہ	۱۰۱
۱۲۔	امراض امعاء	۱۰۹
۱۳۔	امراض جگر	۱۲۰
۱۴۔	امراض طحال	۱۲۶
۱۵۔	امراض بول	۱۲۸
۱۶۔	امراض تناسلیہ مردانہ	۱۳۷
۱۷۔	امراض نسواں وقبالت	۱۴۱
۱۸۔	امراض اعضاء بیرونیہ	۱۴۶
۱۹۔	امراض عظام ومفاصل	۱۸۹

Scanned with CamScanner

۲۰۔	امراض ظاہر بدن	۱۹۷
۲۱۔	حمیات	۲۰۷
۲۲۔	استفراغ	۲۳۵
۲۴۔	فن معالجات پر اہم کتابیں اور ان کے مصنفین	۲۴۴
۲۳۔	چند امراض کی مدت حصانت	۲۴۷
۲۵۔	چند اہم دوائیں	۲۵۰
۲۶۔	چند اہم غذائیں	۲۶۰
۲۷۔	چند اہم نکات	۲۶۲
۲۸۔	طبی اوزان	۲۶۶
۲۹۔	Biochemical Reference Range	۲۶۷
۳۰۔	کتابیات	۲۷۲

امراضِ راس و اعصاب

☆ بنیادی طور پر دماغ کی تین جھلیاں ہوتی ہیں۔

(۱) ام غلیظ (Dura mater)

(۲) ام رقیق (Piamater)

(۳) غشاء عنکبوتیہ (Arachnoidmater)

☆ غشاء عنکبوتیہ کا محقق قدیم یونانی طبیب اریوفیلوس ہے جو عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً ۴۰۰ سال قبل گزرا ہے۔

☆ غشاء عنکبوتیہ (Arachnoidmater) کے نیچے اور ام رقیق (Piamater) کے اوپر کچھ فضائیں ہوتی ہیں جنہیں بطون کا ذبہ کہا جاتا ہے (نفیس)

☆ ام غلیظ (Dura Mater) کو Pachymeninx ام جافیہ، ماتجس، ام صفیق بھی کہا جاتا ہے۔

☆ ام غلیظ دماغ کی بیرونی غیر لچکدار ریشہ دار جھلی ہے جو کھوپڑی کی اندرونی سطح سے چسپاں ہوتی ہے۔

☆ غشاء عنکبوتیہ دماغ کی درمیانی نازک جھلی ہے جو ام غلیظ اور ام رقیق کے مابین ہوتی ہے۔

☆ ام رقیق (Piamater) کو غشاء مشیمی، ام دماغ بھی کہا جاتا ہے۔

☆ ام رقیق دماغ کی اندرونی باریک جھلی ہے جو بیرونی دماغ کو پورے طور پر استر کرتی ہے۔

☆ ام غلیظ اور ام رقیق کو "امین" کہا جاتا ہے۔

☆ غشاء عنکبوتیہ (Arachnoid mater) اور ام رقیق (Pia mater) کو ایک ساتھ Leptomeninges کہا جاتا ہے۔ دماغ کی انہیں دونوں جھلیوں کے درمیان Cerebro Spinal fluid (CSF) دورہ کرتا ہے۔

☆ دماغ (بھیجہ، مغز) وہ عضو ہے جو حس و حرکت، عقل و شعور کا مرکز ہے۔

☆ دماغ کا وزن مردوں میں ڈیڑھ سیر اور عورتوں میں ایک سیر ۵ر چھٹانک ہوتا ہے۔

☆ دماغ کے مشہور حصے ۴ ہیں (۱) مقدم دماغ (۲) موخر دماغ (۳) اوسط دماغ (۴) مبداء

Scanned with CamScanner

النخاع (حرام مغز کی جڑ)

☆ دماغ کا سب سے بڑا حصہ مقدم دماغ ہے۔ یہ دماغ کا ۹/۱۰ حصہ ہوتا ہے۔

☆ دماغ کا خاکی جوہر ''جوہر سنجابی'' کہلاتا ہے۔

صداع (Headach)

علامہ نفیس کے نزدیک ایک قسم کا درد ہے جو سر کے اعضاء میں پیدا ہوتا ہے جس میں سے ہڈی اور جوہر دماغ کو صداع کی تعریف سے الگ رکھا گیا ہے۔اسی طرح آنکھوں اور اس کے مانند دوسرے اعضاء بھی شامل نہیں ہیں۔ (قطب المحققین)

صداع حار سادہ: کو ''صداع احتراقی'' کہتے ہیں۔ یہ دھوپ یا آگ وغیرہ میں جلنے سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ صداع حار سادہ میں مرض دوی (کان بجتے ہیں) ہوتا ہے اور قارورہ اترجی رنگ (ہلکی زرد) کا ہوتا ہے۔

☆ دوی (Tinitus) اس فرضی اور خیالی آواز کا نام ہے جس کا وجود خارج میں نہیں ہوتا مگر انسان اپنے کانوں میں ایسی آوازوں کو سنتا ہے۔

☆ ام راس کو یافوخ (چندیا) یا تالو کہتے ہیں۔

☆ امراض راس میں برائے مقامی استعمال کی جانے والی دوائیں ام راس پر لگائیں کیونکہ یہاں پر اثرات جلدی نفوذ کرتی ہیں۔

☆ جالینوس نے سر کے پچھلے حصے میں سردی پہنچانے سے منع کیا ہے۔

☆ صداع حار خارجی کے علاج میں غذائے دوائی کا استعمال ہی کافی ہے۔

☆ صداع حار داخلی گرم دواؤں اور گرم غذاؤں سے لاحق ہوتا ہے۔

☆ صداع حار داخلی میں مریض کو قلق ہوتی ہے اور حواس مکدر ہو جاتی ہے۔

☆ قلق اس حالت کو کہتے ہیں جس میں مریض ایک پہلو بدل کر دوسرے پہلو پر آتا ہے اور پھر اس کی خواہش ہوتی ہے کہ اس پہلو کو بھی بدل کر کوئی دوسری ہیئت اختیار کر لے۔

☆ صداع حار داخلی میں قرص مثلث کا طلاء لگائیں۔

☆ صداع حار داخلی میں یبروج اور افیون جیسی مخدر اور سن کرنے والی دواؤں سے پرہیز کریں۔

Scanned with CamScann

☆ صداع بارد خارجی کو ''حبطہ'' کہتے ہیں۔

☆ حبطہ اس حالت کا نام ہے جس میں حیرت بے عقلی اور کندی حواس جیسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔

☆ صداع بارد خارجی کا انجام بسا اوقات زکام ہوا کرتا ہے۔

☆ صداع بارد خارجی میں درد زیادہ تر سر کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے۔

☆ جو چیزیں بالقوہ بارد ہوتی ہیں مثلاً کھٹا دہی ان سے درد سر کس قدر دیر سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ صداع بارد داخلی ایسی چیزوں کے استعمال سے عارض ہوتا ہے جو بالقوۃ و بالفعل انتہائی سرد ہوں۔

☆ صداع بارد خارجی کے مریضوں کو سر کو کپڑوں سے لپیٹنے میں راحت ملتی ہے۔

☆ صداع دموی کو ''دردِ خولی'' بھی کہتے ہیں۔ اس میں نبض عظیم، قارورہ غلیظ ہوتا ہے اور غنودگی کے باوجود گہری نیند نہیں آتی ہے۔

☆ صداع دموی میں رگ قیفال کی فصد کھولیں اور مزورات پلائیں۔

☆ صداع صفراوی میں سر میں سخت گرمی کا احساس ہوتا ہے مگر بوجھ بالکل نہیں ہوتا۔ نبض سریع اور قارورہ صاف ہوتا ہے۔

☆ صداع بلغمی میں سر میں شدید بوجھ اور سبات (گہری نیند) کی شکایت ہوتی ہے۔

☆ امراض حادہ میں پہلے ہی سے پیشاب میں رسوب ظاہر نہیں ہوتا ہے حالانکہ ان کے مادے شروع میں بہت ہی رقیق ہوتے ہیں۔

☆ صداع سوداوی میں نبض باریک سست ہوتی ہے اور قارورہ سفید و رقیق ہوتا ہے۔

صداع ریحی: اس میں سر میں تناؤ ہوتا ہے مگر بوجھ بالکل نہیں ہوتا ہے۔ دردِ سر مستقل مگر بدلتا رہتا ہے۔

☆ غلیظ ریاح کی صورت میں ٹیس پیدا نہیں ہوتا۔

صداع شرکی معدی: اس میں دردِ سر عموماً سر کے اگلے حصہ میں ہوتا ہے۔ کھانیکے بعد اور سر کو جھکانے سے درد میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ شریان سباتی (Carotid artery) کو دبانے سے اور قے و دست کے بعد دردِ سر میں آرام مل جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

دردسر معدی بلغمی: اس میں پہلے تخمہ ہوتا ہے بعد میں دردِ سر نیز تہوع (ابکائی) اور جشاء (ڈکار) ہوتا ہے۔

☆ دردِ معدی سوداوی کو "صداع حموضی" بھی کہتے ہیں۔

☆ دردِ سر معدی ریحی میں پہلے معدہ میں درد ہوگا اس کے بعد یافوخ (چندیا) کے مقام پر درد ہوتا ہے۔

☆ صداع ضعفی دراصل معمولی اسباب کے نتیجے میں لاحق ہوتا ہے جیسے فاضل بخارات، آواز، بو سے دردسر ہو جانا۔

☆ صداع خفہ خلا اور خشکی کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ اس میں دردسر ہلکا ہوتا ہے۔

☆ رازی کا قول ہے کہ صداع خفہ اکثر عورتوں کو ہوتا ہے۔

☆ کسی مادہ کے سخت استفراغ کے بعد صداع خفہ وقوع پزیر ہوتا ہے جیسے نزلہ، نکسیر غرغرہ، قے، دست، فصد، ادرار۔

صداع بیضہ وخودہ: یہ مزمن قسم کا شدید درد ہوتا ہے جو پورے سر میں ہوتا ہے۔ اس میں ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر ہتھوڑے مارے جا رہے ہوں۔

☆ صداع بیضہ وخودہ کا سبب غلیظ بخارات ہیں۔

صداع بحرانی: یہ امراض حادہ عفونیہ کے سبب بحران کے دن پیدا ہوتا ہے۔ اس میں دردسر کے ساتھ پیشاب سفید اور رقیق آتا ہے نیز تیز بخار ہوتا ہے۔

صداع سدی: یہ غلیظ اخلاط کے سدوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں چہرہ میں امتلاء بوجھ اور تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ وقوع مرض سے پہلے مریض نے غذائیں زیادہ مقدار میں کھائی ہونگی یا زیادہ راحت و آرام سے کام لیا ہوگا یا حمام ترک کر دیا ہوگا۔

صداع دودی: یہ شاذ ونادر پایا جاتا ہے۔ اس کا سبب وہ مخصوص کیڑے ہیں جو مقدم دماغ کے آس پاس اس حصے میں پیدا ہو جاتے ہیں جو نتھنوں کے انتہائی حصوں کے قریب ہیں۔

☆ صداع دودی کے علامات یہ ہیں کہ شدید خارش ہوتی ہے۔ ناک سے بدبو آتی ہے۔ چلنے پھرنے اور حرکت کرنے سے دردسر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

☆ صداع دودی کا علاج یہ ہے کہ ایارج فیقرا ناک میں ٹپکائیں۔

Scanned with CamScanner

☆ صداع خماری (Alcoholic Headache) میں فقاع استعمال کیا جاتا ہے۔

صداع تزعزعی: یہ دماغ کے ہل جانے، کسی کھیل میں صدمہ پہنچنے، چوٹ لگنے سے واقع ہوتا ہے۔

☆ صداع تزعزی کے علامات یہ ہیں کہ اعصاب اور دماغ کے آس پاس کی رگیں کھنچی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ سدر (آنکھوں میں اندھیرا آنا) ونسیان لاحق ہوتا ہے۔ کبھی سکتہ اور کبھی ہر قسم کی بوؤں کی ایک ہی بو محسوس ہوتی ہے۔

☆ صداع تزعزی میں باسلیق یا اکحل کی فصد کھولنا مفید ہے۔

شقیقہ

دردشقیقہ (Migraine) کو آدھا سیسی کا درد بھی کہتے ہیں۔ اس کے معنی ایک شق یعنی ایک حصہ کے ہیں کیونکہ دردسر عموماً نصف سر میں ہوتا ہے۔

☆ جالینوس نے شقیقہ کی تعریف اس طرح کی ہے کہ "یہ دردسر کے ایک پہلو کی کمزوری کا امتحان کرتا ہے اور سر کے وسط تک پہونچتا ہے"۔

☆ دردشقیقہ کی باریاں آتی ہیں جن میں اکثر متلی و قے ہوتی ہے۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ شریانیں تڑپتی ہیں اور ٹیس مارتی ہیں۔ اگر شریانیں دبادی جائیں تو درد رک جاتا ہے۔

☆ ثافسیا اور شراب ریحانی دردشقیقہ میں بطور طلاء مستعمل ہے۔

☆ ہریسہ (ایک قسم کی غذا) کا استعمال صداع حسی میں ہوتا ہے۔

سرسام

☆ طبری کے نزدیک سرسام فارسی لفظ ہے جس کے معنی سر کی بیماری کے ہیں۔ برسام کے معنی سینہ کی بیماری کے ہیں۔

☆ شیخ کا قول ہے کہ سرسام کے معنی ورم سر کے ہیں۔

☆ سرسام ایک ورم ہے جو دماغ کی دو جھلیوں میں یا کسی ایک میں یا خاص دماغ میں یا دماغ و اغشیہ دماغ دونوں میں ایک ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

☆ سرسام کے اقسام: بلحاظ خلط (۱) سرسام دموی (۲) سرسام صفراوی (۳) سرسام بلغمی (۴) سرسام سوداوی۔

Scanned with CamScanner

☆ سرسام دموی کو یونانی زبان میں فرانیطس کہتے ہیں جو کہ دو کلمات سے ملک کر بنا ہے (۱) فران بمعنی ذہن و عقل (۲) ای طسی آئی ٹس بمعنی سوزش و آگ۔

☆ سرسام دموی میں بخار مستقل ہوتا ہے۔نبض عظیم ہوتی ہے۔مریض ہنستا رہتا ہے۔

☆ سرسام صفراوی کو فرانیطس خالص کہتے ہیں۔

☆ فرانیطس خالص میں بخار تیز ہوتا ہے۔سر ہلکا ہوتا ہے۔نبض سریع ہوتی ہے۔مریض غصہ کرتا ہے۔

☆ سرسامی قے اور معدی قے میں فرق یہ ہے کہ معدی قے میں متلی آتی ہے اور معدہ صاف ہونے کے بعد قے بند ہو جاتی نیز نبض ضعیف اور متواتر چلتی ہے جب کہ سرسامی قے میں قے مستقل جاری رہتا ہے اور نبض صلب و متفاوت ہوتی ہے۔

☆ سرسام دموی کا اصول علاج یہ ہیکہ مرض کے پہلے ۳ دنوں میں رگ قیفال کی فصد کھولیں۔

☆ سرسام حار (صفراوی و دموی) کا اصول علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے مریض کو حقنہ کرائیں۔

☆ سرسام سوداوی میں مریض بہکی بہکی باتیں کرتا ہے، ڈر میں مبتلا رہتا ہے، ہلکا درد سر اور بخار ہر وقت رہتا ہے۔نبض صغیر، صلب اور مختلف ہوتی ہے۔

☆ سرسام بلغمی کو لیثرغس کہتے ہیں۔لیثرغس درحقیقت یونانی لفظ لیتھارگس کا معرب ہے جس کے معنی نسیان کے ہیں۔

☆ سرسام بلغمی کو نسیان اور مرض النوم بھی کہا جاتا ہے۔

☆ سرسام بلغمی افریقہ کے حبشیوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

☆ ثابت ابن قرہ کے نزدیک لیثرغس کا سبب بلغم ہے یا وہ بلغم جو دماغ کے اگلے حصہ میں جمع ہو کر گندہ و متعفن ہو جاتا ہے۔

☆ شیخ کے نزدیک لیثرغس دماغ کے مجاری میں ہوتا ہے نہ کہ دماغی بطون یا دماغی پردوں اور خاص دماغ میں۔

☆ لیثرغس میں سبات ارقی ہوتی ہے یعنی مریض نیند اور بیداری کے درمیان غنودگی کی حالت میں رہتا ہے۔بخار مستقل رہتا ہے۔زبان سفید اور جمائیاں آتی ہیں۔حواس مکدر

Scanned with CamScanner

ہوتے ہیں۔

☆ لیثرغس کا علاج یہ ہے کہ تکمید سے تسخین کرتے ہیں جس میں مونگ کی روٹی، مرغ یا کبوتر کی آلائش شکم سر منڈوا کر رکھتے ہیں۔

عطاش: یہ بچوں کا ایک مرض ہے جس میں دماغ متورم ہوجاتا ہے اور بچہ بار بار پانی مانگتا ہے۔

☆ یہ مرض عموماً بچوں کو گرمی کے موسم میں لؤ لگنے یا دھوپ میں رہنے سے نیز دانت نکلنے کے زمانہ میں ہوا کرتا ہے۔

☆ اس میں بخار تیز ہوتا ہے۔ نیند نہیں آتی ہے، محض غنودگی کی حالت میں ہی بچہ چونک کر اٹھتا ہے اور سر دائیں بائیں ہلاتا رہتا ہے۔

برسام: اسے سرسام کاذب، سرسام غیر حقیقی بھی کہتے ہیں۔

☆ یہ ایک ورم ہے جو حجاب حاجز (ڈیافرغما) میں پیدا ہوتی ہے۔

☆ سرسام حقیقی صرف ورم دماغ کو کہتے ہیں۔

☆ اس میں شدید بخار ہوتا ہے۔ پسلیوں کے کنارے گرم، سرخ اور چبھن ہوتی ہے۔ بدحواسی پائی جاتی ہے۔

شفاقلوس دماغی

☆ شفاقلوس کے معنی ہیں عضو کا مردہ ہونا اور بے حس ہونا۔

☆ شفاقلوس کا مقدمہ غانغرانہ۔

☆ غانغرانا اور شفاقلوس کے درمیان فرق یہ ہے کہ عفونت کے سبب عضوء کے حس کا کمزور ہونا اور فاسد ہونا غانغرانا ہے مگر جب فساد اس حد تک ہو کہ عضوء کی حس بالکل باطل ہوجائے اور گوشت و ہڈی گلنے لگے تو اسے شفاقلوس کہتے ہیں۔

☆ شفاقلوس دماغی سرسام کی ایک قسم ہے جس میں دماغ کے نفس شریان کے اندر غلیظ خون کی وجہ سے ورمی کیفیت لاحق ہوجاتی ہے۔

☆ بقراط کا کہنا ہے کہ شفاقلوس کا مریض ۳ر دن میں ہلاک ہوجاتا ہے۔

حمرہ دماغیہ

☆ اس کا سبب وہ فاسد خون ہے جو صفرا سے تیز گرم ہوگیا ہو یعنی صفراوی خون۔

Scanned with CamScanner

☆ اس مرض میں سر کے اندر نا قابل برداشت آگ جیسی سوزش محسوس ہوتی ہے اور چہرہ چھونے سے سرد محسوس ہوتا ہے۔

☆ رازی نے حمرہ دماغیہ کو بغیر بخار کے فرانیطس کہا ہے۔

☆ اس میں رگ قیفال، رگ پیشانی یعنی ورید جبھی کی فصد کھولنا فائدہ مند ہوتا ہے۔

☆ حمرہ اور سرسام حار میں فرق: سرسام حار میں بخار، بے عقلی، اور سرخی چشم ہوتی ہے جب کہ حمرہ میں نہ بخار ہوتا ہے اور نہ ہی بے عقلی بلکہ صرف سرخی لازمی ہوتی ہے۔

ماشرا:

☆ یہ سریانی لفظ ہے جس سے مراد وہ ورم ہے جو صفرا آمیز تیز خون سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ یہ سرسام کی قسم میں داخل ہے مگر حقیقت یہ یہ فلغمونی کی ایک قسم ہے۔

فلغمونی

☆ جب ورم خالص خون کے سبب پیدا ہو تو وہ فلغمونی ہے۔

حمرہ خالص

☆ جب ورم خالص صفراء سے پیدا ہو تو اسے حمرہ خالص کہتے ہیں

☆ ماشرا میں چہرہ شدید سرخ، پھولا ہوا اور آبلہ دار ہوتا ہے نیز آنکھیں باہر نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

خراج دماغ

☆ یہ دراصل سرسام کا انجام ہوا کرتا ہے۔

☆ اس مرض کی میعاد دو تین ہفتہ سے لے کر دو تین مہینہ ہے۔

☆ اس سے متاثر مریض ہلاک ہوجاتے ہیں کیونکہ دنبل پھوٹ جاتا ہے اور مرنے سے قبل تشنجی کیفیت پائی جاتی ہے۔

خراج دماغ کی علامات

اچانک شدید دردسر، بخار، مستقل قے، آنکھوں کی پتلی سکڑ جاتی ہے، روشنی نا قابل

Scanned with CamScanner

برداشت ہوتی ہے۔

سرسام حمی نخاعی

مترادفات: گردن توڑ بخار، حمی دماغی نخاعی، حمی غشئیہ

☆ اس میں دماغ اور حرام مغز کی جھلیوں میں ورم لاحق ہو جاتا ہے۔

☆ یہ ایک قسم کا معتدل شدید بخار ہے جس میں عموماً مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اور جسم پر سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔

☆ یہ موسم سرمایا موسم بہار میں بطور وباء پھیلتا ہے۔

☆ ۱۵۔۲۵ سال کے دوران اس کا وقوع زیادہ ہے۔

☆ اس مرض کی خاص نشانیاں

Brudzinski's Sign, Kernig's Sign, neck Rigidity

☆ اس مرض میں عمل مزاولت کرنا ضروری ہے جس کے ذریعہ رطوبت دماغیہ آلہ میل نہاں کے مدد سے نکالی جاتی ہے پھر اسی مقدار مصل تریاقی اس میں داخل کر دی جاتی ہے۔

دوار (Vertigo)

☆ دوار کے معنی چکر کے ہیں مگر اصطلاحاً وہ مرض ہے جس میں اردگرد کی چیزیں گھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں نتیجتاً مریض گر پڑتا ہے۔

☆ دوار اگر غلبۂ خون کی وجہ سے ہو تو قیفال کی فصد کھولیں یا پنڈلیوں پر سینگھیاں کھنچوائیں۔

☆ طفشیل (ایک قسم کی غذا) مفید ہے اگر دوار غلبۂ خون کے سبب ہو۔

☆ دوار میں رگ وداجین (Jugular vein) کی فصد نہایت مفید ہے۔

☆ صرع خفیف میں دوار ایک اہم علامت ہے۔

سدر (Giddiness, Dizziness)

☆ سدر کے لغوی معنی بینائی کے منتشر اور متحیر ہونے کے ہیں یعنی آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔

☆ سدر وہ حالت ہے جس کے پیدا ہونے سے انسان اپنے سر میں سخت بوجھ محسوس کرتا ہے

Scanned with CamScanner

اور آنکھوں میں تاریکی پاتا ہے۔

☆ جالینوس کے نزدیک سدر اور دوار میں کوئی فرق نہیں ہے۔

☆ رازی کے نزدیک سدر دوار کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

☆ شیخ کے نزدیک سدر دوار کا مقدمہ ہوا کرتا ہے۔

☆ سدر خدری: یہ دماغ میں سرد غلیظ اخلاط کے سبب عصبی احساس کی رفتار کے رک جانے سے واقع ہوا کرتی ہے جس سے دماغ سخت سرد اور بے حس ہو جاتا ہے۔

☆ سرد غلیظ اخلاط اگر زیادہ مقدار میں رک جائیں تو سکتہ پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ سدر مولم: وہ سدر ہے جو چوٹ کے سبب رونما ہوتا ہے کیونکہ چوٹ سے اعصاب کی طبعی رفتار رک جاتی ہے۔

☆ سدر خدری اور سدر مولم میں بے عقلی لاحق ہو جاتی ہے۔

☆ سدر مولم کی صورت میں تغریق راس کرنا یعنی سر کو گرم روغن میں ڈبونا مفید ہے۔

سبات

مترادفات: نوم مفرط، نیند کی بیماری، بیہوشی، نسیان مرکب بہ ورم دماغ، ورم دماغ مع قاطوخس (جمود)

☆ سبات نام ہے گہری نیند کا جس کی مدت دراز ہوتی ہے اور مریض کو جگانا انتہائی دشواری ہوتا ہے خواہ سختی ہی سے کیوں نہ ہو۔

☆ سبات ارقی کو سبات سہری بھی کہتے ہیں۔

☆ سبات ارقی میں گرم وتر بخارات اور مواد سباتی نامی رگوں سے چڑھ کر تمام دماغ میں موجود اخلاط وفضلات کو گرم کر دیتے ہیں جس سے مریض مبہوت اور بے عقل ہو جاتا ہے۔ آنکھیں کھلی رہتی ہیں اور ان سے آنسوں جاری رہتے ہیں۔

☆ جالینوس کا قول ہے کہ "جب بلغم اور صفراء دونوں خلطوں کے اجتماع سے ورم دماغ لاحق ہو جس میں بلغم غالب ہو تو اسے سبات سہری (نیند بیداری) کہا جاتا ہے اور اگر صفراء غالب ہو تو اسکا نام سہر سباتی (بیداری نیند) رکھا جاتا ہے۔

☆ صاحب جوامع اسکندر نے تحریر کیا ہے کہ دماغ کا ورم اگر صفرا کے سبب ہو تو وہ سرسام حار

Scanned with CamScann

ہے اور اگر بلغم کے سبب ہو تو وہ سرسام بارد ہے لیکن اگر صفرا اور بلغم دونوں کے سبب ورم دماغ ہو تو اسے سبات ارقی کہتے ہیں۔

☆ سبات ارقی میں ایک وقت لمبی نیند آتی ہے اور دوسرے وقت بے چین کر دینے والی بیداری ہوتی ہے۔ مریض ہمیشہ چت لیٹا رہتا ہے۔ کبھی مریض کو شرق بالماء (پانی سے اچھو) کی شکایت ہو جاتی ہے۔

قوما (Coma)

☆ قوما سے مراد وہ بیہوشی اور گہری غفلت ہے جو کسی مرض یا چوٹ کی وجہ سے لاحق ہو

☆ اطباء قدیم کے نزدیک سبات و قوما دونوں ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔

قوما اور غشی میں فرق:

(۱) قوما کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے اور غشی کا تعلق قلب سے۔

(۲) قوما میں حس و حرکت اور ادراک و شعور کی ساری قوتیں باطل ہو جاتی ہیں مگر تنفس اور قلب کے حرکات جاری رہتے ہیں۔ مگر غشی میں اچانک قلب کے افعال سست پڑ جاتے ہیں۔

جمود و شخوص

مترادفات:۔ قاطوخس (گرفت کرنا) آخذۃ (پکڑنے والا) مدرکہ (پالینے والا)

☆ جمود کے معنی جم جانا اور شخوص کے معنی آنکھوں کا پتھرا جانا ہے۔

☆ سمرقندی کے نزدیک جمود و شخوص مرض سبات کی ایک خاص قسم ہے مگر علامہ نفیس نے اسے سبات کی قسم ہونے سے انکار کیا ہے۔

☆ جمود و شخوص انسان کو اچانک لاحق ہوتا ہے اور وہ جس حالت میں ہوتا ہے اسی حالت میں رہ جاتا ہے کیونکہ بدن کی حس و حرکت اچانک رک جاتی ہے۔ اس میں آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں اور پلکیں بالکل نہیں جھپکتی ہیں۔

☆ جمود و شخوص میں نبض اور تنفس نہایت بطی اور ضعیف ہو جاتی ہیں۔ مریض بے حس و حرکت بے ہوش پڑا رہتا ہے اور کسی بات کا جواب نہیں دیتا ہے۔

☆ جمود و شخوص کا سبب موخر دماغ کے بطن میں سدہ کا پیدا ہونا ہے اور یہ سدہ خشک و غلیظ خلط سے

Scanned with CamScanner

پیدا ہوتا ہے۔

☆ جمود و شخوص عموماً ۶۰-۶۰ سال کی عمر میں ہوا کرتا ہے۔ عورتیں نسبتاً زیادہ مبتلا ہوتی ہیں خاص کر وہ عورتیں جو اختناق الرحم اور احتباس حیض کی شکار ہوں۔

سبات و جمود میں فرق: سبات میں آنکھیں بند ہوتی ہیں اور نبض نرم ہوتی ہے جب کہ جمود میں آنکھیں کھلی رہتی ہیں اور نبض سخت ہوتی ہے۔

جمود و سکتہ میں فرق: جمود میں مریض کے حلق سے کوئی چیز نہیں اترتی ہے جب کہ سکتہ میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔

سہر، بیداری (Insomnia): اس مرض میں بیداری طبعی حالت سے زیادہ ہوجاتی ہے۔

☆ جب دماغی روح اعضاء و اعصاب کی طرف انہیں استعمال کرنے کی غرض سے جاتی ہے تو بیداری کی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔

☆ سہر کے اسباب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) اختیاری (۲) عارضی (۳) مرضی

نسیان (Dementia)

☆ نسیان کے معنی بھولنے کے ہیں جو اس مرض میں لازمی ہے لہٰذا یہ نام عرض لازم پر رکھا گیا ہے۔

☆ نسیان وہ مرض ہے جس میں قوت حافظہ، قوت فکر یا قوت تخیل فاسد ہوجاتی ہے۔

☆ قوت حافظہ کی خرابی کا نام فساد ذکر ہے۔ قوت مفکرہ کی خرابی کا نام فساد فکر ہے اور قوت متخیلہ کی خرابی کا نام فساد تخیل ہے۔

☆ فساد فکر نسیان نہیں ہے مگر نسیان سے بہت قریب ہے البتہ جمہور اطباء کے نزدیک فساد فکر کو حمق و کند ذہنی کہتے ہیں۔

☆ نسیان عموماً بلغمی مواد کے غلبہ اور ضعف دماغ کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔

☆ بقراط نے نسیان کے مریضوں میں قے کرانے کو منع کیا ہے۔

☆ تمام دماغی امراض میں قے ممنوع ہے۔

☆ معجون بولس نسیان میں مفید ہے۔

Scanned with CamScann

مالیخولیا (Melancholia)

☆ مالیخولیا کے لغوی معنی سیاہ خلط کے ہیں مگر یوحنا بن سرابیون کے نزدیک اس کے معنی ڈرو خوف کے ہیں۔

☆ مالیخولیا میں مریض کا گمان اور اس کی فکر بگڑ جاتی ہے اور اس میں خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ مالیخولیا کا سبب متاخرین کے نزدیک نامعلوم ہے لیکن متقدمین کے نزدیک غلبہ سودا ہے جو دماغی روح کو وحشت میں ڈال دیتا ہے۔

☆ دماغی محنت کی زیادتی سے مالیخولیا لاحق ہو جاتا ہے جیسا کہ روفس نے لکھا ہے کہ یہ مرض اکثر فلاسفہ اور حکماء کو ہو چکا ہے۔

☆ مالیخولیا کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض تنہائی پسند ہو جاتا ہے اور لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیتا ہے جیسا کہ فارابی اور عیسیٰ بن ماسویہ کو ہو گیا تھا۔

☆ مالیخولیا دموی کا علاج یہ ہے کہ رگ اکحل ورگ باسلیق کی فصد کھولیں۔

☆ اگر مالیخولیا کا سبب بندش خون ہے تو رگ صافن کی فصد کھولیں۔

مالیخولیا مراقی:

☆ مالیخولیا مراقی وہ مرض ہے جس میں سوداوی خلط مراق (ایک جھلی جو احشاء کو باہر سے استر کرتی ہے) کے اندر جمع ہو جاتا ہے جس سے مراق یعنی شکم پھول جاتا ہے۔

☆ یوحنا ابن سرابیون کے نزدیک مالیخولیا مراقی کو علتہ نافخہ (پیٹ پھلانے والا مرض) بھی کہا جاتا ہے۔

☆ سرابیون کا ماننا ہے کہ اس مرض کی ابتدا مراق سے ہوتی ہے اس لئے اس کو مالیخولیا مراقی کہتے ہیں۔

☆ دیوقلس نے اس مرض میں شکم پھولنے کیوجہ یہ بیان کی ہے کہ معدہ کا وہ راستہ جو امعاء سے ملتا ہے وہ ورم کے سبب بند ہو جاتا ہے اور غذا معدہ میں طبعی حالت سے زیادہ ٹھہرتی ہے۔

☆ شیخ نے مالیخولیا مراقی کا سبب یہ لکھا ہے کہ ماساریقا میں سدہ پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ بقراط اور جالینوس نے مالیخولیا مراقی کا سبب معدہ کا ورم فلغمونی (ورم دموی) بتایا ہے۔

☆ بولس نے مالیخولیا مراقی کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ مراق میں گرم ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ مالیخولیا مراقی اکثر بواسیر زدہ مریضوں میں پایا جاتا ہے۔

مالیخولیا مراقی کی علامات

☆ ترش اور حلبی ڈکاریں، تھوک کی زیادتی، براز نرم، ضیق الصدر، اضطراب قلب۔

☆ مالیخولیا مراقی ایک عام عصبی کمزوری ہے۔

☆ مالیخولیا مراقی مردوں میں عورتوں کے اختناق الرحم سے مشابہ ہے۔

قطرب

وجہ تسمیہ:

۱۔ شیخ کا قول ہے کہ قطرب اس چھوٹے کیڑے کا نام ہے جو پانی کی سطح پر جلدی جلدی بے ترتیب حرکتیں کرتا ہے کبھی چھپتا ہے اور کبھی نمودار ہوتا ہے اس لئے اسے قطرب کہا جاتا ہے۔

۲۔ شریف ادریسی کا قول ہے کہ قطرب جگنو کو کہتے ہیں تو چونکہ اس کا مریض بھی جگنو کے مانند رات کے وقت نمودار ہوتا ہے اس لئے اسے قطرب کہتے ہیں۔

۳۔ بعض لوگوں کے نزدیک سعالی (بھتنوں) کا نام قطرب ہے کیونکہ اس کا مریض بھتنوں کی طرح رات کو نکلتا ہے۔

☆ بعض کا کہنا ہے کہ قطرب ذئب امعط (بال گرے ہوئے بھیڑیے) کا نام ہے چونکہ اس مرض میں مریض بھیڑیے کی مانند جنگلوں میں چاروں ہاتھ پاؤں پر چلتا ہے اور بھیڑیے کی طرح بھونکتا ہے اور انسان پر حملہ کرتا ہے۔ (نفیس)

☆ قطرب کا سبب دماغ میں صفراء وسودا کا جمع ہونا ہے (نفیس)

قطرب کی علامات

چہرہ پر سخت ترش روئی ہوتی ہے۔ مریض کبھی آگے کبھی پیچھے چلتا ہے، رات کو نمودار ہوتا ہے۔ دن کو قبروں اور ویرانوں میں چھپتا ہے۔ پنڈلیوں پر چند زخم ہوتے ہیں جو نہ بھرتے ہیں اور نہ اچھے ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScann

☆ قطرب کا علاج یہ ہے کہ جوشاندہ افتیمون کا مسہل دیں۔

مانیا وداء الکلب (جنون ودیوانگی)

☆ یہ مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔
☆ مانیا یونانی لفظ ہے جس کے معنی جنون صبعی (جنون دیوانگی) کے ہیں مگر رازیؔ کے نزدیک مانیا کے معنی جنون ہائج (ہیجان وجوش کا جنون) کے ہیں۔
☆ مانیا جنون صبعی ہے اور داء الکلب مانیا کی ایک قسم ہے جس میں مریض اخلاق میں کتوں سے مشابہ ہو جاتا ہے یعنی لوگوں کو تکلیف پہونچانے کے ساتھ نرمی بھی ہوتی ہے۔
☆ روفس نے داء الکلب کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ کتوں کے مانند اسکا مریض جب کسی کو کاٹتا ہے تو وہ مرجاتا ہے۔
☆ مانیا وداء الکلب کے اسباب سوداء سوداوی اور سوداء صفراوی ہیں۔

سرسام اور مانیا میں فرق:

☆ سرسام میں بخار ہوتا ہے جب کہ مانیا میں بخار نہیں ہوتا ہے۔

صبارا

☆ یہ مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔
☆ صبارا سریانی لفظ ہے جس کے معنی ''سوداوی جنون'' کے ہیں۔
☆ صبارا ایک قسم کی مانیا ہے جو فرانیطس خالص (سرسام صفراوی) سے مرکب ہوتا ہے۔
☆ صبارا میں جنون ودیوانگی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔
☆ صبارا کا سبب وہ سوداء ہے جو خالص صفراء کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے۔
☆ صبارا کے مریض جنون کے سبب اکثر خودکشی کر لیتے ہیں۔

صبارا کی علامات:

مرض کے شروع میں پہلے ایک لمبی بیداری ہوتی ہے، تنفس متواتر، نسیان، نیند کی حالت میں مریض ڈرتا اور چونکتا ہے۔

اختلاط عقل (بے عقلی) ہذیان (بکواس) Delerium

☆ یہ مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔
☆ اختلاط عقل میں فکر اور سوچ و بچار کے افعال بگڑ جاتے ہیں مگر یہ ناقص یا باطل نہیں ہوتے ہیں۔
☆ ہذیان میں مریض کا دماغی توازن قائم نہیں رہتا یعنی دماغ کی قوت ممیّزہ بے کار ہو جاتی ہے جس کیوجہ سے خفیف صورتوں میں غیر منظّم اور بے قائدہ حرکات وسکنات ظاہر ہونے لگتی ہیں اور شدید صورتوں میں مریض بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے اور غیر حاضر چیزوں کو حاضر سمجھتا ہے جیسے کہ آگ آگ آگ، میں جل گیا، کتے بھونک رہے ہیں وغیرہ۔

اختلاط عقل وہذیان کے اسباب:

مرۂ سودا، سوداء صفراوی، بلغم متعفن، گرمی و خشکی۔

☆ سرسام کا حقیقی معنی ورم دماغ اور ورم اغشیہ دماغ ہے مگر مجازی معنی اختلاط عقل ہے۔

رعونت وحمق (بیوقوفی)

☆ یہ بھی مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔
☆ رعونت وحمق میں فکر اور سمجھ کے افعال ناقص یا باطل ہو جاتے ہیں جس سے مریض میں بچوں جیسا بچپن یا بوڑھوں جیسی بے نتیجہ باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔
☆ رعونت وحمق کا سبب دماغ کے درمیانی حصہ پر سادہ سردی یا سردی کے ساتھ خشکی یا سردی کے ساتھ دماغی بطون میں بلغم جمع ہوتا ہے۔
☆ رعونت وحمق (نقصان عقل) کی ۹ قسمیں ہیں۔
☆ حمق سنی اکثر عورتوں کو سن یاس کے وقت ہوا کرتا ہے۔

فقدان عقل کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ بلاہت:۔ اس فقدان عقل کو کہتے ہیں جو اصلی ہوتا ہے اور پیدائشی طور پر سر کی شکل بے ڈول ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں حواس خمسہ درست نہیں ہوتے ہیں۔
۲۔ سفاہت:۔ کسی مرض کے بعد جو فقدان عقل عارض ہوتا ہے اسے سفاہت کہتے ہیں اس میں

Scanned with CamScanner

حواس خمسہ درست ہوتے ہیں مگر جگہ بدلنے سے اور نئی صورتوں سے مریض وحشت کھاتا ہے۔

۳۔ دمامت:۔ وہ فقدان عقل ہے جو نقص تغذیہ و فساد تغذیہ کے سبب اعضاء کے بے ڈول ہو جانے اور سر کے بڑا ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں چہرہ سے حماقت ٹپکتی ہے۔

عشق Erotomania

وجہ تسمیہ:

عشق کا لفظ عشقہ سے نکلا ہے جو لبلاب یعنی عشق پیچہ کی ایک قسم ہے اور درختوں پر لپٹ جاتی ہے جس سے درخت خشک ہو جاتے ہیں۔ چونکہ یہ مرض بھی انسان کو خشک کر دیتا ہے اسی لئے اس کا نام عشق رکھا گیا۔

☆ عشق مالیخولیا کی قسموں کے قریب تر ہے۔

☆ یہ ایک وسواسی مرض ہے جسے انسان خود اس طور پر جذب کرتا ہے کہ اپنے فکر و خیال کو معشوق کی بعض صورتوں اور خصلتوں کو اچھا تصور کرنے پر مسلط کر دیتا ہے۔

عشق کی علامات:

غمگین ہونا عاشق کی خاص علامت ہے، مبہوت العقل، نبض مختلف، تنفس صداع (اونچائی پر چڑھنے والوں کا تنفس) یعنی تنفس بڑا گہرا اور جلد جلد آتا ہے۔

☆ روفس کا قول ہے کہ عاشق کی علامت یہ ہے کہ بدن میں خشکی ہوتی ہے، مریض خاموش رہتا ہے اور کسی کام میں طبیعت نہیں لگتی ہے۔

☆ مالیخولیا میں مریض بلا وجہ غمگین رہتا ہے۔ اکثر روتا ہے اور اکثر اوقات خودکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

کابوس۔ نیند میں گھٹنا۔ Night mare

☆ کابوس کا لغوی معنی دبوچنے والا ہے۔ اسے ضاغوط (دبانے والا) بھی کہتے ہیں۔

☆ کابوس وہ مرض ہے جس میں مریض نیند کی حالت میں کسی بھاری شکل کو دیکھتا ہے جو اسے دبا رہی ہوتی ہے جس سے اس کی آواز، سانس اور حرکت بند ہو جاتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا

ہے جیسے اس کا گلا گھونٹا جا رہا ہو خصوصاً مریض جب چت لیٹا ہوا ہو۔

کابوس کے اسباب

۱۔ غلیظ کچے اخلاط سے پیدا شدہ بخارات

۲۔ سردی

☆ کابوس کے مریضوں میں پنڈلیوں پر سینگھیاں کھنچوانا مفید ہے۔

ثاقل

مترادفات: لوی، فیجنج

☆ فیجنج دراصل فارسی لفظ پے زدہ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں مقطوع العصب کے یعنی جس کا عصب کاٹ دیا گیا ہو۔

☆ ثاقل اس حالت کا نام ہے جس کے لاحق ہونے سے انسان پر تکان سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ اکثر اوقات انگڑائیاں اور جمائیاں لیتا رہتا ہے۔

☆ ثاقل میں آنکھ اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔

☆ ثاقل کا سبب وہ غیر طبعی مواد و بخارات ہیں جو زیادہ کھانے پینے سے پیدا ہوتے ہیں۔

صرع (مرگی) Epilepsy

مترادفات: صبیانی، قاذون، قسی، مرض کاہنی، ابراقلسا۔

☆ انگریزی لفظ Epilepsy دراصل یونانی لفظ Epilepsa سے لیا گیا ہے۔

وجہ تسمیہ:

☆ صرع کے لغوی معنی گر پڑنے کے ہیں۔ اس مرض میں مریض کا گر پڑنا لازمی ہے۔

☆ صبیانی کا معنی ہے بچوں والی بیماری کے، یہ مرض اکثر بچوں کو پیدا ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح قاذون یونانی لفظ ہے جس کے معنی بچوں کی بیماری کے ہیں۔

ابراقلسا: ابراقلسا نام ہے ایک بڑے ظالم بادشاہ کا چونکہ یہ مرض بھی بڑا ہوتا ہے۔

☆ مرض کاہنی یعنی جادوگروں کا مرض چونکہ اس مرض کا علاج جادوگر کھنایا کے ذریعہ کیا کرتے تھے اور کھنایا عود صلیب کی ایک مذکر قسم ہے۔

☆ سمرقندی کے مطابق صرع وہ مرض ہے جو نفسانی اعضاء کو جن میں روح نفسانی ہوتی ہے حس وحرکت کے تمام افعال سے روک دیتی ہے مگر پورے طور پر نہیں روکتی۔

☆ بقراط کے نزدیک صرع وہ مزمن مرض ہے جس میں بے ہوشی اور تشنج کے دورے پڑتے ہیں۔ دورہ کی مدت ۵ منٹ سے ۲۵ منٹ تک ہوا کرتی ہے۔

صرع کے اسباب

جالینوس	غلیظ خلط سے پیدا شدہ سدہ
ارسطو	غلیظ ریاح
بقراط	رطوبت دماغ
شیخ	دماغ کی اذیت
متاخرین	نامعلوم

صرع اور اختناق الرحم میں فرق

صرع	اختناق الرحم
ا۔ دورہ اچانک شروع ہوتا ہے اور مریض مکمل بے ہوش ہو جاتا ہے۔	ا۔ دورہ آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے۔ بے ہوشی ظاہر میں ہوتی ہے مگر مریض تیمار داروں کی آواز سنتا ہے۔
۲۔ چہرہ نیلگوں ہوتا ہے، زبان دانتوں کے نیچے کٹ جاتی ہے۔	۲۔ چہرہ سرخ ہوتا ہے، زبان نہیں کٹتی ہے، مریض تیمار داروں کے جسم کو کاٹتا ہے۔
۳۔ آنکھ کی پتلیوں پر روشنی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔	۳۔ آنکھ کی پتلیاں روشنی سے سکڑ جاتی ہیں۔
۴۔ منہ سے جھاگ آتے ہیں، سانس خراٹے سے آتا ہے۔	۴۔ منہ سے جھاگ نہیں آتے البتہ سانس لمبی لمبی آتی ہے۔
۵۔ تشنج منظم طور پر ہوتا ہے۔	۵۔ تشنج غیر منظم ہوتا ہے جو کہ چہرہ کے عضلات میں نہیں ہوتا۔

صرع	اختناق الرحم
۶۔ دورہ تھوڑی دیر تک رہتا ہے۔	۶۔ دورہ زیادہ دیر تک رہتا ہے۔
۷۔ دورہ خود بخود زائل ہوتا ہے۔	۷۔ سرد پانی کے چھینٹے دینے سے یا کسی اور علاج سے دورہ بند ہوتا ہے۔
۸۔ دورہ ختم ہونے کے بعد گہری نیند یا بے ہوشی یا درد سر ہو جاتا ہے۔	۸۔ دورہ ختم ہونے کے بعد نیند نہیں آتی بلکہ پیشاب زیادہ آتا ہے۔
۹۔ دورہ سے قبل ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں یا پیٹ سے سرسراہٹ کا احساس ہوتا ہے۔	۹۔ پیٹ سے ایک گولہ سا اٹھتا ہے جو گلے میں جا کر اٹک جاتا ہے۔

☆ صرع دموی میں رگ صافن کی فصد کھولیں اور پنڈلی پر سینگھیاں لگائیں۔

ابیلبسیا

ابیلبسیا مرگی کی خاص قسم ہے جو تمام قسموں سے ردی اور مہلک ہے۔

☆ ابیلبسیا بدن کے تمام اعضاء کے تشنج سے پیدا ہوتی ہے جب کہ دوسری قسموں میں تشنج صرع سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ صرع صفراوی کا وقوع شاذ و نادر ہے۔

☆ صرع صفراوی کو ام الصبیان، فزع الصبیان، ام الشیاطین بھی کہا جاتا ہے۔

☆ حکیم ابوالفرج کے نزدیک عام مرگی کو ہی ام الصبیان کہتے ہیں۔

☆ ام الصبیان کو شیخ نے ریح الصبیان کہا ہے۔

☆ رازی نے ام الصبیان کی تعریف اس طرح کیا ہے کہ ام الصبیان ایک قسم کا تشنج ہے جس کے ساتھ تیز خشک محرقہ بخار ہوتا ہے اور پیشاب سفید آتا ہے۔

☆ صرع خفیف میں بے ہوشی ا۔۲ منٹ تک رہتی ہے اور اس میں تشنج نہیں ہوتا ہے۔

☆ مرگی میں تشنج ارتجاجی پایا جاتا ہے۔

سکتہ (Epoplexy)

☆ سکتہ کے معنی خاموشی کے ہیں جو کہ اس مرض میں لازم ہے لہٰذا یہ نام عرض لازم پر رکھا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ سکتہ وہ مرض ہے جس میں اعضاء تنفس کے علاوہ تمام اعضاء کی حس وحرکت زائل ہوجاتی ہے۔

☆ سکتہ وہ مرض ہے جس میں دماغ یا حرام مغز پر انصباب خون یا انصباب رطوبت سے اچانک بدن کی حرکت زائل ہوجاتی ہے یعنی فالج واسترخاء لاحق ہوجاتا ہے اور بدن کی حس ختم ہوجاتی ہے یعنی سبات دقوما پیدا ہوجاتا ہے۔

☆ سکتہ کا سبب دماغ کے تمام بطون میں کامل سدہ کا ہونا ہے۔

☆ سکتہ کا مریض اگر اچھا بھی ہوجائے تو پورے طور پر نجات نہیں ملتی ہے بلکہ اسے فالج ہوجاتا ہے جب کہ سبات جمود اور صرع میں مکمل شفا ملتی ہے۔

سکتہ مع غطیط:

یہ سکتہ بلغمی کی ایک خاص قسم ہے جس میں خرخراہٹ یا خراٹے آتے ہیں اور منہ سے جھاگ نکلتی ہے یہ نہایت شدید قسم ہے۔

سکتہ بلا غطیط:

اس قسم میں نہ تو خرخراہٹ ہوتی ہے اور نہ ہی بظاہر تنفس ہوتا ہے بلکہ مریض مردہ کے مانند پڑا رہتا ہے۔

☆ غطیط (خرخراہٹ) اس بات کی دلیل ہے کہ اعصاب ڈھیلے ہوگئے ہیں۔

☆ جالینوس کا قول ہے کہ سکتہ کے مریض کو ۷۲ گھنٹے سے پہلے دفن نہ کریں۔

سکتہ اور موت میں فرق

اون یا پَر مریض کے نتھنوں پر رکھیں یا پانی سے بھرا ہوا کوئی برتن سینہ پر رکھیں اگر اون یا پانی میں حرکت نمودار ہو تو سکتہ ہے ورنہ موت۔

☆ وقوع سکتہ کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ دفعتاً مریض بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے۔

۲۔ اچانک دردسر ہوکر بدن کا نصف حصہ مفلوج ہوجاتا ہے۔

۳۔ اچانک فالج نصفی ہوجاتا ہے۔

☆ سکتہ کا سبب اگر امتلاء دم ہے تو اسے سکتہ دمویہ کہتے ہیں۔

☆ سکتہ دمویہ کو سکتہ اختقانیہ کہتے ہیں۔

☆ سکتہ دمویہ میں دونوں جانب کے رگ قیفال کی فصد کھولنا اور پنڈلیوں پر حجامت بالشرط لگانا مفید ہوتا ہے۔

☆ سکتہ عموماً ۴۰ سال سے اوپر کے لوگوں میں واقع ہوتا ہے۔

☆ سکتہ کی مدت ۵ منٹ سے لے کر ۷۲ گھنٹے تک ہوتی ہے۔

☆ سکتہ میں نبض ضعیف ہوتی ہے۔

☆ اگر بے ہوشی ۲۴ گھنٹے تک رہ جائے اور خراٹے زیادہ آئیں تو سکتہ کے شفا کی امید کم ہوتی ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ "اگر سکتہ گردن کے حرام مغز میں ہو تو چہرہ کے تمام اعضاء متحرک رہتے ہیں مگر ان کے علاوہ دوسرے تمام اعضاء ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور اگر سکتہ گردن سے نیچے پیدا ہو تو تنفس ٹھیک طور پر جاری رہتا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے افعال باطل ہوجاتے ہیں۔ اور اگر سکتہ نخاع (حرام مغز) کے ایک طرف ہو تو اسی طرف کا بدن ڈھیلا ہوجاتا ہے۔

فالج واسترخاء

☆ فالج کے معنی "نصف نصف کردینے والا" کے ہیں۔ استرخاء کے معنی ڈھیلا ہوجانے کے ہیں۔

☆ سمرقندی کے نزدیک لمبائی میں بدن کے ایک طرف سر سے پیر تک کے تمام اعضاء کے ڈھیلے ہوجانے کا نام فالج ہے۔ یہی تعریف فالج کی متاخرین نے بھی کی ہے۔

☆ صاحب کامل (علی بن عباس مجوسی) کے نزدیک سر کے علاوہ بدن کے ایک طرف ڈھیلے ہوجانے کا نام فالج ہے۔

☆ جالینوس نے فالج کی تعریف ۳ طرح سے کی ہے۔

۱۔ اگر دماغ کے پچھلے حصہ کے نصف میں کوئی آفت پیدا ہوجائے تو فالج پیدا ہوجاتا ہے اور اگر پورے حصہ میں کوئی آفت ہو تو سکتہ عارض ہوتا ہے۔

۲۔ جب مبداء النخاع کی ابتداء میں کوئی آفت آتی ہے تو چہرہ کے علاوہ تمام بدن ڈھیلا ہوجاتا

Scanned with CamScanner

ہے لیکن اگر مبداء النخاع کے نصف حصہ میں کوئی آفت آئے تو اس حصہ کی طرف فالج ہوجاتا ہے۔

۳۔ جب دماغ کے دونوں حصے مبداء النخاع کے نزدیک بیمار ہوجائیں تو سکتہ پیدا ہوجاتا ہے اور اگر دماغ کا ایک حصہ بیمار ہوجائے تو فالج ہوجاتا ہے۔

فالج کے اقسام

۱۔ فالج مقامی ۲۔ فالج نصفی

۳۔ فالج اطرانی یا فالج اسفل ۴۔ فالج عام

☆ مطلقاً فالج سے مراد فالج نصفی ہوتا ہے جس میں بدن کا آدھا حصہ لمبائی میں اور زبان مفلوج ہوجاتے ہیں اور اکثر لقوہ بھی ہوجاتا ہے۔

☆ کسی عضوء کی حرکت زائل ہوجانے کا نام فالج واسترخاء ہے اور قوت حس کے ختم ہوجانے کا نام خدر ہے۔

فالج کے اہم اسباب

۱۔ بلغمی یا دموی رطوبتوں کا دماغی بطون سے بدن کے ایک طرف کے اعصاب کے مبادی میں گر پڑنا۔

۲۔ نزف دماغی یعنی دماغ کی شریان کا پھٹ جانا۔

۳۔ دماغی شرائین کا بند ہوجانا۔

☆ نزف دماغی کے سبب فالج کی علامت یہ ہے کہ فالج سے پہلے سکتہ کی علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔

☆ دماغی شرائین کے سدد کی وجہ سے فالج اچانک پیدا ہوتا ہے اور عموماً جسم کے دائیں جانب ہوا کرتا ہے نیز امتحان بالسمع پر امراض صمامات قلب کی نشانیاں ملتی ہیں۔

ابوبلقسیا

اگر مواد یا رطوبت حرام مغز کے مبداء النخاع میں اس طور پر گریں کہ دونوں جانب عام ہوتو چہرہ کے علاوہ تمام بدن مفلوج ہوجاتا ہے۔ اس حالت کو ابوبلقیسیا کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

☆ صاحب کامل کے نزدیک ابوبلقیسیا کو ''فالج ولقوہ'' اور ''خلاع'' کہتے ہیں۔

☆ زیرباج اس وقت پلاتے ہیں جب کہ فالج کے ساتھ حرارت ہو۔

☆ رازی کا قول ہے کہ اگر فالج زدہ عضو نہایت چھوٹا اور لاغر ہو تو لاعلاج ہے۔

☆ مرض فالج میں مزاج کے اندر گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ جالینوس کا قول ہے کہ ''فالج میں جب دماغ کی رطوبتیں اعصاب کی طرف بہہ جاتی ہیں تو اپنے پیچھے دماغ میں گرمی چھوڑ جاتی ہیں''۔

☆ فالج میں بطور منضج جو نسخہ استعمال کراتے ہیں وہ منضج حار کہلاتا ہے۔

☆ فالج کو استرخاء خاص طور پر اس وقت کہتے ہیں جب کہ فالج بدن کے کسی ایک عضوء میں ہو نہ کہ بدن کے ایک طرف ہو۔

فالج تحتانی/اسفل/اطرافی

یہ دراصل نخاع کا مرض ہے جس میں جسم کے زیریں اطراف یعنی ٹانگیں، مثانہ اور مقعد متاثر ہوتے ہیں۔

☆ فالج ترکیبی سے مراد یہ ہے کہ اس میں نخاع اور اس کی جھلیوں کی ساخت متاثر ہوتی ہے جیسے ورم نخاع، ورم اغشیہ نخاع وغیرہ۔

☆ فالج انعکاسی کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مرض براہ راست حرام مغز اور اس کی جھلیوں میں نہیں ہوتا بلکہ کسی بعید کے عضو میں کوئی آفت ہوتی ہے جس سے حرام مغز کا فعل متاثر ہو جاتا ہے جیسے ایک ران میں گولی لگنے سے دوسری طرف کی ران مفلوج ہو جائے۔

فالج مفتر العقل یا فالج جنونی

کسی بڑی فکر میں مبتلا رہنے یا کثرت مباشرت یا شراب خوری سے اس قسم کا فالج لاحق ہوتا ہے۔

☆ فالج جنونی کی علامت یہ ہے کہ مریض کاروبار میں بے توجہی ظاہر کرتا ہے، بد اخلاقی، فضول خرچی آجاتی ہے۔

☆ فالج جنونی ادھیڑ عمر کے لوگوں میں کثیر الوقوع ہے۔

Scanned with CamScanner

تشنج (سکڑنا) Convulsion

تشنج ایک عصبی مرض ہے جس کی وجہ سے عضلات اپنے مبدا کی طرف حرکت کر جاتے ہیں اس لئے ان کا پھیلنا دشوار ہوتا ہے۔

تشنج کی دو قسمیں ہیں

(۱) تشنج استمراری (۲) تشنج ارتجاجی

تشنج استمراری: وہ تشنج ہے جو اپنی حالت پر قائم رہتی ہے اور جس میں عضو کا پھیلنا دشوار ہوتا ہے اور جو علاج کی محتاج ہوتی ہے۔

☆ تشنج استمراری کو تشنج ثابت، تشنج رطب، تشنج امتلائی کہتے ہیں۔

☆ تشنج استمراری کا سبب بلغمی غلیظ مادہ ہے جو اعصاب کے اندر نفوذ کر جاتا ہے۔

☆ تشنج استمراری میں اعصاب کی لمبائی کم ہو جاتی ہے اور چوڑائی بڑھ جاتی ہے۔

تشنج ارتجاجی: وہ تشنج ہے جس میں عضو کا پھیلنا آسان ہوتا ہے جیسے تثاؤب (جمائی) جو کہ جبڑوں کے عضلات میں ہوتا ہے۔

☆ تشنج ارتجاجی کو تشنج اضطرابی اور عقال کہتے ہیں۔

☆ تشنج یابس کو تشنج استفراغی کہتے ہیں۔ اس کا سبب اعصاب کی خشکی ہے۔ یہ لاعلاج ہے۔

☆ تشنج یابس تمدد و کزاز دونوں سے زیادہ ردی ہے۔

☆ بچوں میں ابتدائے عمر سے ۸؍سال تک تشنجی امراض بکثرت واقع ہوتے ہیں کیونکہ اس عمر میں اعصاب بہت زیادہ ذکی الحس اور نازک ہوتے ہیں جو معمولی تحریک سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

☆ تشنج خفیف ولادت کے چند روز بعد بچوں میں وقوع پزیر ہوتا ہے۔

عقال

☆ عقال ایک تشنجی مرض ہے جو جانوروں کی ٹانگوں میں عارض ہوتا ہے۔

☆ عقال نکلا ہے عقل سے جس کے معنی پیچ کھانے کے ہیں چونکہ اس قسم کے تشنج میں اعضاء اینٹھنے لگتے اور پیچ کھاتے ہیں اس لئے اس کا نام عقال رکھا گیا۔

عقال اطفال: اسے تشنج ہسلامی کہتے ہیں۔ یہ مرض نادر الوقوع ہے۔ یہ ننھے بچوں کا مرض ہے اس مرض میں سر سجدہ کی شکل میں جھک جاتا ہے اور اس کی علامات مرگی سے مشابہ ہوتی ہیں۔

عقال حوامل (Eclampsia): یہ شدید تشنجی مرض ہے جو حمل کے آخری تین مہینوں میں (عقال قبل ولادت) یا پیدائش کے بعد (عقال بعد ولادت) یا وضع حمل کے وقت (عقال بین الولادت) واقع ہوتا ہے۔

☆ عقال حوامل کو عقال نفاسی بھی کہتے ہیں۔

☆ عقال حوامل میں اچانک سبات لاحق ہو کر پہلے تشنج استمراری ظاہر ہوتا ہے مگر بعد میں تشنج ارتجاجی ظاہر ہوتا ہے۔

☆ عقال حوامل میں نبض سریع و صغیر ہوتی ہے اور تشنج کے باریوں کی تعداد ۱۰۔۸۰ یا ۱۰۰ تک ہو سکتی ہے۔ باری کی مدت ۱۔۲ منٹ ہوتی ہے۔

☆ عقال قبل ولادت میں بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے۔

تشنج عضلی: اگر خاص عضلات میں درد کے ساتھ یا بغیر درد کے تشنج ہو تو اسے تشنج عضلی کہا جاتا ہے۔ جیسے خناق، ورم گردہ، حمی معوی، حمی اجامیہ میں ہوا کرتا ہے۔

تشنج اطراف: یہ تشنج عضلی کی ایک قسم ہے جو ہاتھ پاؤں کے عضلات میں دونوں طرح لاحق ہوتا ہے۔ یہ تشنج استمراری قسم کا ہوتا ہے جو مسلسل اور دیر پا ہوتا ہے۔

☆ تشنج اطراف میں زیادہ تر ضعیف القویٰ انسان، کساح (Rickets) سے متاثر بچے اور دودھ پلانے والی عورتیں مبتلا ہوتی ہیں۔

تمدد

☆ عضلات کے دونوں طرف یعنی آگے اور پیچھے کے تشنج کا نام تمدد ہے۔ جس سے عضو سیدھا اور تنا ہوا رہتا ہے اور کسی طرف نہیں مڑتا ہے۔

☆ جالینوس کے نزدیک تمدد دراصل آگے اور پیچھے کے دو تشنجوں سے مرکب ہوتا ہے۔

☆ بقراط کا قول ہے کہ "جسے تمدد لاحق ہو وہ ۴؍روز کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر ۴؍روز سے تجاوز کر جائے تو صحت یابی حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ شیخ کے نزدیک تمدد ایک مرض ہے جو مرکب اعضاء میں پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ کو ان

Scanned with CamScanner

اعضاء کے سکڑنے سے روک دیتا ہے جو سکڑ سکتے ہیں۔

☆ سمرقندی کے نزدیک تمدد تشنج کی ضد اور مقابل ہے۔

کزاز (طاطانس) Tetanus

☆ کزاز کے لغوی معنی سکڑنے اور خشکی کے ہیں جو اس مرض میں لازم ہے۔

☆ جالینوس کا قول ہے کہ ''کبھی تمدد سخت سردی سے عارض ہوتا ہے جس کے سبب اعصاب میں جمود جیسی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اسے کزاز کہتے ہیں''۔

رازی نے لکھا ہے کہ ''کبھی مخصوص طور پر کزاز ان عضلات کے جمود کو کہتے ہیں جو ریڑھ پر پائے جاتے ہیں۔

کزاز اور کچلہ کی سمیت میں فرق: کزاز میں ابتدائے مرض میں ہی دانت بیٹھ جاتے ہیں۔ مریض ۳۔۴ روز میں مرجاتا ہے جب کہ کچلہ کی سمیت میں دانت تشنجی دورہ کے بعد بیٹھتے ہیں اور تشنج جلد شروع ہوتا ہے۔

کزاز اطفال

اس کو جمو اور جموگا کہتے ہیں۔

☆ کزاز اطفال دراصل ننھے بچوں کا مرض ہے۔

☆ کزاز اطفال کو آسیب کا اثر سمجھا جاتا ہے۔

☆ کزاز اطفال پیدائش کے بعد ۳۔۱۲ دن تک بچوں کو لاحق ہوا کرتا ہے۔

☆ کزاز اطفال ایک موذی مرض ہے جس میں بچہ ۸۔۱۳ گھنٹے کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔

☆ کزاز کی تمام قسموں میں درد لازمی طور پر ہوتا ہے۔ (نفیس)

رعشہ (Tremor)

رعشہ کے لفظی معنی کانپنے اور ہلنے کے ہیں۔

☆ یہ ایک لطیف اور ہلکے قسم کا جھٹکے دار تشنج ہے جو کہ صرف اعضاء آلیہ یعنی اعضاء مرکبہ میں پایا جاتا ہے۔

☆ جب ارتعاشی حرکت عضلات کے مخصوص ریشوں میں محدود ہوتا ہے تو اسے اختلاج یا

پھڑکنا کہتے ہیں۔

☆ سب سے سخت رعشہ وہ ہے کہ پیتے وقت ظرف یعنی برتن کانپے جیسا کہ نخاع کے تصلب میں ہوتا ہے۔

☆ سب سے ہلکا رعشہ وہ ہے جو چہرہ اور ہاتھ پاؤں کے عضلات میں نظر آئے جس کو اختلاج یا ارتعاش لیفی کہتے ہیں۔ یہ فالج ہزالی، فالج جنونی میں ملتا ہے۔

داء الرقص، رقاص (Chorea)

☆ داء الرقص میں ارادی عضلات میں بالخصوص ہاتھ پاؤں اور چہرہ کے عضلات میں غیر منظم حرکات پیدا ہوتی ہیں جو رقص سے مشابہ ہوتی ہیں۔

☆ داء الرقص عموماً ۸۔۱۲ سال کی عمر میں ہوا کرتا ہے بالخصوص جن کی مائیں اختناق الرحم کی مریضہ ہوں۔

☆ داء الرقص عموماً ۸۔۲۰ ہفتہ تک رہتا ہے۔

اختلاج موروثی: اس مرض میں مریض رک رک کر گفتگو کرتا ہے اور مریض کی آنکھیں ادھر اُدھر غیر منظم طور پر حرکت کرتی ہیں۔

ہزال ظہری: اسے ارتعاش انتقالی کہتے ہیں

☆ ہزال ظہری میں حرام مغز کا قائمہ سخت ہو جاتا ہے جس سے عضلات کی اختیاری طاقت اور حس میں خرابی لاحق ہو جاتی ہے۔

☆ ہزال ظہری میں حرام مغز کا پشت اور کمر والا حصہ زیادہ تر مبتلا ہوتا ہے۔

☆ ہزال ظہری ۳۰۔۵۰ سال کی عمر میں واقع ہوتا ہے اور مردوں میں نسبتاً زیادہ ہوا کرتا ہے۔

☆ ہزال ظہری کا سب سے بڑا سبب آتشک ہے۔ آتشک ہونے کے ۲۔۸ سال بعد یہ مرض ظاہر ہوتا ہے۔

خدر (سن ہونا)

خدر وہ مرض ہے جس میں حس لمس ناقص یا باطل ہو جاتی ہے اور انسان عضو میں چیونٹی کے رینگنے اور سوئیوں کے چبھنے جیسی حالت درد کے بغیر محسوس کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

خدر کے اسباب: بلغمی سدہ، عصبی دباؤ، خدر می، سوءمزاج اعصاب بارد، یبوست اعصاب۔

لقوہ

مترادفات: منہ پھر جانا، Facial Paralysis, Bell's Palsy

وجہ تسمیہ:۔ لقوہ عقاب کا نام ہے جو ایک پرندہ ہے۔ لقوہ میں کنج دہن کی کشادگی عقاب سے مشابہہ ہوتی ہے۔

تعریف:۔ لقوہ وہ مرض ہے جو چہرہ کو اچانک عارض ہوتا ہے جس کی وجہ سے چہرہ کا ایک پہلو غیر طبعی طور پر دوسری جانب کو کھنچ جاتا ہے جس سے دونوں ہونٹ اور پلکیں آپس میں نہیں مل پاتی ہیں۔

☆ یوحنا بن ماسویہ کا قول ہے کہ "لقوہ اس طرف نہیں ہوتا ہے جو ٹیڑھی ہوتی ہے بلکہ اس کے دوسری طرف ہوتا ہے"۔

لقوہ کے اسباب

۱۔ تشنج جسے لقوہ تشنجی کہتے ہیں

۲۔ استرخاء جسے لقوہ استرخائی کہتے ہیں۔

اقسام: Lession کے لحاظ سے لقوہ کی ۳ر قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) لقوہ مرکزی یا لقوہ مخی

(۲) لقوہ فوق المرکز

(۳) لقوہ تحت المرکز

☆ لقوہ مرکزی میں Lesion عصب وجہی (Facial Nerve) کے مرکز یعنی اوسط دماغ میں ہوتا ہے۔

☆ لقوہ فوق المرکز میں lesion مقدم دماغ میں ہوتا ہے۔

☆ لقوہ تحت المرکز میں lesion عصب وجہی میں موجود ہوتا ہے۔

☆ لقوہ تحت المرکز ہی عموماً مشاہدہ کیا جاتا ہے جو کہ سردی لگنے یا عصب وجہی میں چوٹ لگنے سے پیدا ہوتا ہے۔

فرق: لقوہ فوق المرکز اور عام لقوہ میں فرق یہ ہے کہ لقوہ فوق المرکز میں مریض آنکھ بند کر سکتا ہے، ہنسنے رونے سے متاثرہ حصے میں حرکت ہوتی ہے لیکن کھانے چبانے کے وقت بے حرکت رہتا ہے جب کہ یہ علامات عام لقوہ میں نہیں ہوتی ہیں۔

☆ رازی کا قول ہے کہ "جو لقوہ ۶ر ماہ سے تجاوز کر جاتا ہے وہ صحت پذیر نہیں ہوتا ہے"۔

☆ خشک لقوہ تشنج یا یبس سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ جالینوس کا قول ہے کہ "لقوہ کبھی تشنج اور استرخاء دونوں سے پیدا ہوتا ہے جس سے چہرہ کے ایک طرف کا حصہ ڈھیلا ہو جاتا ہے اور دوسری طرف تشنج ہوتا ہے۔ اس کا سبب غلیظ و رقیق مواد ہوتے ہیں، غلیظ مواد سے تشنج پیدا ہوتا ہے اور رقیق مواد سے استرخاء۔

اختلاج (پھڑکنا) (Trembling)

اختلاج ایک غیر اختیاری حرکت ہے جو کسی عضلی مقام پر پیدا ہوتی ہے جہاں عادتاً اس قسم کی حرکت نہیں پائی جاتی ہے جیسے قلب، معدہ، عضلات۔

☆ اختلاج کا سبب غلیظ ولیسدار رطوبت ہے۔

☆ اختلاج دراصل عضلات کا ایک ارتجاجی قسم کا تشنج ہے جو جھٹکوں کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔

☆ اختلاج تشنج کی خفیف قسم ہے اس لئے جلدی ختم ہو جاتا ہے۔

☆ اختلاج صرف سرد وقتوں، سرد جسموں، سرد عمروں میں نیز سرد پانی سے نہانے اور پینے سے ہوا کرتا ہے۔

اختلاج اور رعشہ میں فرق

۱۔ رعشہ تشنج کی طرح ان مرکب اعضاء میں پیدا ہوتا ہے جو اختیاری طور پر حرکت کرتے ہیں اور اختلاج ہر اس عضو میں ہو سکتا ہے جو انقباض و انبساط کے قابل ہوں۔

۲۔ اختلاج فوراً پیدا ہوتا ہے اور فوراً زائل ہوتا ہے۔

۳۔ رعشہ میں عضو نیچے کی طرف حرکت کرتا ہے اور اختلاج میں عضو مختلف جانب حرکت کرتا ہے مگر میلان اوپر کی طرف ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حرور (لُو لگنا)

مترادفات: سکتہ شمسیہ، ضربتہ الشمس Sun Stroke

حرور وہ مرض ہے جس میں حرارت کی زیادتی سے خون میں جوش و ہیجان آجاتا ہے جس سے دماغ اور مبداء نخاع کو صدمہ پہونچتا ہے اور نہایت کمزوری لاحق ہونے کے بعد بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے۔

☆ حرور میں نبض ضعیف اور دقیق چلتی ہے۔

☆ حرور میں مریض کا بدنی درجہ حرارت 106°-110°F تک ہوجاتا ہے۔

زکام (Coryza)

سمرقندی کے قول کے مطابق زکام اُسے کہتے ہیں جس میں تر مواد دماغ کے اگلے دونوں بطون سے نتھنوں کی طرف گرتے ہیں جب کہ نزلہ میں یہ مواد حلق کی طرف گرتے ہیں۔

☆ بقراط کے نزدیک زکام دراصل ناک کی غشاء مخاطی کا ورم ہے اور نزلہ درحقیقت حلق کی غشاء مخاطی کا ورم ہے جس کے ساتھ رطوبت بکثرت بہتی رہتی ہے۔

☆ زکام کا سبب اگر امتلاء دم ہے تو رگ قیفال کی فصد کھولنا مفید ہے۔

☆ نزلہ وبائیہ کو انف العنزہ کہتے ہیں جو کہ نزلہ حار کی ایک قسم ہے۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض بہت جلد انتہائی کمزور ہوجاتا ہے۔

عصابہ (دردِ ابرو یعنی بھوؤں کا درد)

وجہ تسمیہ:۔ عصابہ کے معنی پٹی کے ہوتے ہیں چونکہ اس مرض میں درد پیشانی پر اس مقام پر ہوتا ہے جہاں پٹی باندھی جاتی ہے۔

☆ عصابہ دراصل 5thCranial nerve یعنی Trigeminal Nerve یا اس کی کسی شاخ کا درد ہے جو عصبی درد کے بیشتر قسموں میں شدید تر ہوتا ہے۔ یہ اکثر دونوں بھوؤں میں ہوتا ہے مگر کبھی ایک ہی بھوں میں ہوتا ہے۔

☆ عصابہ اکثر شمال کی سرد ہوا چلنے سے اور سرد پانی سے غسل کرنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

☆ عصابہ زیادہ تر ادھیڑ عمر کے لوگوں کو ہوا کرتا ہے۔

☆ دردِ ابرو ایک منٹ سے لیکر دس پندرہ منٹ تک رہ کر ختم ہوجاتا ہے۔

☆ عصابہ کا درد آفتاب کے طلوع ہونے کے وقت شروع ہوتا ہے، آفتاب کے بلند ہونے کے ساتھ درد بڑھتا ہے، آفتاب کی پستی کے ساتھ درد کم ہوتا چلا جاتا ہے اور رات کو درد بالکل نہیں ہوتا اسی وجہ سے عصابہ کو "شمسی درد" یا آفتابی درد کہا جاتا ہے۔

☆ عصابہ عموماً نصف چہرہ میں اچانک نمودار ہوتا ہے۔

عصابہ حقیقی:۔ جب درد کے ساتھ عضلات میں تشنج بھی ہو تو عصابہ حقیقی کہتے ہیں۔

حس دماغ (دماغ کی خارش):

وہ حالت ہے جس میں مریض یہ خیال کرتا ہے کہ دماغ میں خارش ہو رہی ہے مگر دردِ سر یا کوئی دوسری تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ سر پر بھاری چیز کے مارنے سے لذت ملتی ہے اور گرم پانی ڈالنے سے راحت ملتی ہے۔

تلین دماغ (دماغ کا نرم پڑجانا):

اس میں جوہر دماغ کی ساخت نرم پڑجاتی ہے اور فعل باطل ہوجاتا ہے۔

☆ تلین دماغ اگر اچانک ہو تو اس کا سبب سرسام دماغی حاد ہے۔

☆ تلین دماغ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) تلین ابیض (۲) تلین احمر (۳) تلین اصفر

☆ تلین ابیض نسبتاً کثیر الوقوع ہے یہ اکثر بوڑھوں اور امراض قلب کے مریضوں کو عارض ہوتا ہے۔

☆ تلین احمر کا سبب ورم دماغی حار ہے مگر عام تصور یہ ہے کہ شرائین دماغ میں سدہ کا بن جانا ہے۔

☆ تلین اصفر اکثر ادھیڑ عمر میں ہوتا ہے اس میں مقدم دماغ مبتلا ہوتا ہے۔

تصلب نخاع: اس سے مراد یہ ہے کہ مبادی اعصاب یعنی دماغ و نخاع میں ورم کے بعد سختی پیدا ہوجاتی ہے۔

☆ تصلب نخاع عموماً ایام شباب میں ہوتا ہے۔ عورتیں نسبتاً زیادہ شکار ہوتی ہیں خاص کر

Scanned with CamScanner

اختناق الرحم کی۔

☆ تصلب نخاع کی علامات یہ ہیں کہ ہاتھ پاؤں سر اور ٹانگیں کام کرتے وقت کانپنے لگتے ہیں اور آرام کی حالت میں بند ہوجاتے ہیں۔نبض سریع ہوتی ہے۔قروح القطاۃ (Bed sore) لاحق ہوکر مریض مرجاتا ہے۔

تصلب جانبی: تصلب جانبی میں حرام مغز کے قائمہ جانبیہ میں سختی لاحق ہوجاتی ہے جس سے پاؤں میں فالج ہوجاتا ہے اور درد ہوتا ہے۔

☆ تصلب جانبی کی خاص علامت اضطراب قدمی یعنی قدم کا مضطربانہ انداز سے حرکت کرنا ہے جو کہ مخصوص عصبی علامات ہے۔

ارتعاش انتقالی

جب نخاع کے قائمہ موخرہ میں صلابت لاحق ہو تو ارتعاش انتقالی کا مرض لاحق ہوتا ہے۔

ارتعاش انتقالی (ہزال ظہری) اور تصلب متعدد میں فرق:

☆ ارتعاش انتقالی عموماً ۴۰ سال بعد ہوتا ہے، آرام کے وقت ہاتھ کانپتے ہیں، آنکھیں بلا ارادہ نہیں گھومتی ہیں۔پہلے ہاتھ کانپتے ہیں بعد میں کمزوری ونقاہت آجاتی ہے۔

☆ تصلب متعدد بالعموم ۴۰ سال قبل واقع ہوتا ہے۔کام کرتے وقت ہاتھ کانپتے ہیں۔آنکھیں بلا ارادہ ادھر ادھر گھومتی رہتی ہیں پہلے کمزوری ہوتی ہے بعد میں کپکپی طاری ہوجاتی ہے۔

ارتعاش وراثی:

یہ ابتدائے عمر سے ہی شروع ہوجاتا ہے۔اس میں نخاع کا قائمہ موخرہ اور خاکی جوہر سخت ہوجاتا ہے۔

☆ ارتعاش وراثی کا سبب نامعلوم ہے۔

☆ ارتعاش وراثی کی علامت یہ ہے کہ مریض کی چال شرابیوں جیسی ہوجاتی ہے۔سر بیٹھنے کی حالت میں ادھر ادھر ہلتا رہتا ہے۔کسی چیز کو پکڑتے وقت ہاتھ کی انگلیاں ادھر ادھر ہوجاتی

ہیں مگر مریض اچانک اس چیز کو پکڑ لیتا ہے۔

ماء الراس (hydrocephlus)

☆ ماء الراس کو "استسقاء دماغی" بھی کہتے ہیں۔

☆ ماء الراس بچپن کے ابتدائی دنوں میں عارض ہوتا ہے۔

☆ ماء الراس میں سر کے اندر رطوبت دماغیہ نخاعیہ سے مشابہ رطوبت وافر مقدار میں جمع ہوجاتی ہے۔

☆ ماء الراس میں سر بہت بڑا ہوجاتا ہے یہاں تک کہ سر کا محیط ۲۴۔۳۳ قیراط تک ہوجاتا ہے اور چندیا میں یافوخ مقدم ابھرا ہوا ہوتا ہے۔

☆ ماء الراس میں آنکھیں باہر کی طرف نکلی ہوئی ہوتی ہیں اور کھوپڑی کے ہڈیوں کے جوڑ الگ الگ ہوتے ہیں۔

عظم الراس حقیقی:۔اس میں دماغی ساخت بڑھ جانے سے سر بڑا ہوجاتا ہے مگر ماء الراس کے مقابلے کم بڑا ہوتا ہے۔

☆ عموماً ۲۰۔۳۰ سال کے نوجوان عظم الراس میں مبتلا ہوتے ہیں۔

☆ عظم الراس حقیقی میں سر کا پچھلا حصہ زیادہ بڑھ جاتا ہے اور یافوخ مقدم دبا ہوا ہوتا ہے۔

☆ عظم الراس حقیقی میں آنکھیں اندر کی طرف دھنسی ہوئی ہوتی ہیں اور ہڈیوں کے درز علیحدہ نہیں ہوتے ہیں۔

تزعزع دماغ سے مراد دماغ کا جھٹکا کھانا ہے جو کہ سر پر چوٹ لگنے یا سواری کے ٹکر کھانے سے عارض ہوتا ہے۔

☆ تزعزع دماغ میں صدمہ اگر خفیف ہے تو سدر، غنودگی، بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے مگر شدید صدمہ کی صورت میں مریض مرجاتا ہے۔

ضاغوطہ سے مراد ضغطہ دماغ یعنی دماغ کا بھنچ جانا ہے۔اس میں چوٹ وغیرہ سے کھوپڑی کی ہڈی کے دب جانے سے جوہر دماغ بھنچ جاتا ہے۔

امتلاء دماغ:

دماغ اور اغشیہ دماغ میں زیادہ مقدار میں خون کے جمع ہونے کا نام امتلاء دماغ ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ دماغی محنت کی زیادتی سے دماغی شرائین کے اعصاب محرکہ مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے شرائین کے طبقات کمزور ہو کر پھیل جاتے ہیں اور دماغ میں خون ضرورت سے زیادہ پہونچ کر جمع ہو جاتا ہے۔

فقر دماغ یا ضعف دماغ: دماغ کے بعض یا پورے افعال میں خلل واقع ہونے کا نام ضعف دماغ ہے۔اس کی خاص وجہ مقامی یا عمومی طور پر خون کا کم ہونا ہے۔

☆ حبوب برہمی ضعف دماغ یا فقر دماغ میں مفید ہے۔

دماغی سدہ:

اس کا اصل سبب عروق دماغ کے اندر خون کا منجمد ہو جانا ہے جسے اصطلاح طب میں تحثر (Thrombosis) کہا جاتا ہے۔

☆ عموماً بچوں یا جوانوں میں ورم بطانہ قلب کے سبب خون کا منجمد ٹکڑا بطانہ قلب سے جدا ہو کر شرائین دماغ میں پھنس جاتا ہے۔

☆ سدہ کے سبب دماغی اجزاء میں خون کم پہونچتا ہے یا بالکل نہیں پہونچتا ہے جس سے جوہر دماغ نرم پڑ جاتا ہے اور نتیجتاً سکتہ کی طرح علامات رونما ہوتی ہیں لیکن سکتہ جیسی بے ہوشی اور بے خبری نہیں ہوتی ہے۔

دماغی سدہ کا انجام ۳ طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ اکثر مریض بے ہوشی کے بغیر اچانک فالج جانبی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۲۔ مرگی و بدحواسی کے بعد فالج جانبی ہو جاتا ہے۔

۳۔ یک لخت ہذیان ہو کر مریض داء الرقص میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

وجع الاعصاب، عصبی درد (Neuralgia)

عصبی درد سے مراد وہ درد ہے جو نفس اعصاب اور اس کی شاخوں میں پیدا ہوتا ہے اور جس میں اندرونی اسباب سے اعصاب ماؤف ہو جاتے ہیں۔

☆ عصبی درد عموماً شدید ہوتا ہے اور باریوں سے آتا ہے۔

☆ متاثرہ عصبی درد کا جلد ذکی الحس ہوتا ہے۔

☆ وجع انعکاسی (Radiating Pain) دراصل عصبی درد کی ایک قسم ہے۔

☆ وجع فخذی (ران کا درد) حقیقت میں کمر کے اعصاب کا تشنجی درد ہے۔

☆ وجع فخذی میں عرق النساء کے خلاف ران، پنڈلی اور ٹخنہ کی اگلی اور اندرونی جانب درد ہوتا ہے۔

☆ وجع فخذی اکثر گردہ کی خراش یا سرد زمین پر چت لیٹنے سے واقع ہوتا ہے۔

☆ وجع ثدی (پستان کا درد) دراصل عصب فوق الترقوہ (Supraclavicular nerve) کی ایک شاخ کا درد ہے۔

☆ وجع ثدی اکثر عورتوں میں عنفوان شباب سے لیکر ۳۰ رسال تک ہوا کرتا ہے۔

ورم نخاع:

حرام مغز کا ورم نہایت قلیل الوقوع ہے۔اس میں بدن کے زیریں حصے کی حس و حرکت زائل ہو جاتی ہے۔

☆ اغشیہ نخاع کا ورم حار نادر الوقوع ہے۔

☆ اغشیہ نخاع کا درد عموماً آتشکی سمیت اور ہڈیوں کے امراض سے لاحق ہوتا ہے۔

نزف نخاعی: نزف دماغی کی طرح نخاع میں بھی جریان خون ہوتا ہے مگر یہ نادر الوقوع ہے۔

استسقاء نخاع: جب اغشیہ نخاع کی فضاؤں میں مائیت جمع ہو جاتی ہے تو اسے استسقاء نخاع کہتے ہیں۔

☆ استسقاء نخاع اکثر پیدائشی طور پر صلب مشقوق کے ساتھ بچوں میں ہوا کرتا ہے۔

صُلب مشقوق: (پھٹی ہوئی ریڑھ) وہ حالت میں جس میں مہرے پیچھے کی طرف مکمل نہیں ہوتے اور مہروں کے ساسن ناپید ہوتے ہیں جس کی وجہ سے خالی مقام میں اندرونی، رطوبت کے دباؤ سے جھلیاں باہر نکل آتی ہیں جو نارنگی شکل کی ہوتی ہیں۔

انبوبہ نخاعیہ (انبوبہ = نالی، نخاعیہ = حرام مغز): اس مرض میں نالی کے طور پر نخاع کے اندر ایک جوف سا بن جاتا ہے۔ جب اس جوف میں پانی بھر جاتا ہے تو اسے "ماء النخاع" کہتے ہیں۔

☆ انبوبہ نخاعیہ عموماً حرام مغز کے گردن یا پشت والے حصے میں پچھلی طرف ہوتا ہے۔

☆ انبوبہ نخاعیہ کی خاص علامت یہ ہے کہ جزوی طور پر قوت حس کا فقدان ہوتا ہے جس کی وجہ سے صرف چھونے سے احساس ہوتا ہے مگر سردی یا گرمی کا اثر بالکل نہیں ہوتا اور نہ ہی چٹکی لینے سے درد ہوتا ہے۔

Scanned with CamScann

سلعات دماغیہ (Brain tumour)

اس کی بارہ قسمیں ہیں

۱۔ سلعہ مخیہ ساذجہ: اس میں دماغ کا کوئی ایک حصہ انڈے کی طرح سفید اور سخت ہو جاتا ہے۔

۲۔ سلعہ غرویہ: یہ جوہر دماغ سے اٹھتی ہے اور سریش جیسے مادہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں شرائین و اوردہ پائی جاتی ہیں۔ یہ زیادہ تر چھوٹی عمروں میں ہوتا ہے جب کہ سرطان بڑی عمر والوں کو ہوا کرتا ہے۔

☆ سلعہ غرویہ سرطان سے مشابہ ہوتا ہے۔

۳۔ سلعہ لحمیہ:۔ یہ گوشت کے رنگ کا بہت سخت رسولی ہے جو اغشیہ دماغ سے اٹھتی ہے۔ اور مادہ سیال ہوتا ہے۔

۴۔ عقدۂ دماغیہ:۔ اسے ''سلعہ درنیہ'' کہتے ہیں۔ اس میں رسولی کا جوہر پنیر جیسا دانہ دار اور گرہ دار ہوتا ہے۔ رنگ سفید و ہلکا زرد ہوتا ہے۔ حجم سرسوں سے لیکر بیر تک کے برابر ہو سکتا ہے۔ تعداد میں عموماً ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ عموماً بچوں کو ۲۔۷ سال تک لاحق ہوتا ہے۔

۵۔ سلعہ بلغمیہ و ہلامیہ: یہ نرم اور چمکدار ہوتی ہے اور اکثر مقدم دماغ میں پائی جاتی ہے۔ اس کا مادہ لیسدار رہتا ہے۔

۶۔ سلعہ شحمیہ:۔ اس کا مادہ شحمی ہوتا ہے جس کے ساتھ بال وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ ام غلیظ سے نکلتی ہے اور عموماً چھوٹی اور سخت ہوتی ہے۔

۷۔ سلعہ لولویہ:۔ یہ پتھری کی طرح ہوتی ہے اور مادہ حجریہ ہوتا ہے۔

۸۔ سلعہ کیسیہ: اس کی خاص قسم سلعہ دیدانیہ ہے۔

۹۔ سلعہ دمویہ/سوداویہ:۔ یہ بوڑھوں کو ۵۰ سال کے بعد عارض ہوتا ہے۔ اس کی تھیلی اکثر چپٹی ہوتی ہے۔

۱۰۔ زوائد سرطانیہ: یہ عموماً مقدم دماغ میں پائے جاتے ہیں۔

۱۱۔ زوائد افرنجیہ (آتشکی زوائد): یہ اکثر و بیشتر ام جافیہ (ام غلیظ) اور کھوپڑی کی ہڈی کے درمیان پائے جاتے ہیں۔

۱۲۔ سلعہ انور سمادیہ:۔ یہ اکثر دماغ کے شریان قاعدہ (Basale Artery) میں پائی جاتی ہے۔

امراض چشم

☆ تنقیہ بدن اور تنقیہ دماغ سے پہلے شیاف ابیض اور دیگر لیسدار دوائیں ہرگز نہیں استعمال کرنی چاہئے۔

☆ شیاف اخضر اور شیاف اصفر ضعف بصارت بسبب سوء مزاج بارد سادہ میں مفید ہے۔

☆ آشوب چشم کی تمام قسموں میں سوائے التصاق جفن کے روغن کا استعمال ناجائز ہے۔

امراض طبقۂ صلبیہ (Sclerotic Diseases)

ورم صلبیہ: اس میں آنکھوں کی گہرائی میں درد ہوتا ہے، آنکھیں باہر کی طرف نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہیں نیز آنکھوں میں سرخی پائی جاتی ہے۔

☆ ورم صلبیہ دموی کے مریضوں میں رگ قیفال کی فصد کھولیں۔

بیضۂ چشم: صداع بیضہ میں دماغ کے اندرونی پردہ (ماتجس) میں مادۂ مرض ہونے کی وجہ سے طبقہ صلبیہ کا متاثر ہونا بیضۂ چشم کہلاتا ہے۔

☆ بیضۂ چشم میں آنکھوں کی گہرائی میں درد ہوتا ہے لیکن سرخی نہیں ہوتی ہے۔

استرخاء صلبیہ: اس سے مراد طبقہ صلبیہ کا ڈھیلا ہو جانا ہے جس کا سبب رطوبت ہے۔

☆ استرخاء صلبیہ کی حالت میں انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اس کی آنکھیں نیچے الٹی جا رہی ہوں، درد بالکل نہیں ہوتا ہے بشرطیکہ سوء مزاج رطب سادہ ہو لیکن اگر رطوبت کے ساتھ تمدد ہو تو درد ہوتا ہے۔

☆ استرخاء صلبیہ کی صورت میں فصد کرکے مسہل دینا بہتر ہوتا ہے۔

☆ استرخاء طبقہ صلبیہ میں پرندوں کے مطجن مستعمل ہیں۔

التواء صلبیہ: اس میں طبقہ صلبیہ کسی ایک طرف پھر جاتی ہے۔ اس کا سبب وہ سمی ہوائیں اور دھوئیں ہوتی ہیں جو آنکھوں میں لگ کر رطوبت زجاجیہ کو خشک کر دیتی ہیں۔

☆ التواء صلبیہ کی پہچان یہ ہے کہ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کی آنکھیں کسی ایک جانب کو پھر گئی ہیں اور ساتھ ہی وجع تمدد ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

طبقہ مشیمیہ: یہ دماغ کی باریک جھلی (ام رقیق) کے ریشوں اور وریدوں سے بنی ہوتی ہے۔ جس طرح جنین کا پردہ مشیمہ جنین کو لپیٹے ہوتا ہے اسی طرح مشیمیہ طبقہ شبکیہ پر حاوی ہوتا ہے۔

☆ پردہ عنبیہ طبقہ مشیمیہ کے اگلے حصے سے بنتا ہے۔

☆ طبقہ مشیمیہ میں عموماً خون کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جس کی علامات یہ ہوتی ہیں کہ سرخی آنکھ کے پچھلے حصے میں مشیمیہ کے کنارے نمودار ہوتی ہے اور درد بھی گہرائی میں ہوتا ہے۔

امراض طبقہ شبکیہ (Disease of Retina)

طبقہ شبکیہ: یہ بینائی کا وہ عصبی حساس طبقہ ہے جو عصب مجوفہ یا عصبہ باصرہ (Optic nerve) کے ریشوں سے بنتا ہے۔

☆ طبقہ شبکیہ کی مخصوص بیماریاں ۴ ہیں:

۱۔ یرقان:۔ جو آنسو کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ اگر بغیر آنسو کے ہوتا ہے تو وہ دراصل صرف طبقہ ملتحمہ کا رنگین ہو جاتا ہے۔

☆ یرقان میں رگ قیفال کا فصد کھولنا مفید ہے۔

۲۔ سدہ شبکیہ:۔ اس میں طبقہ شبکیہ کی شریان شبکی میں سدہ پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے آنکھیں گہری اور خشک ہو جاتی ہیں، آنسو کم نکلتے ہیں، قبض کے مانند درد ہوتا ہے۔

۳۔ وردنج وینع:۔ یہ طبقہ ملتحمہ کا بڑا ورم ہے جو حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ آنکھوں کی سفیدی بڑھ کر آنکھوں کی سیاہی کو ڈھانک لیتی ہے۔

☆ وردنج بچوں کو اور وینع بڑوں کو ہوا کرتا ہے۔

☆ وردنج وینع کا سبب طبقہ شبکیہ کی متصلہ رگوں کا پھٹ جانا ہے۔

☆ وردنج وینع کی علامت یہ ہے کہ مریض آنکھ کھولنے پر قادر نہیں ہوتا ہے، آنکھوں کی سفیدی متورم ہوتی ہے، پپوٹے اندر سے پھٹ جاتے ہیں جن سے جریان الدم اکثر ہو جاتا ہے۔

۴۔ صداع حدقہ وشقیقۃ العین:۔ صداع حدقہ سے مراد آنکھ کے ڈھیلے کا درد ہے اور شقیقۃ العین سے مراد آنکھ کا درد شقیقہ ہے۔ یہ دراصل ایک قسم کا ٹیس ہے جو آنکھ کی گہرائی میں ہوتا ہے۔ صداع شقیقہ کی طرح یہ ٹیس کبھی دائمی اور کبھی خاص وقت میں ہوتا ہے۔

☆ کنپٹیوں پر لزاق الصدغین کا لیپ کرنا اور جونکیں لگانا صداع حدقہ وشقیقۃ العین میں فائدہ

مند ہے۔

ورم شبکیہ: یہ عموماً دوسرے امراض کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔

☆ ورم گردہ کی صورت میں ورم شبکیہ کثیر الوقوع ہے۔

☆ ورم شبکیہ عموماً دونوں آنکھوں میں لاحق ہوتا ہے۔

رطوبت زجاجیہ:(Vitreous Humor)

اس کی مقدار رطوبات چشم میں سب سے زیادہ ہوتی ہے جو کہ آنکھ کے جوف کا ۴/۵ حصہ اس سے بھرتا ہے۔

☆ رطوبت زجاجیہ کے دو مخصوص مرض ہیں۔

(۱) عدم غذا (۲) جحوظ

☆ عدم غذا کا سبب ۲ ہوتا ہے۔

(۱) غذا لانے والی رگیں غذا یعنی خون سے خالی ہوتی ہیں

(۲) عروق غاذیہ میں سدہ پڑ جانا۔

عدم غذا:۔ اس میں رطوبت زجاجیہ خشک ہو جاتی ہے جس سے مریض آنکھوں کو گردش کرنے پر قادر نہیں ہوتا ہے، دھوپ میں آنکھیں کھولنا محال ہوتی ہیں اور آنکھوں میں کانٹا یا کنکری چبھنے کا احساس ہوتا ہے۔

جحوظ (Exopthalmos):

یہ وہ حالت ہے جس میں آنکھیں بغیر ورم کے باہر نکل آتی ہیں اور آنکھوں سے غلیظ و لیسدار آنسو غیر معمولی مقدار میں نکلتے رہتے ہیں۔

☆ جحوظ کا سبب عروق غاذیہ کا پھیل جانا ہے۔

رطوبت جلیدیہ: اس کو بردیہ (اولہ) عدسیہ (مسور کی دال) بھی کہتے ہیں۔

☆ رطوبات چشم میں رطوبت جلیدیہ درمیانی رطوبت ہے جو کہ رطوبت زجاجیہ کے سامنے ثقبہ عنبیہ کے پیچھے اور خمل کے مابین واقع ہے۔

خلع الجلیدیہ: وہ مرض ہے جس میں رطوبت جلیدیہ اپنے مقام سے ہٹ جاتی ہے۔ اس کی ۶ صورتیں ہوا کرتی ہیں۔

Scanned with CamScann

ضغطہ: وہ حالت ہے جس میں مریض اس قسم کا درد محسوس کرتا ہے جیسے کہ حقیقت میں اس کی آنکھیں دبا دی گئی ہوں۔

☆ ضغطہ کا سبب یا تو حمالیق (پپوٹوں کی اندرونی سطح) میں اور یا پھر طبقات چشم میں ورم کا ہونا ہے۔

مرض خاص: وہ مرض ہے جس میں رطوبت جلیدیہ بہت زیادہ خشک ہو کر مکدر ہو جاتی ہے۔ جلیدیہ ہی کے تکدر کا نام نزول الماء (موتیا بند) ہے۔ یہ مرض رطوبت جلیدیہ کے ساتھ مخصوص ہے۔

☆ مرض خاص کا سبب بدن میں یبوست کا غلبہ ہے۔

طبقہ عنکبوتیہ (Capsule of Lense)

☆ طبقہ شبکیہ کے کنارے ریشوں سے طبقہ عنکبوتیہ بنتی ہے۔ یہ ایک نازک شفاف جھلی ہے جو رطوبت جلیدیہ کے لئے غلاف فراہم کرتی ہے۔ یہ پردہ رطوبت جلیدیہ اور رطوبت بیضیہ کے درمیان حائل ہوتا ہے۔

☆ رطوبت جلیدیہ اور طبقہ عنکبوتیہ دونوں کے تکدر کا نام نزول الماء (موتیا بند) ہے۔

رطوبت بیضیہ (Aqueous humor)

یہ رطوبت رنگت، صفائی اور قوام میں سفیدی بیضہ سے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ جلیدیہ اور طبقہ عنبیہ کے درمیان حائل ہے۔ یہ رطوبت جلیدیہ پر اچانک تیز روشنی پڑنے سے روکتی ہے۔

☆ رطوبت بیضیہ کی ۳ بیماریاں خاص ہیں۔

(۱) رطوبت بیضیہ کا زیادہ ہو جانا۔ اس سے قرنیہ کی تحدیب (Convexity) میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

(۲) رطوبت بیضیہ کا گھٹ جانا۔ اس سے بینائی زائل ہو جاتی ہے۔

(۳) رطوبت بیضیہ کا مکدر اور غلیظ ہو جانا۔ اس سے بھی بینائی ختم ہو جاتی ہے۔

نزول الماء اور مرض بیضہ میں فرق

نزول الماء میں مختلف رنگیں نظر آتی ہیں اور بینائی آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے جب کہ

مرض بیضہ میں ہمیشہ سفید شکلیں دکھائی دیتی ہیں اور بینائی ایک جیسی حالت پر زمانہ دراز تک قائم رہتی ہے۔

طبقہ عنبیہ (Iris)

☆ طبقہ عنبیہ ایک موٹی تہہ ہوتی ہے جو کناروں پر طبقہ قرنیہ سے ملی ہوتی ہے۔ اس طبقہ کے وسط میں رطوبت جلیدیہ کے سامنے ایک سوراخ ہوتا ہے جس کے ذریعہ روشنی نفوذ کرتی ہے اس سوراخ کو ثقبہ عنبیہ (Pupil) کہتے ہیں۔

☆ طبقہ عنبیہ کے مخصوص امراض ۵ ہیں۔

(۱) زخم (۲) امتلاء (۳) خلع (۴) انتشار (۵) ضیق

زخم: اس میں آنکھوں کی سیاہی کے مقابل سرخ پھنسی نمودار ہو جاتی ہے۔

امتلاء: اس میں طبقہ عنبیہ کا جوہر رطوبت سے بھرا ہوتا ہے مگر ورم نہیں ہوتا ہے۔ متاثرہ آنکھ بڑی محسوس ہوتی ہے۔

خلع: اس میں ورم کے باعث عنبیہ اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے۔

انتشار: اس مرض میں ثقبہ عنبیہ (Pupil) پھیل جاتی ہے۔

ضیق: اس مرض میں پتلی (Pupil) تنگ ہو جاتی ہے۔

امراض طبقہ قرنیہ (Diseases of Cornea)

☆ طبقہ قرنیہ ایک سخت اور شفاف پردہ ہے جو چھلے ہوئے سینگ (قرن) کی طرح ہوتی ہے اسی لئے قرنیہ کہا جاتا ہے۔

خشونت قرنیہ: اس میں قرنیہ کھردری ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے قرنیہ خشک ہو جاتی ہے۔

نتوء قرنیہ: اس حالت میں قرنیہ طبقہ ملتحمہ سے اس قدر بلند ہو جاتی ہے یا ابھر جاتی ہے کہ آنکھوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔

☆ نتوء قرنیہ کا سبب قرنیہ کی ساخت کا نرم اور متفرح ہو جانا ہے۔

☆ ذرور اصفر اور شیاف احمر نتوء قرنیہ میں مفید ہے۔

سرطان قرنیہ: اس صورت میں انتہائی شدید درد ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سیاہی مائل سرخی ہوتی ہے

Scanned with CamScanner

اور سخت چبھن ہوتی ہے جو کہ تیز حرکت اور ریاضت سے شدید تر ہو جاتی ہے۔

بثور قرنیہ: اس مرض میں قرنیہ کے چاروں پرتوں میں مادہ جمع ہو کر پھنسیاں اور دانے پیدا کر دیتا ہے۔

مدہ کامنہ (پوشیدہ پیپ): یہ طبقہ قرنیہ کا مرض ہے جس میں قرنیہ کے نیچے پیپ پوشیدہ رہتی ہے۔

☆ مدہ کامنہ کا سبب وہ زخم ہے جو باہر نہ پھوٹے یا شدید آشوب چشم ہے۔

☆ ذرور اصفر کا استعمال مدہ کامنہ میں مفید ہے۔

امراض طبقہ ملتحمہ (Diseases of Conjunctive)

ملتحمہ کے معنی جوڑنے والا کے ہیں چونکہ یہ طبقہ عضلات چشم کو کرۂ چشم سے جوڑتا ہے اس لئے اسے ملتحمہ کہتے ہیں۔

☆ طبقہ ملتحمہ دراصل آنکھ کے لئے ایک قسم کی غشاء مخاطی ہے۔

☆ طبقہ ملتحمہ کے مخصوص امراض ۴ ہیں:

(۱) ورم (۲) ودقہ (۳) سبل یعنی جالہ (۴) رگوں کا نمودار ہو جانا جو کہ ورم اور سرخی کے بغیر ہوتا ہے۔

تکدر: یہ رمد مجازی کی ایک قسم ہے۔ اس مرض میں بیرونی اسباب مثلاً گرد و غبار، دھوپ، تیز روشنی سے ملتحمہ میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ احمر لین کا استعمال ملتحمہ میں رگوں کے نمودار ہونے میں سودمند ہے۔

رمد یا آشوب چشم (Conjunctivitis)

☆ رمد کے معنی جوش و ہیجان کے ہیں چونکہ اس مرض میں بھی آنکھوں میں جوش آ جاتا ہے اسی لئے اس مرض کا نام رمد رکھا گیا۔

☆ رمد یا آشوب دراصل طبقہ ملتحمہ کا ورم ہے۔

☆ رمد کا سبب غلبہ اخلاط ہے۔

☆ رمد دموی کو haemorrhagic Conjunctivitis کہتے ہیں۔

☆ رمد صفراوی کو Catarrhal Conjunctivitis کہتے ہیں۔

☆ رمد بلغمی کو Subacute conjunctivitis کہا جاتا ہے۔

☆ رمد سوداوی کو Chronic Conjunctivitis کہتے ہیں۔

☆ رمد سوداوی کو "رمد یابس" یا "آشوب چشم خشک" بھی کہتے ہیں۔

☆ ذرور ابیض رمد بلغمی میں مفید ہے۔

☆ شفاف دینار جون آنکھوں میں لگانا رمد بلغمی کی صورت میں فائدہ بخش ہے۔

☆ رمد دموی میں رگ قیفال کی فصد کھولیں۔

رمد زہری یا رمد سوزاکی:

یہ بچوں اور جوانوں میں نسبتاً کثیر الوقوع ہے۔ یہ عموماً ۱-۲ ماہ تک رہتی ہے اگر مناسب علاج نہ کیا گیا تو اکثر آنکھ گل کر بے کار ہو جاتی ہے۔

رمد یبسی: اس مرض میں ملتحمہ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہیا ور ناقابل برداشت ٹیس ہوتی ہے جس کے ساتھ نہ ورم ہوتا ہے اور نہ ہی سرخی۔

☆ رمد یبسی کو مجازاً رمد کہا جاتا ہے۔

رمد خلجی: برف کی طرف دیکھنے سے جو آشوب چشم ہوتا ہے اسے "رمد خلجی" کہا جاتا ہے۔

کمنہ: وہ حالت ہے جس میں انسان سونے کے بعد بیدار ہو کر اپنی آنکھوں میں ریگ کے مانند چبھن محسوس کرتا ہے اور پھر صبح کے وقت یہ دور ہو جاتا ہے۔

☆ کمنہ مشترکہ طور پر تین معنوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

(۱) یہ پپوٹوں کے امراض میں سے ہے۔

(۲) قرنیہ کے نیچے ریم کا جمع ہو جانا۔

(۳) طبقہ ملتحمہ کے امراض میں سے ہے۔

☆ کمنہ رمد یابس کی طرح کی ایک حالت ہے۔

☆ کمنہ میں گرم پانی سے آرام ملتا ہے۔

☆ احمر لین اور احمر حاد کا استعمال رمد اور کمنہ میں مفید ہے۔

انتفاخ

یہ ایک قسم کا ورم بارد ہے جو آنکھ کے طبقہ ملتحمہ میں عموماً خارش کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ انتفاخ کی تین قسمیں ہیں (۱) ریحی (۲) بلغمی (۳) مائی

☆ شیاف احمر انتفاخ بلغمی میں موثر ہے۔

سبل یا جالہ (Vascular keratitis)

☆ سبل کے معنی اشک بہنے کے ہیں جو اس مرض میں لازم ہے لہذا یہ نام عرض لازم پر رکھا گیا ہے۔

☆ سبل دراصل آنکھ کا ایک سفید رقیق جھلی نما پردہ ہے جو آنکھ کی بیرونی رگوں کے پھول جانے سے ملتحمہ اور قرنیہ کی سطح پر پیدا ہو جاتا ہے۔

سبل کی تین قسمیں ہیں (۱) سبل رطب (۲) سبل خفیف یا سبل یابس (۳) سبل متحکم

☆ سبل رطب میں آنسو کے ساتھ ٹیس ہوتی ہے اور بار بار چھینک آتی ہے۔

☆ سبل خفیف یا سبل یابس میں چھوٹی چھوٹی رگوں کے مکڑی نما جالے جیسی ہیئت نظر آتی ہے اوز پردہ رقیق ہوتا ہے۔

☆ سبل متحکم میں رگیں نسبتاً بڑی ہوتی ہیں اور پردہ غلیظ ہوتا ہے۔ اس کا سبب امتلاء عروق ہے۔

☆ سبل خفیف میں رگ قیفال کی فصد کھولیں۔

☆ عمل لقط یعنی رگوں کو تراشنے کا عمل سبل متحکم میں کرتے ہیں۔

بیاض (پھولہ یا سفید پردہ) Corneal opacity

بیاض اس رقیق سفیدی کو کہتے ہیں جو قرنیہ کی بیرونی سطح پر ہوتی ہے یا اس غلیظ اور گاڑھی سفیدی کو کہتے ہیں جو قرنیہ کے اندر ہوتی ہے۔

☆ اگر بیاض کی سفیدی رقیق اور ہلکی ہو تو اسے اثر غمام، ابر، سحاب اور دھند کہتے ہیں۔

☆ اگر بیاض کی سفیدی غلیظ اور گہری ہو تو اس کو "پھولی پھولا" کہتے ہیں اور اگر یہ سفیدی بہت گہری اور غلیظ ہو تو اسے "ٹنٹ" کہتے ہیں۔

☆ بیاض عموماً قرنیہ میں زخم یا آشوب چشم اور صداع شقیقہ کے بعد ہوا کرتا ہے۔

☆ خرم صغیر، خرم کبیر، خرم معسل کا لگانا پھولا اور ٹنٹ میں مفید ہے۔

ناخونہ (ظفرہ) Pterigium

ناخونہ ایک عصبی یا لحمی یا غشائی زیادتی ہے جو اکثر اندرونی گوشۂ چشم سے شروع ہوتا ہے۔ یہ زیادتی ہمیشہ طبقہ ملتحمہ پر ہوتی ہے اور عموماً مثلث شکل کی ہوتی ہے۔

☆ ظفرہ دراصل ناخون کی سختی اور سفیدی سے مشابہ ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کا نام ناخونہ رکھا گیا۔

ظفرہ کی ۳ قسمیں ہوتی ہیں۔

قسم اول:۔ یہ جھلی کی طرح باریک اور سفید ہوتی ہے اور سبل یا جالہ سے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ ملتحمہ کے کسی ایک طرف سے شروع ہوتی ہے۔

قسم دوم:۔ یہ اندرونی گوشۂ چشم کے گوشت (وتد) سے شروع ہو کر سیاہی چشم تک پہونچ جاتی ہے۔

قسم سوم:۔ یہ سیاہی چشم کو ڈھانپ لیتی ہے اور بینائی کو روک دیتی ہے۔

☆ شیاف دیزج (شیاف اسود) کا لگانا ناخونہ قسم اول میں مفید ہے۔

☆ عمل کشط ناخونہ قسم سوم میں کرتے ہیں۔

غدہ (گلٹی) (Glandular Tumour)

☆ اندرونی گوشۂ چشم کے گوشت یعنی وتد کے طبعی مقدار سے زیادہ بڑھ جانے کا نام غدہ یا گلٹی ہے۔

☆ غدہ کا انجام یہ ہے کہ ناصور چشم یعنی غرب ہو جاتا ہے۔

☆ شیاف زنگار لگانا غدہ میں مفید ہے۔

قرحہ چشم

☆ قرحہ ملتحمہ میں سفیدی چشم میں ایک سرخ نقطہ نظر آتا ہے جس کی سرخی آنکھ کی سرخی سے زیادہ ہوتی ہے۔

☆ قرحہ عنبیہ میں سیاہی چشم کے مقابل سرخ نقطہ نظر آتا ہے جس میں سرخ رگیں بنی ہوتی

Scanned with CamScann

ہیں۔

☆ قرحہ قرنیہ کی صورت میں سیاہی چشم میں سفید نقطہ نظر آتا ہے۔

غرب (Fistula Lacrimalis)

اس سے مراد کویہ کا ناصور ہے یعنی اندرونی ناصور چشم کو غرب کہتے ہیں جس کے معنی ہیں آنسو بہنے کے۔

خضرۃ: چوٹ لگنے کی وجہ سے آنکھوں میں ورم پیدا ہوا اور ورم کی سرخی ختم ہونے کے بعد آنکھوں کے اندر سبزی باقی رہے تو اسے خضرۃ کہتے ہیں۔ یہ اجتماع خون سے عارض ہوتا ہے۔

قذیٰ (آنکھ کی کھٹک): جب پہلے سے نہ آشوب چشم ہو اور نہ ہی مادی جوش بلکہ گرد و غبار اور ہوا چلنے سے آنسو جاری ہوں نیز آنکھ بند کرنے اور رگڑنے کے وقت کھٹک اور تکلیف ہوتی ہو تو اسے ''قذیٰ'' کہتے ہیں۔

ودقہ (آنکھوں کا دانہ): ودقہ دراصل ملتحمہ کی بلندی یعنی ورم ہے جو سفید دانہ کی طرح ہوتا ہے اور چربی کے مشابہ ہوتا ہے۔

☆ ودقہ اور مورسرج میں فرق یہ ہے کہ ودقہ ملتحمہ کا مرض ہے اور مورسرج قرنیہ کی بیماری ہے۔

☆ شیاف احمرلین آنکھوں میں لگانا اور رگ قیفال کی فصد کھولنا ودقہ میں مفید ہے۔

طرقہ (سرخ نقطہ): طرقہ ملتحمہ کا سرخ نقطہ ہے جو تازہ سرخ خون یا مردہ سیاہ خون سے پیدا ہوتا ہے جو کہ رگوں کے پھٹ جانے سے ملتحمہ میں جمع ہو جاتا ہے۔

☆ طرقہ کا سبب آنکھوں پر چانٹا لگنا ہے۔

☆ طرقہ میں قیفال کی فصد کھولیں۔

مورسرج (عنبیہ کا ابھرنا): اس مرض میں زخم یا پھنسی سے قرنیہ کے پھٹ جانے کی وجہ سے عنبیہ باہر نکل آتی ہے۔

☆ جب عنبیہ چیونٹی کے مانند بہت کم نکلے تو اسے ''مورسرج'' کہتے ہیں لیکن اگر اس سے زیادہ خارج ہو اور انگور سے مشابہ ہو تو اسے ''علمی'' کہتے ہیں۔ جب علمی سے بڑی ہو اور سیب کے مانند ہو تو اسے ''تفاحی'' کہا جاتا ہے اور جب تفاحی پرانا ہو کر پھٹے ہوئے قرنیہ سے مل جاتا ہے تو اسے ''مسماری'' اور ''فلکی'' کہتے ہیں۔

☆ سنج سوختہ کا استعمال مقامی طور پر مورسرج میں مفید ہے۔

☆ اکسیرین آنکھوں میں لگانا مورسرج میں نافع ہے۔

انتشار و اتساع (پتلی کا پھیل جانا): وہ مرض ہے جس میں آنکھ کی پتلی اصلی حالت سے زیادہ کشادہ ہو جاتی ہے جس سے روشنی پراگندہ اور منتشر ہو جاتی ہے جیسے بیخ لفاح (یبروج) کا استعمال کرنا۔

☆ انتشار و اتساع میں فرق یہ ہے کہ اتساع ثقبۂ عنبیہ میں ہوتا ہے اور انتشار قوت باصرہ میں ہوتا ہے لہٰذا اتساع مرض ہے اور انتشار عرض ہے۔

☆ شیاف مرارات لگانا انتشار و انتساع میں نفع بخش ہے۔

ضیق (پتلی کا تنگ ہونا): وہ مرض ہے جس میں آنکھ کی پتلی اصلیحالت سے زیادہ تنگ ہو جاتی ہے جیسے افیون کھانے سے۔

نزول الماء (موتیا بند) Cataract

☆ اس مرض میں رطوبت جلیدیہ اور اس کا غلاف یعنی غشائے عنکبوتیہ مکدر اور غلیظ ہو جاتے ہیں۔

☆ نزول الماء میں آنکھ کو بغور دیکھنے پر پتلی کے پیچھے خاکی یا نیلگونی سفیدی مائل یا عنبری رنگ کی چیزیں دکھائی دیتی ہیں اور اکثر اوقات ابتدائی درجہ میں قصر البصر ہو جاتا ہے۔

☆ سمرقندی کے نزدیک نزول الماء ایک سُدی مرض ہے۔

نزول الماء خلقی: یہ بچوں کو رحم کے اندر ہی نقص تغذیہ یا ورم چشم کے باعث لاحق ہوا کرتا ہے

نزول الما شیخوخی: یہ کثیر الوقوع ہے۔ یہ عموماً ۵۰ سال بعد واقع ہوتا ہے۔

☆ درجات نزول الماء ۴ ہیں:

۱۔ ابتدائی درجہ	۲۔ پھولنے کا درجہ
۳۔ پکنے کا درجہ	۴۔ زیادہ پختہ درجہ

☆ عمل قدح پختہ موتیابند یا ماء مستحکم میں کیا جاتا ہے۔

☆ عمل قدح کو عمل تنکیس بھی کہتے ہیں۔

☆ عمل مص یا عمل العراق میں معالج خول دار مہت کو اپنے منہ میں لیکر موتیا کی رطوبت کو بہ

Scanned with CamScann

احتیاط چوس لیتا ہے۔

☆ موتیا کی نا قابل قدح اقسام ۵ ر ہیں۔

۱۔ غمامی (بادل کے مانند)

۲۔ زیبقی (پارہ کے مانند)

۳۔ جصی گچ (چونہ کے مانند)۔

۴۔ آسمان جونی آسمانی۔

۵۔ منتشر موتیا جو مستحکم نہ ہو۔

☆ عمل قدح میں رطوبت جلیدیہ ایک جگہ سے ہٹا دیا جاتا ہے جس سے پتلی کا راستہ صاف ہو کر بینائی قائم ہو جاتی ہے۔

☆ عمل استیصال کے ذریعہ قرنیہ میں شگاف دے کر رطوبت جلیدیہ باہر نکالی جاتی ہے۔

☆ عمل تثقیب کے ذریعہ رطوبت جلیدیہ کو خوب تحلیل کر کے معدوم کر دی جاتی ہے۔

☆ عمل تنکیس کے ذریعہ رطوبت جلیدیہ کو اپنی جگہ سے ہٹا کر نیچے کی طرف ڈال دیا جاتا ہے۔

☆ موتیابند کیلئے عمل جراحت موسم سرما میں کرنا بہتر ہے نیز صبح کا وقت زیادہ بہتر ہے۔

☆ عمل قدح کے لئے مریض کو بے ہوش کرنا بہتر نہیں ہے۔

☆ موتیابند میں عمل جراحت کے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے جو ہر یبروج استعمال کر کے پتلی کو پھیلا دینا چاہئے۔

خیالات: نزول الماء کے مریضوں کی آنکھوں کے سامنے مچھر، مکھی اور بال جیسی شکلیں نظر آتی ہیں انہیں اصطلاح میں ''خیالات'' سے موسوم کیا جاتا ہے۔

خیالات معدیہ: جب فساد معدہ اور سوء ہضم کے سبب مختلف خیالات رونما ہوں تو انہیں ''خیالات معدیہ'' کہا جاتا ہے۔

خیالات اور خیالات معدیہ میں فرق: خیالات معدیہ میں دونوں آنکھوں میں یکساں شکلیں دکھائی دیتی ہیں جب کہ خیالات میں صرف متاثرہ آنکھ میں شکلیں دکھائی دیتی ہیں۔

خیالات قرنیہ: قرنیہ میں زخم کے سبب بھی مختلف شکلیں دکھائی دیتی ہیں مگر یہ ایک حالت پر قائم رہتی ہیں بدلتی نہیں ہیں۔

ماء اخضر (سبز موتیابند) Glaucome

کرۂ چشم کے اندر رطوبت وافر مقدار میں بنتی ہے اگر ان رطوبتوں کا انجذاب کم ہو تو اس سے آنکھ کا ڈھیلا سخت ہو جاتا ہے اور اس میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ ماء اخضر میں چراغ یا فانوس کے ارد گرد رنگین ہالہ نظر آتا ہے۔

☆ ماء اخضر کی ۴ قسمیں ہیں۔

۱۔ ماء اخضر حاد: بینائی بہت جلد ختم ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کبھی گھنٹوں میں اور کبھی ۲ یا ۳ دن میں بینائی ختم ہو جاتی ہے۔

۲۔ ماء اخضر مزمن

۳۔ ماء اخضر نائب یا نوبتی یعنی اس مرض کی شکایت بار بار ہوا کرتی ہے۔

۴۔ ماء اخضر ثانوی: یہ قرنیہ کے ناصور یا تثقب سے پیدا ہوتا ہے۔

جحوظ (آنکھوں کا باہر نکل آنا) Exopthalmos

جحوظ سے مراد آنکھوں کے ڈھیلے کا باہر نکل آنا ہے۔

☆ جحوظ کے اسباب ۳ ر طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ امتلائی

۲۔ انضغاطی: گلا گھونٹتے وقت، درد کے وقت چیختے وقت۔

۳۔ استرخائی

☆ جحوظ امتلائی میں شیاف سماق نافع ہے۔

☆ جحوظ انضغاطی میں عصارہ لحیۃ التیس (برگد کی داڑھ) نفع بخش ہے۔

سل العین (لاغری چشم): یہ عموماً بوڑھوں کو ہوتا ہے۔

☆ سل العین کے اسباب میں رطوبات چشم کا کم ہونا، طبقاتِ چشم کا چھوٹا ہونا، رطوبات بیضہ کا فنا ہونا شامل ہے۔

زرقہ (گربہ چشمی): سے مراد یہ ہے کہ آنکھوں کا رنگ جو دراصل طبقہ عنبیہ کا رنگ ہے آسمانی رنگ ہو جائے اور سیاہی گھٹ جائے۔

Scanned with CamScanner

☆ زرقہ کو "گربجی آنکھیں" بھی کہتے ہیں۔

☆ زرقہ کی ۲ قسمیں ہیں

۱۔ زرقہ اصلی یا خلقی: یہ لاعلاج ہے۔

۲۔ زرقہ عارضی یا حادثی: یہ رطوبت جلیدیہ کے باہر کی طرف ابھر آنے سے پیدا ہوتی ہے۔

برص العین: اس میں غلیظ رطوبت کی وجہ سے عنبیہ کا مزاج بگڑ جاتا ہے جس سے اس کا طبعی رنگ بدل جاتا ہے، نہ یہ کہ عنبیہ کا طبعی رنگ ختم ہو کر سفید ہو جاتا ہے۔

☆ جسم کے سفید داغ کو برص العین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

☆ طبری نے عام گربہ چشمی یعنی نیلی آنکھوں کو ہی برص العین کے نام سے بیان کیا ہے۔

زرقہ سلیہ: جب آنکھوں کی رطوبت تحلیل ہو کر سوکھ جاتی ہے تو اس سبب سے آنکھیں نیلی پڑ جاتی ہیں اسے زرقہ سلیہ کہا جاتا ہے۔

☆ زرقہ سلیہ بوڑھوں میں کثیر الوقوع ہے۔

☆ زرقہ سلیہ نزول الماء کی ایک قسم ہے کیونکہ زرقہ سلیہ کی مشابہت نزول الماء سے دو چیزوں میں ہوتی ہے۔

۱۔ بینائی زائل ہونا۔

۲۔ قرنیہ کا رنگ بدل جانا۔

☆ زعفران اور روغن زعفران کا کاجل لگانا زرقہ میں مفید ہے خواہ وہ کسی بھی سبب سے ہو۔

تخیلات (خیالی شکلوں کا دیکھائی دینا)

تخیلات سے مراد وہ چھوٹی اور غلط شکلیں ہیں جو مرض کی حالت میں آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتی ہیں۔

ستون نظر آنا: یہ اشارہ کرتا ہے کہ دماغ اور آلات بصر میں فاسد مواد کا امتلاء ہے۔

چنگاریاں دکھائی دینا: یہ نشاندہی کرتا ہے کہ ضعف دماغ کے ساتھ شریان میں خون کا دباؤ زیادہ ہے۔

سفید چیزوں کا دکھائی دینا: یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ معدہ یا نواحی چشم یا مقدم دماغ میں امتلاء ہے۔

بڑی چیزوں کا چھوٹا نظر آنا: اس کا سبب عصب مجوفہ یا عصب باصرہ کا دباؤ ہے، جس کا سبب ورم سدہ اور یبوست ہے۔

بڑا دکھائی دینا: اس کا سبب یہ ہے کہ قوت باصرہ اور بیرونی چیزوں کے درمیان پانی، بلور اور شیشے جیسا غلیظ اور شفاف جسم حائل ہو جاتا ہے۔

ایک کا چند نظر آنا: اگر درمیانی فاصلہ دور ہو تو اس کا سبب یہ ہے کہ رطوبت کے کچھ ذرات قوت باصرہ اور بیرونی چیزوں کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں یعنی جلیدیہ کی اگلی سطح ناہموار ہو کر کئی حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے جس سے چیزوں کا انعکاس متعدد مقامات پر ہوتا ہے۔

کھڑا آدمی دکھائی دینا: اس کی وجہ یہ ہے کہ رطوبت بیضیہ کے اطراف مکدر ہو جاتے ہیں

کوئی شئے بلندی سے گرتی ہوئی دکھائی دینا: اس کا سبب یہ ہے کہ کوئی خلط وقتاً فوقتاً طبقات چشم پر گرتی رہتی ہے۔

دور کی بہ نسبت نزدیک سے زیادہ دکھائی دینا: اس حالت کو "قصر البصر" کہتے ہیں۔ اس کے دو اسباب ہیں۔

۱۔ رطوبت جلیدیہ ضرورت سے زیادہ محدب ہو جائے۔

۲۔ کرۂ چشم آگے سے پیچھے کی طرف زیادہ لمبا ہو جائے۔

قریب کی بہ نسبت دور سے زیادہ دکھائی دینا: اسے "طول البصر" کہتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رطوبت جلیدیہ کا تحدب اعتدال سے کم ہو جاتا ہے۔

حول (بھینگاپن) Squint, Strabismus

☆ اس مرض میں انعکاس دونوں آنکھوں میں الگ ہونے کے باعث ایک ہی چیز دوہری نظر آتی ہے۔

☆ بالغوں میں حول کا سبب آنکھوں کے عضلات محرکہ کا تشنج ہے۔

☆ بچوں میں حول کا سبب صرع ہوتا ہے۔

عشاء (Night Blindness)

مترادفات: رتوندی، شب کوری

Scanned with CamScanner

☆ عشاء سے مرادرات میں نظر نہ آنا ہے یہاں تک کہ تاروں کا بھی۔ اس مرض میں دن کے آخری حصہ میں بینائی کمزور ہوجاتی ہے مگر شدید مرض کی صورت میں بادل کے دن بھی مریض کو دکھائی نہیں دیتا ہے۔

☆ شب کوری میں مادۂ مرض طبقہ شبکیہ کے اجسام عصویہ (Rod Cells) میں ہوتا ہے۔

☆ عشاء کی خاص علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ عموماً رمد یابس ہوتا ہے۔

☆ رتوندھی میں روح باصرہ غلیظ اور کثیف ہوجاتی ہے۔

☆ عشاء میں عموماً دونوں آنکھیں متاثر ہوتی ہیں۔

☆ پیپل اور وج کو بکرے کے جگر میں بھون کر آنکھوں میں لگانا شبکوری کے لئے فائدہ مند ہے۔

جہر (Day blindness)

مترادفات: دنودھی، روزکوری

☆ جہر میں شبکیہ کے مخروطی خلیات (Cone Cells) میں خرابی ہوتی ہے جس سے دن میں دکھائی نہیں دیتا۔

☆ جہر میں روح باصرہ رقیق ہوجاتی ہے۔

☆ جہر بوڑھوں اور خشک مزاج والوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

☆ جہر سردیوں میں اکثر ہوا کرتا ہے۔

☆ برود کافوری کا لگانا جہر میں نافع ہے۔

خفش (چندھا ہونا)

☆ خفش کے معنی آنکھوں کے چھوٹا ہونے کے ہیں کیونکہ اس مرض میں انسان بینائی کمزور ہونے کے سبب روشنی میں آنکھوں کو سکیڑ لیتا ہے۔

☆ اصطلاحی طور پر خفش وہ مرض ہے جس میں روح باصرہ متفرق اور پراگندہ ہوجاتی ہے جس سے انسان دن کی روشنی میں پورے طور پر نہیں دیکھ سکتا مگر غروب آفتاب کے وقت یا بادل کے دن وہ اچھی طرح دیکھ سکتا ہے۔

اسباب خفش:

(۱) طبقہ قرنیہ و عنبیہ دونوں کا باریک و رقیق ہونا۔ (۲) رطوبت بیضیہ کی مقدار کا کم ہونا۔ (۳) طبقہ عنبیہ اور مشیمیہ میں سیاہ مادہ کی مقدار کا کم ہونا۔

☆ خفش عموماً پیدائشی ہوا کرتا ہے۔

☆ اکثر اطباء ضعف بصارت کو خفش کہتے ہیں جس کے ساتھ پپوٹے ہمیشہ آنسو سے تر رہتے ہیں۔

☆ روغن بنفشہ کا کاجل لگانا خفش میں انتہائی مفید ہے۔

قمور دراصل آنکھوں کی تھکن ہے جو ایک عرصہ تک برف کی طرف دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ سورج کی شعاعیں برف سے آنکھوں کی طرف لوٹ کر آتی ہیں جو روح باصرہ کو کمزور اور پراگندہ کردیتی ہیں۔

☆ قمور تمام تیز روشنیوں اور سفیدیوں سے واقع ہوتا ہے۔

☆ قمور کا علاج یہ ہے کہ سیاہ کپڑا چہرہ پر لگائیں۔

بغض العین (روشنی سے نفرت) Photophobia

☆ بغض العین اشارہ کرتا ہے کہ روح باصرہ اور آنکھ میں حرارت اور اشتعال زیادہ ہے جس سے روشنی ناقبل برداشت ہے۔

☆ بغض العین اکثر اوقات فرائیطس کی خبر دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

امراض اجفان

(Diseases of Eyelids)

استرخاء جفن (Ptosis)

☆ استرخاء جفن اگر پیدائشی ہے تو دونوں آنکھوں کے بالائی پپوٹے ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔

☆ استرخاء جفن کا سبب اگر غیر خلقی ہے تو عموماً ایک طرف کا پپوٹہ ڈھیلا ہوگا۔

☆ غیر خلقی استرخاء جفن عصب محرک مقلہ (occulomotor Nerve) کے مفلوج ہوجانے کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔

☆ استرخاء جفن کا علاج عمل تشمیر ہے۔

التصاق جفن (پپوٹوں کا جڑ جانا)

قسم اول: آشوب چشم سے پپوٹے پھٹ جاتے اور چھل جاتے ہیں نیز عرصہ دراز تک بند رہنے سے دونوں پپوٹے آپس میں جڑ جاتے ہیں۔

قسم دوم: دونوں پپوٹے آنکھ کے ڈھیلے سے چپک جاتے ہیں جو کہ جراح کی غلطی سے واقع ہوتا ہے یا اس کا سبب آنکھوں کے زخم ہوتے ہیں۔

☆ شیاف آبار اور ذرور ابیض کا استعمال التصاق جفن قسم اول میں نفع بخش ہے۔

☆ التصاق جفن قسم دوم کا علاج عمل جراحی ہے۔

شترہ (پپوٹوں کا سکڑ جانا) lagopthalmos

☆ شترہ نام ہے پپوٹوں کے سکڑ جانے کا جس کی وجہ سے آنکھیں کھلی رہتی ہیں اور آنکھیں خرگوش جیسی ہوجاتی ہیں نتیجتاً گرد وغبار کے ہمیشہ پڑنے سے بینائی کمزور ہوجاتی ہے۔

☆ شترہ اکثر و بیشتر خلقی ہوتا ہے جو لا علاج ہے۔

☆ شترہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) شترہ داخلیہ (۲) شترہ خارجیہ

☆ شترہ داخلیہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) اندمالی (۲) تشنجی

☆ شترہ داخلیہ اندمالی اسے کہتے ہیں جو غضروف الجفن اور ملتحمہ کے زخم کے اندمال سے عارض ہوتا ہے۔ یہ عموماً بالائی پپوٹے میں ہوا کرتا ہے۔

☆ شترہ داخلیہ تشنجی اسے کہتے ہیں جو عضلۂ مطبقہ جفنیہ میں تشنج لاحق ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ عموماً زیریں پپوٹے میں ہوا کرتی ہے اور بڑھاپے میں کثیر الوقوع ہے۔

جسائت (پپوٹوں کی سختی): وہ مرض ہے جس میں آنکھوں کو بند کرنے اور کھولنے کے لئے پپوٹوں کی حرکت دشوار ہوتی ہے۔ اس میں عموماً خشک سی سخت کیچ نکلتی رہتی ہے۔

یبوست العین (آنکھ کی خشکی): جب پلکوں میں بلا کسی مادہ کے خارش ہو تو یبوست العین کہا جاتا ہے۔

سلاق (بامنی) (Torsitis): یہ ایک قسم کی غلاظت ہے جو مادۂ اکالہ سے پپوٹوں میں پیدا ہوتی ہے جس سے پپوٹے متورم ہوجاتے ہیں اور پپوٹوں کے بال گر کر (بال اگنے کے مقام) زخمی ہوجاتے ہیں۔

☆ بسا اوقات آشوب چشم کے بعد نہایت سرد دواؤں کے بے قاعدہ استعمال سے سلاق پیدا ہوجاتا ہے۔

☆ سلاق دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) سلاق ابتدائی یا خفیف۔ (۲) سلاق مزمن یا غلیظ۔

☆ رگ قیفال یا رگ پیشانی کی فصد کرنا اور پنڈلی یا دونوں مونڈھوں کے بیچ سینگھیاں لگانا سلاق مزمن میں مفید ہے۔

گرے (جرب)

☆ اس مرض میں پپوٹوں کی اندرونی سطح پر چند چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوجاتے ہیں جو خراش کے موجب ہوتے ہیں اور ان سے غلیظ رطوبت برابر نکلتی رہتی ہے۔

☆ گرے کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) جرب منبسط

(۲) جرب حصفی

(۳) جرب تینی

Scanned with CamScann

☆ جرب منبسط (پھیلے ہوئے ککرے) کا سبب نمکین اور شور مادہ ہے۔

☆ جرب حمصی (گرمی دانوں کے برابر) عموماً آشوب کے بغیر پائی جاتی ہے۔

☆ جرب تینی (انجیر کے برابر) کو یونانی زبان میں سوقوسلیس کہتے ہیں۔

☆ ملانفیس نے ککرے کی ایک چوتھی قسم "جرب اسود" بھی بیان کیا ہے جسے یونانی میں "طول خسیس"، یعنی خبیث کہتے ہیں۔

☆ جرب اسودا کثر آشوب چشم کے بعد ہوا کرتا ہے۔اس کا سبب فساد خون ہے۔

شرناق (بالائی پپوٹوں کی گلٹی): یہ رسولی کے مانند بالائی پپوٹہ کا ایک ابھار ہے جو مادہ شحمیہ سے پیدا ہوتا ہے جن سے پپوٹہ کھل نہیں سکتا بلکہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

حکتہ الاماق والاجفان (کویہ اور پپوٹوں کی خارش): اس میں برود حصرمی اور غریز نامی سرمہ مفید ہے۔

عقدہ (گانٹھ): بالائی پپوٹہ پر جلد کے نیچے گرہ سے مشابہ ایک گانٹھ پیدا ہو جاتی ہے جو عموماً چھونے سے معلوم ہوتی ہے۔اس کا سبب غلیظ رطوبت ہے۔

☆ عقدہ کی تین قسمیں ہیں (۱) عقدہ متحرک (۲) عقدہ سخت (۳) عقدہ منبسط۔

☆ عقدہ متحرک رسولی کے مانند ایک جھلی میں لپٹی ہوئی عضو سے الگ ہوتی ہے۔

☆ عقدہ سخت پتھری کے مانند نہایت سخت، عضوف میں پیوست اور پھوڑے سے مشابہ ہوتی ہے۔

☆ عقدہ منبسط پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔اس میں رگیں ہوتی ہیں اور عضو سے چپکی ہوتی ہے۔

شعیرہ (گہانجنی) Stye:

یہ ایک لمبا سا سخت ورم ہے جو پپوٹہ کے کنارے بال کی جڑ میں واقع ہوتا ہے۔ یہ ورم شعیرہ یعنی جَو سے شکلاً مشابہ ہوتا ہے اور اس کا رنگ پپوٹے کے رنگ پر ہوتا ہے۔

عروس: یہ شعیرہ کی ایک قسم ہے جو سرخ اور نرم ہوتی ہے۔اس کا مادہ اکثر خون ہی ہوتا ہے۔

☆ ذرور اصفر کا چھڑکنا شعیرہ اور عروس میں فائدہ دیتا ہے۔

توثہ (آنکھ کا توت):

یہ ورم دراصل سرخ سیاہی مائل نرم اور ڈھیلا گوشت ہے جو توت کی شکل کا ہوتا ہے اور

اکثر نچلے پپوٹہ کے اندر لٹکا ہوتا ہے۔اس کا سبب فاسد و محترق خون ہے۔

بردہ (پپوٹوں کا اولہ): یہ ایک بلغمی رطوبت ہے جو بالائی پپوٹہ کے اندر غلیظ اور سخت ہو جاتی ہے اور اولہ سے مشابہ ہوتی ہے۔

☆ جدید تحقیق کے مطابق بردہ دراصل اجفان کے غدہ معقدہ میں سے کسی ایک کا بڑھ جانا ہے۔

☆ بردہ کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض کو کھجانے میں لذت ملتی ہے۔

تحجر (پتھرا جانا): یہ ایک غلیظ فضلہ ہے جو بردہ کے فضلہ سے زیادہ غلیظ اور سوداوی ہوتا ہے اور جو جم کر پپوٹوں میں سخت ہو کر پتھرا جاتا ہے۔

☆ شیاف کندر، شیاف اصطفطیقان کا استعمال قروح العین یعنی آنکھوں کے زخم میں مفید ہے۔

پڑبال: اسے "شعر زائد یا شعر منقلب" بھی کہتے ہیں۔

☆ شعر منقلب سے مراد وہ بال ہیں جو اجفان کے کنارے پیدا ہو کر اندر کی طرف مڑ جاتے ہیں۔

☆ شعر زائد سے مراد وہ بال ہیں جن کی پیدائش اجفان کے کنارے نہیں ہوتی بلکہ آنکھوں کے قریب ہوتی ہے۔

☆ شعر منقلب اور شعر زائد دونوں صورتوں میں بال آنکھوں میں چبھتے ہیں جن سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

☆ پڑبال کا سبب متعفن اور گندہ رطوبت ہے۔

☆ عمل تشمیر ہی پڑبال کا اصل علاج ہے۔

☆ عمل تشمیر میں پپوٹہ کو کاٹ ڈالتے ہیں اور بال اٹھاتے ہیں۔

☆ حنین کے نزدیک پڑبال اکھاڑنے کے بعد ہدہد کا پتہ لگانا نہایت مفید ہے۔

انتشار اہداب: سے مراد پلکوں کا جھڑ جانا یا گر جانا ہے۔

☆ روشنائی کا لگانا انتشار اہداب میں نافع ہے۔

دمعہ، ڈھلکہ، (Epiphora):

یہ آنسو کا مرض ہے اس میں آنکھیں ہمیشہ پانی جیسی رطوبت سے تر رہتی ہیں اور آنسو

Scanned with CamScanner

بہتے رہتے ہیں۔

☆ دمعہ جب تجاوز کرتا ہے تو بیاض (پھولہ) اور سلاق (بامنی) پیدا ہو جاتے ہیں۔

☆ شیاف زعفران، ذرور اصفر کا استعمال دمعہ میں مفید ہے۔

بوالتین (آنسو کے دو قطرے): اس مرض میں تھوڑی دیر کے بعد آنسو کے دو قطرے ٹپک کر بند ہو جاتے ہیں۔

☆ بوالتین کا سبب بالائی پپوٹہ کا موٹا ہونا اور اس کے اندرونی حصہ میں ابھار کا پیدا ہو جانا ہے۔

امراض اذن

(Diseases of Ear)

☆ اگر کانوں سے صرف پانی بہتا ہو پیپ نہ ہو تو پرانی شراب میں پسا ہوا ماز و مفید ہے۔

☆ علامہ نفیس کا قول ہے کہ "افیون کے زیادہ عرصہ تک استعمال کرنے سے ثقل سماعت لاحق ہو جاتا ہے"۔

☆ طلاء زرد کا استعمال کان کے ورم حار میں مفید ہے۔

☆ کان کا زخم اگر نیا ہو تو مرہم سفید ہمراہ روغن گل مفید ہے۔

☆ کان کے زخم اگر پرانے ہوں تو مرہم مصری، مرہم باسلیقون کبیر، مرہم سرخ نفع بخش ہے۔

☆ وجع الاذن کا سبب اگر گرم مواد ہوں تو رگ باسلیق کی فصد مفید ہے اور اگر سبب امتلاء دم ہے تو قیفال کی فصد مفید ہے۔

☆ وجع الاذن کا کثیر الوقوع سبب قروح ہوتے ہیں۔

☆ وجع الاذن کا نادر الوقوع سبب ورم رطوبی یا ورم بلغمی ہے۔

☆ دبق دراصل چنے سے چھوٹا ایک دانہ ہوتا ہے جس کے اندر لیسدار چپچی رطوبت ہوتی ہے۔

بہرہ پن اور اونچا سننا (Deafness)

مترادفات: طرش (کم سننا)، وقر (بالکل نہ سننا) صمم (کان کے سوراخ کا بالکل نہ ہونا)

☆ خصوصی طور پر نئے بہرہ پن کو طرش اور پرانے بہرہ پن کو وقر کہتے ہیں۔

☆ طرش مولود (پیدائش بہرہ پن) کے دو اسباب ہیں۔

(۱) قوت سامعہ کا بالکل نہ ہونا (۲) کان کے سوراخ کا بند ہونا

☆ طرش مولود کا مریض لازمی طور پر گونگا بھی ہوگا۔

☆ دواء الرمان طرش بسبب حمیات صفراویہ میں مفید ہے۔

Scanned with CamScanner

طنین ودوی (کان بجنا) Tinitus

طنین کے معنی طشت کی بھنبھناہٹ کے ہیں مگر اصطلاحاً طنین اس آواز کو کہتے ہیں جو اندرونی کان میں محسوس ہوتا ہے حالانکہ باہر اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا ہے۔

☆ طنین ودوی میں یہ فرق ہے کہ طنین میں آواز تیز اور باریک ہوتی ہے جب کہ دوی میں آواز نرم اور بڑی ہوتی ہے۔

☆ طنین ودوی کے ساتھ اکثر ثقل سماعت بھی ہوا کرتا ہے۔

☆ روغن خیری طنین ودوی میں فائدہ مند ہے۔

انکسار الاذن: سے مراد کان کا ٹوٹنا ہے کیونکہ کری کے تفرق واتصال کو انکسار کہا جاتا ہے۔

انقلاع الاذن: کا مطلب ہے کان کا اکھڑ جانا جس کا اہم سبب کان کا زور سے کھینچنا ہے۔

کن پھیڑ (Mumps)

مترادفات: ورم اصل الاذن، نکاف، غدہ نکف کا ورم

☆ علامہ سمرقندی نے بلحاظ عوارض ورم اصل الاذن کی ۴ اقسام بیان کیا ہے۔

(۱) ورم دموی (۲) ورم صفراوی (۳) ورم بلغمی (۴) ورم سوداوی

☆ زیادہ تر چھوٹے بچے اور جوان کن پھیڑ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

☆ کن پھیڑ زندگی میں ایک ہی بار ہوا کرتا ہے۔

☆ موسم خزاں اور موسم بہار میں کن پھیڑ عموماً بطور وباء پھیلتا ہے۔

☆ کن پھیڑ لڑکیوں کی بہ نسبت لڑکوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔

ہدب الاذن (کان کی نزاکت): کا مطلب یہ ہے کہ تیز اور بڑی آوازوں کو کان برداشت نہ کر سکے۔ اس کا سبب دماغ کی ساری قوت نفسانیہ یا صرف قوت سامعہ کا کمزور ہونا ہے۔

☆ ہدب الاذن آنکھ کے مرض قمور (چکاچوندھ) سے مشابہ ہے۔

قلاع الاذن (کان کا پکنا): اس میں کان کی جڑیں پھٹ جاتی ہیں اور ان سے پیپ اور زرد پانی رستا رہتا ہے۔

☆ قلاع الاذن اکثر بچوں کو لاحق ہوتا ہے۔

☆ قلاع الاذن میں دونوں شانوں کے درمیان سینگھیاں کھچوانا مفید ہے۔

امراض الانف

☆ ناک میں اکثر خشک زخم پیدا ہوتے ہیں۔

☆ مرہم ابیض ناک کے خشک زخم میں فائدہ بخش ہے۔

خشم (سونگھائی نہ دینا) Anosmia:

اس سے مراد قوت شامہ کا معدوم ہونا ہے۔

☆ بواسیر الانف دراصل ورم نہیں ہے بلکہ ناک کے اندر لحم زائد کا پیدا ہو جانا ہے۔

☆ بواسیر الانف کا علاج عمل خرم ہے۔

☆ بسفائج کو ورم کثیر الارجل (بہت سارے پیروں والا ورم) کہتے ہیں جو کہ ناک میں پائے جاتے ہیں۔

☆ ابن سرابیون کا قول ہے کہ "جب قوت شامہ معدوم ہو جائے اور مریض ناک سے بولتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خشم کا سبب دماغ میں نہیں بلکہ ناک میں ہے۔

☆ رازی نے مقدم دماغ یا عصبہ شامہ کے سوء مزاج کو حقیقی خشم کہا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ سر میں بوجھ بالکل نہیں ہوتا اور نہ ہی آواز اور گفتگو میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے۔

فساد شم (قوت شامہ کا بگڑ جانا):

فساد شم سے مراد قوت شامہ کا اصلی حالت سے پھر جانا یا اس کا تشویش افعال (پریشان ہو جانا ہے) ہے نہ کہ ناقص ہو جانا۔

☆ فساد شم میں ایسا نہیں ہوتا کہ بوٗ کم معلوم ہوتی یا بالکل نہیں ہوتی ہے بلکہ بوٗ ضرور معلوم ہوتی ہے مگر غلط اور خلاف توقع طریقے سے اسی کو طب میں "تشویش افعال" کہتے ہیں۔

فساد شم کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) سب کو ایک بوٗ پانا۔

(۲) ایک ہی چیز میں مختلف بوؤں کا احساس ہونا

(۳) بعض بوٗ محسوس ہو اور بعض نہیں۔

Scanned with CamScann

☆ فسادشم کا سبب عصبہ شامہ کا سوءمزاج مستوی (سوءمزاج متفق) ہے۔

نکسیر (رعاف) Epistaxis:

ناک سے خون کا نکلنا نکسیر کہلاتا ہے۔

☆ بادروج اور تفشیل (ایک قسم کی غذا) نکسیر میں مفید ہیں بشرطیکہ نکسیر کا سبب حدت خون ہو۔

☆ جالینوس نے نکسیر کا علاج یہ بتایا ہے کہ "مریض کو ہاتھ میں بغل سے اور پاؤں میں جنگاسے باندھنا شروع کریں یہاں تک کہ پنجہ اور قدم پر ختم کریں۔

بخر الانف (ناک کی گندگی):

اس میں بدبودار رطوبت یا سخت کھرنڈ ناک سے نکلتی ہے۔

☆ بخر الانف برسوں قائم رہتا ہے۔

☆ بخر الانف میں قوت شامہ کم یا ختم ہوجاتی ہے۔

عطاس (چھینک):

یہ مفید حرکت ہے جو فعل طبیعت سے پیدا ہوتی ہے تا کہ نقصان دہ چیزوں کو تنفس کی ہوا کی مدد سے ناک اور منہ کے راستے خارج کردے۔

☆ بقراط کا قول ہے کہ "چھینک اندرونی اسباب سے پیدا ہوتا ہے یعنی سر کی وجہ سے جب کہ دماغ کا مزاج گرم ہوجاتا ہے اور ناک کا غار رطوبت کے انصباب سے تر ہوجاتا ہے"۔

☆ اگر چھینک کی کثرت ہو تو اس کا اصول علاج تبرید و تسکین ہے۔

امراض دہن ولسان

Diseases of Mouth and tongue

☆ ثقل لسان اور تغیر کلام کا سبب اگر زبان کا تشنج یابس ہے جو کہ بخاروں کے بعد ہوا کرتا ہے تو یہ لاعلاج ہے۔

☆ شقاق اللسان (زبان کا پھٹنا) کے دو خاص اسباب ہیں۔

(۱) یبوست اعضاء راس۔ (۲) فساد ہضم۔

☆ حرقۃ اللسان (زبان کی جلن) کا کثیر الوقوع سبب حرارت معدہ ہے۔

☆ بثور الفم (منہ کے دانے) کا سبب صفراوی خون ہے۔

☆ ہونٹ کے سفید ہوجانے کا سبب قوت مغیرہ کا کمزور ہونا ہے۔

☆ اختلاج شفہ (ہونٹ کا پھڑکنا) قے کی نشانی ہے۔

☆ اختلاج شفہ میں رگ قیفال کا فصد کھولنا مفید ہے۔

☆ تقلص شفہ (ہونٹوں کا سکڑ جانا) بچوں میں پیدائشی ہوتا ہے علاوہ ازیں یہ تشنج استفراغی یا تشنج امتلائی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔

بطلان ذوق (ذائقہ کا ختم ہوجانا):

اس مرض میں قوت ذائقہ اس حد تک باطل ہوجاتی ہے کہ مریض گرم و سرد اور ترش و شیریں چیزوں میں تمیز نہیں کرسکتا۔

☆ بطلانِ ذوق کا سبب اعصاب حسیہ کا مرطوب ہوجانا ہے۔

☆ یہ ممکن ہے کہ قوت ذائقہ ختم ہوجائے اور قوت لامسہ باقی رہے۔

فسادِ ذوق (ذائقہ کا بگڑ جانا):

اس کا مفہوم یہ ہے کہ چیزوں کے چکھے بغیر اسکا مزہ معلوم ہو یا چیزوں کے مزہ کے خلاف اس کا مزہ معلوم ہو۔

Scanned with CamScann

☆ فسادِ ذوق، طنین، تخیلات ایک دوسرے کے متماثل ہیں جس میں ان احساسات کا وجود حقیقتاً نہیں ہوتا ہے۔

عظم لسان (زبان کا بڑھ جانا):

اس سے مراد زبان کا اسقدر بڑھ جانا ہے جو منہ کے اندر نہ سمائے۔

☆ عظم لسان کو ''اذلاع اللسان'' (زبان کا باہر لٹکنا) بھی کہتے ہیں۔

☆ عظم لسان کا سبب وہ عارضی رطوبتیں ہوتی ہیں جو دماغ سے گر کر زبان میں پیوست ہو جاتی ہیں۔

☆ عظم لسان دراصل تہیج و ترہل کی جنس سے ہے نہ کہ ورم کی جنس سے۔

☆ عظم لسان خلقی نہ ہی تہیج کی جنس سے ہے اور نہ ہی ورم کی جنس سے۔

☆ خبین اور مصل (ایک قسم کی غذا) عظم لسان میں نفع بخش ہیں۔

ضفدع (مینڈک):

زبان کے نیچے ایک سخت گلٹی سی ہو جاتی ہے جس کا رنگ سطح زبان کے رنگ سے مل کر مینڈک سے مشابہ ہوتا ہے۔

☆ ضفدع میں رگ قیفال کی فصد کھولنا سودمند ہے۔

قلاع (منہ آنا) Stomatitis: وہ زخم جو منہ اور زبان کی جھلی کے بیرونی طبقہ میں پیدا ہو جاتا ہے اسے قلاع کہتے ہیں۔

☆ قلاع کی تین قسمیں ہیں۔(۱) قلاع دموی (۲) قلاع رطوبی (۳) قلاع سوداوی

☆ قلاع دموی میں رگِ قیفال یا چہار رگ کا فصد مفید ہے۔

☆ قلاع رطوبی کا سبب بلغم شور ہے۔

☆ قلاع سوداوی تمام قسموں میں سب سے ردی اور بدتر ہے۔

☆ قلاع عموماً فعل ہضم کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

آکلہ دابہ:

وہ زخم جو منہ اور زبان کے اندر گہرے ہوتے ہیں اُسے جالینوس نے قلاع نہیں بلکہ

قروح خبیثہ کا نام دیا ہے اور ایسے ہی زخموں کو آکلہ (کھانے والا) اور دابہ (رینگنے والا) کہتے ہیں۔

آکلۃ الفم (منہ کا آکلہ):

یہ زخم تھوڑے ہی عرصہ میں منہ کے بہت سے مقامات میں پھیل جاتا ہے اسی لئے اس کو ''دابہ'' بھی کہتے ہیں۔

☆ فلد فیون اور سورنجان کا استعمال آکلۃ الفم میں نافع ہے۔

بخر الفم (گندگی دہن): کا حقیقی اور کثیر الوقوع صورت قروح ناصوریہ ہے جو مسوڑھوں کے فساد و تعفن سے پیدا ہوتے ہیں۔

☆ حب مشک منہ میں رکھنا بخر الفم کے لئے فائدہ بخش ہے۔

بواسیر شفہ (ہونٹ کی بواسیر):

اس حالت میں نچلے ہونٹ میں چھوٹا سا انگور کے برابر نیلے رنگ کا ابھار پیدا ہو جاتا ہے جس سے ہونٹ باہر کی طرف لٹک جاتا ہے اور ہونٹ بیچ سے پھٹ جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

امراض اسنان ولثہ

☆ دانت دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) دودھ کے دانت، ان کی تعداد ۲۰ر ہوتی ہے۔

(۲) اسنان دائمہ جو کہ تعداد میں ۳۲ر ہوتے ہیں اور ہر جبڑے میں ۱۶ر۔

☆ سامنے کے چار دانتوں کو ''ثنایا اور باعیات'' کہتے ہیں اور انہی کو ''قطاعہ'' کہا جاتا ہے۔ان کا کام نرم غذاؤں کو کاٹنا ہے۔

☆ رباعیات کے پہلو میں ہر طرف ایک ایک دانت ہوتا ہے جن کی جڑیں نسبتاً زیادہ دراز ہوتی ہیں۔انہیں ''ناب'' (کیلہ) کہتے ہیں۔ان کا کام خشک چیزوں کو کاٹنا ہے۔

☆ ناب کے پہلوؤں میں ۵۔۵ دانت لگے ہوتے ہیں جن کو اضراس (داڑھ) طواحن (پیسنے والا) اور ارحا (چکیاں) کہتے ہیں۔

☆ متقدمین اطباء کا ماننا یہ ہے کہ دانتوں میں حس نہیں ہوتا ہے۔

☆ جالینوس کا قول ہے کہ ''دانتوں میں حس ہوتا ہے''۔ثابت ابن قرہ اور متاخرین اطباء کا اس قول پر اتفاق ہے۔

☆ اعصاب حسیہ دانت کے جوف میں موجود مغز میں ہوتے ہیں نہ کہ خاص جوہر میں۔

☆ بچوں میں دانت گرنے کی وجہ اواری (وہ سوراخ جس میں دانت گڑے رہتے ہیں) کا کشادہ ہونا ہے۔

☆ اگر وجع الاسنان (دانتوں کے درد) کا سبب سوء مزاج گرم مع ورم ہو تو رگِ قیفال یا چہار رگ کا فصد کھولنا مفید ہے۔

☆ چہار رگ کی فصد منہ اور مسوڑھوں کے امراض میں مفید ہے۔

☆ اگر وجع الاسنان کا سبب سوء مزاج بارد ہو تو تریاق اسنان کو گرم کر کے اس سے دانتوں کی سنکائی کرنا فائدہ مند ہے۔

☆ لثہ دامیہ (Bleeding Gums) کا سبب مسوڑھوں کی قوت غاذیہ کا ضعف ہے۔

☆ قروح لثہ ونواصیر لثہ (مسوڑھوں کے زخم اور نواصیر) میں نقرس کے مریض زیادہ مبتلا

ہوتے ہیں۔

ضرس (دانتوں کا کھٹا ہونا): خشونت پیدا کرنے والے اسباب سے دانتوں کا سن اور بے حس ہو جانا ''ضرس'' کہلاتا ہے۔

☆ ضرس کو ذہاب ماء الاسنان، تاکل اسنان، تثقب اسنان بھی کہتے ہیں۔

حفر وقلع: یہ دراصل دانت کے اس میل کا نام ہے جو مٹی کے ٹھیکریوں یا جمے ہوئے ریت کے مانند دانتوں پر جم کر اتنا سخت ہو جاتا ہے کہ اس کا چھڑانا دشوار ہوتا ہے اور اس کا رنگ سیاہ سبز یا زرد ہوتا ہے۔

طلقیہ (ابرک جیسا): جب دانتوں کا رنگ اس گچ کے مانند ہو جو غلیظ بلغم سے پیدا ہوتا ہے تو اسے طلقیہ کہتے ہیں۔

شیرہ: جب دانتوں کا رنگ پانی میں پسے ہوئے گیہوں یعنی دودھ کی طرح ہوتا ہے تو اسے ''شیرہ'' کہتے ہیں۔

حکۃ الاسنان (دانتوں کی خارش): یہ عموماً مختلف قسم کے پانی پینے سے پیدا ہوتا ہے جس میں بری کیفیت پائی جاتی ہے جیسے نمکین پانی، گندھک، جو اکھار اور کبھی اغذیہ حریفہ سے پیدا ہوتا ہے۔

صریر الاسنان (دانتوں کا بجنا): اس کا سبب یہ ہے کہ جبڑوں کے عضلات میں ضعف کے باعث تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔

☆ صریر الاسنان بچوں میں ہوتا ہے مگر بالغ ہونے پر یہ غائب ہو جاتا ہے۔

ذہاب ماء الاسنان (دانتوں کا پانی اترتے رہنا) سے مراد دانتوں کی نزاکت ہے جس میں دانت کسی گرم یا سخت چیز کو برداشت نہیں کر پاتا ہے۔

☆ ذہاب ماء الاسنان درد نہیں ہے بلکہ درد کا مقدمہ ہے۔

مسوڑھوں کا بڑھ جانا: یہ مرض عموماً آخری داڑھ میں گرم ورم کے بعد لاحق ہوتا ہے اور مریض کو ایسا لگتا ہے جیسے کہ اس کے داڑھ میں کوئی غذا اٹک گئی ہو۔

☆ ہیراکسیس (قلقند) اور مرکی لگانا مسوڑھوں کے بڑھ جانے میں مفید ہے۔

Scanned with CamScanner

امراض حلق ولہاۃ

☆ حجرہ میں کل ۹ رنو کریاں ہوتی ہیں جن میں ۳ بڑی ہوتی ہیں۔

۱۔غضروف درقی۔اسے "غضروف ترسی" بھی کہتے ہیں۔

۲۔غضروف الاامی۔اسے "غضروف حلقی" کہتے ہیں۔

۳۔غضروف مکمی

☆ غضروف طرجہالی اور غضروف وتدی حجرہ کی کریاں ہیں جو کہ تعداد میں دو دو ہوتی ہیں۔

☆ مری اور قصبۃ الریہ میں بثور کم نکلتے ہیں جب کہ حلق میں زیادہ نکلتے ہیں۔

☆ حلق یا مری میں جونک کے چمٹ جانے کی حالت میں ایرسا انتہائی موثر ہے۔(طبری)

☆ جالینوس نے لیفات مری کو عضلہ کا نام دیا ہے۔

ورم لہاۃ

☆ وجع لہاۃ (کوا کا درد) سے مراد ورم لہاۃ (کوا کا ورم) ہے۔

☆ اگر لہاۃ کے تمام اجزاء میں لمبا سا ورم ہو تو اسے "ورم عمودی" اور "ورم استوانی" کہتے ہیں۔

☆ اگر لہاۃ کے سرے میں ورم گول سا ہو تو اسے "ورم عنبی" کہتے ہیں۔

☆ ورم لہاۃ کی ۴ قسمیں ہیں۔

(۱) دموی (۲) صفراوی

(۳) سوداوی (۴) بلغمی

سقوط لہاۃ: (کوا کا لٹک جانا) کا مفہوم ہے کہ کوا بڑھ کر اس قدر نیچے اتر آتا ہے کہ وہ اپنی جگہ نہیں لوٹتا ہے۔

☆ سقوط لہاۃ میں مریض کو ہمیشہ حلق میں کوئی چیز رکھی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

خناق وذبحہ

☆ شیخ اور فیلسوف کے نزدیک خناق اور ذبحہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

☆ ابن ابی صادق کے مطابق ذبحہ مخصوص طور پر وہ ورم ہے جو کسی ایسے مقام پر پیدا ہو کہ نہ منہ کے کسی حصہ میں اور نہ ہی باہر سے ظاہر ہو۔

☆ صاحب کامل کے نزدیک خناق وہ ورم ہے جو حجرہ کے بیرونی عضلات میں یا مری یا قصبۃ الریہ کے اندر پیدا ہو۔

☆ صاحب تقویم اور علامہ سمرقندی کا ماننا یہ ہے کہ حجرہ کے بیرونی عضلات کے ورم کو "خناق" کہتے ہیں اور اندرونی عضلات کے ورم کو "خناق کلبی" کہتے ہیں نیز حلق و مری کے عضلات کے ورم کو "ذبحہ" کہتے ہیں۔

اختناق (گلا گھونٹنا) Asphyxia: اس کا مطلب یہ ہے کہ پھیپھڑوں تک ہوا کا جانا محال ہو جائے جس کا سبب مجرائے تنفس کا تنگ یا مسدود ہونا ہے۔

خناق مطلق: لوزتین یا حلق کے بیرونی عضلات میں ورم کا ہونا "خناق مطلق" کہلاتا ہے۔

☆ خناق مطلق کی ۴ اقسام ہیں۔

(۱) دموی (۲) صفراوی

(۳) سوداوی (۴) بلغمی

☆ خناق دموی میں دونوں طرف کی رگ قیفال کی فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر حجامت بالشرط لگائیں۔

☆ آلہ میل نہاں سے ورم کو پھوڑنا خناق دموی میں موثر ہے۔یہ عمل سب سے پہلے رازی نے کیا تھا۔

☆ خناق سوداوی میں پہلے باسلیق کی فصد کھولیں پھر اوسط درجہ کا حقنہ دیں۔

خناق کلبی: جب ورم حلق کے اندرونی عضلات میں ہو تو یہ "خناق کلبی" کہلاتا ہے۔

☆ بقراط کا قول ہے کہ "خناق کی بری قسم وہ ہے کہ ورم اور سرخی نہ حلق میں معلوم ہو اور نہ گردن کے باہر نیز درد سخت ہو اور بغیر گردن سیدھی کیے سانس نہ لیا جا سکے اور سانس میں تنگی ہو تو ایسا خناق ۱۔۴ دن میں ہلاک کر دیتا ہے"۔اس قول سے اشارہ خناق کلبی کی طرف ہے کیونکہ اس میں ورم ظاہر نہیں ہوتا۔

☆ خناق کلبی تمام قسموں میں سب سے زیادہ موذی اور مہلک ہے۔

Scanned with CamScann

☆ علامہ نفیس کا کہنا ہے کہ اگر خناق کلبی بچوں اور کم عمر والوں کو عموماً ہوا کرتا ہے۔

☆ طبری کا کہنا ہے کہ اگر خناق کا سبب مہروں کا ٹل جانا ہو تو رق مُقیر (تارکول لگایا ہوا چمڑا) گردن پر لگانا مفید ہوتا ہے۔ اس سے مہرے اپنی جگہ لوٹ آتے ہیں۔

عظم شجی اور شجا: یہ درحقیقت اس ہڈی کو کہتے ہیں جو حلق میں چبھ جائے اور نگلنا دشوار کر دے۔ جب اتفاقاً مہرے کا کوئی حصہ الگ ہو کر حلق کی دیوار پر دباؤ ڈال کر اس کی فضا کو تنگ کر دے تو اسے ''عظم شجی'' کہتے ہیں۔

ذبحہ: سمرقندی کے نزدیک ذبحہ وہ گرم ورم ہے جو حلقوم کے دونوں جانب کے عضلات میں واقع ہوتا ہے۔

☆ ذبحہ کا سبب گرم غلیظ اور فاسد خون ہے۔

☆ ذبحہ میں رگ قیفال کی فصد کھولنا یا گردن کے دوسرے مہرہ کے پاس سینگھیاں کھچوانا فائدہ مند ہے۔

خانقہ یا خناق وبائی:(Diptheria):

یہ ایک شدید متعدی مرض ہے جو عموماً بطور وباء پھیلا کرتا ہے۔ اس میں تالو، حلق، حنجرہ اور جوف انف کے اندر رطوبت لیفی کی ترشح سے ایک فاسد جھلی بن جاتی ہے جس کا رنگ زردی مائل خاکستری ہوتا ہے۔

☆ خانقہ عموماً موسم سرما میں ہوا کرتا ہے۔

☆ ۲۔۵/سال کے بچے خانقہ میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

ورم لوزتین (ذبحہ لوذیہ): اس مرض میں لوزتین اور حلق کے بیرونی عضلات متورم ہو جاتے ہیں اور ان پر سفید رنگ کی ایک تہ جم جاتی ہے۔

☆ ورم لوزتین میں نبض ممتلی اور سریع ہوتی ہے۔

ورم حنجرہ

☆ ورم حنجرہ حاد کو ''نزلہ حنجرہ'' کہتے ہیں جو عموماً نوجوانوں کو عارض ہوتا ہے۔

☆ ورم حنجرہ نزلی کی صورت میں مقی ادویہ اکثر نافع ہوتی ہیں۔

☆ ورم حنجرہ کبھی عموماً شفاخانوں میں معالج اور تیمارداروں کو ہوا کرتا ہے۔

☆ ورم حنجرہ غشائی کو ''خناق'' یا ''خناق غشائی'' بھی کہتے ہیں۔ اس میں بلغم کی ایک تہ جم جاتی ہے۔

ورم حنجرہ غشائی اور خناق وبائی میں فرق: خناق وبائی میں پیشاب کے ساتھ رطوبت بیضہ خارج ہوتی ہے اور فالج واسترخاء ہو جایا کرتا ہے جب کہ ورم حنجرہ غشائی میں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتی ہیں۔

انطباق مری (مری کا بند ہو جانا) Achalasia Cardia: اس مرض میں عضلات مری یعنی لیفات مری مفلوج ہو جاتے ہیں۔

☆ انطباق مری کی حالت میں پانی جیسی رقیق وسیال چیزوں کا نگلنا دشوار اور ناممکن ہوتا ہے مگر بڑا اور بھاری لقمہ نگلتے وقت کوئی دشواری نہیں ہوتی ہے۔

اختلاج قصبۃ الریہ: اس کی علامت یہ ہے کہ گفتگو کرتے وقت تھوڑی تھوڑی دیر بعد آواز پھڑکتی ہے۔ یہ مرض مسلسل اور دائمی نہیں ہوتا۔

ارتعاش قصبۃ الریہ (قصبۃ الریہ کا کانپنا): اس میں گفتگو کے وقت آواز کانپتی ہے نیز مسلسل اور ہمیشہ کانپتی ہے۔

عسر البلع (نگلنے میں دشواری) کا سبب مری کا سوء مزاج ہوتا ہے۔

Scanned with CamScann

لہثین: جب دمہ نزلہ کی وجہ سے ہوتا ہے تو کھانسی کے ساتھ بلغم آتا ہے، سانس میں تنگی ہوتی ہے اور مریض زبان باہر نکالتا ہے خصوصاً حرکت کے وقت تو اسے لہثین کہتے ہیں۔

☆ دمہ میں قے کرانا انتہائی مفید ہے۔

☆ بہر قلبی میں رگ باسلیق کی فصد کھولنا فائدہ مند ہے۔

کھانسی (Cough):

یہ سینہ اور پھیپھڑوں کی ایک حرکت ہے جس کے ذریعہ طبیعت پھیپھڑوں کی اور ان سے متصل اعضاء (قصبۃ الریہ، حجاب حاجز، حجاب صدر) کی اذیات دفع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

☆ اگر کھانسی کا سبب امتلاء ریہ ہو تو باسلیق کی فصد مفید ہوتی ہے۔

☆ معجون تھی کا کھلانا کھانسی بسبب سوء مزاج بارد میں نافع ہے۔

ورم شعب: ورم شعب یا نزلہ حار یا التہاب شعب درحقیقت عروق خشنہ کا نزلہ ہے۔

☆ ورم شعب کا کثیر الوقوع سبب سردی کا لگنا ہے۔

ورم شعب شعری: جب عروق خشنہ کی باریک شاخوں میں ورم حار ہوتا ہے تو اسے ورم شعب شعری کہتے ہیں۔

ذات الریہ (Pneumonia)

یہ دراصل پھیپھڑے کا گرم ورم ہے جو گرم مواد (خون، صفراء، متعفن بلغم) سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ ذات الریہ میں نبض موجی چلتی ہے۔

☆ ذات الریہ میں باسلیق کی فصد کرنا نفع بخش ہے۔

ذات الریہ فصی (lobar Pneumonia) جب کوئی ایک پھیپھڑا یا اس کا کوئی لوتھڑا متورم ہوتا ہے تو اسے ذات الریہ فصی کہتے ہیں۔

☆ ذات رالیہ فصی ادھیڑ عمر کے لوگوں میں کثیر الوقوع ہے۔

☆ ذات الریہ فصی کا سبب سے بڑا سبب سردی لگنا ہے۔

☆ ذات الریہ فصی کے شروع میں نبض قوی اور ممتلی ہوتی ہے مگر آخر میں نبض دقیق اور ضعیف ہو جاتی ہے۔

ذات الریہ فصیصی (Lobular Pneumonia or Bronchopneumonia):
اس میں دونوں پھیپھڑے متاثر ہوتے ہیں اور ان کے چھوٹے چھوٹے لوتھڑے متورم ہو جاتے ہیں۔

☆ ذات الریہ فصیصی عموماً بچوں میں خسرہ، چیچک، شہیقہ کے بعد ہوا کرتا ہے۔

☆ ذات الریہ فصیصی میں نبض ضعیف، سریع غیر منظم ہوتی ہے۔

ڈبہ اطفال: ۲ رسال سے کم عمر کے بچوں کے ذات الریہ کو ''ڈبہ'' یا ''پسلی چلنا'' کہتے ہیں۔

☆ حب عصارہ ڈبہ اطفال میں بہت ہی مفید ہے۔

تجر ریہ: اورام حارہ کے نتیجے میں پھیپھڑوں میں ورم صلب پیدا ہو جاتا ہے جسے تجر ریہ کہتے ہیں۔

شہیقہ، کالی کھانسی، (Whooping cough):

یہ قصبۃ الریہ اور مجریٰ بالائے تنفس کا شدید تعدیہ ہے جس میں شدید تشنجی کھانسی دوروں کی شکل میں آتی ہے۔

☆ شہیقہ میں تشنجی کھانسی کے بعد ایک لمبا کھنچا ہوا عمل شہیق (Inspiration) ہوتا ہے جس کی وجہ سے اسے شہیقہ کہا جاتا ہے اور چونکہ اس عمل شہیق کے دوران ہوپ کے مانند آواز نکلتی ہے اس لئے اسے Whooping cough کہا جاتا ہے۔

☆ شہیقہ کی خصوصی علامت یہ ہے کہ ہفتہ عشرہ تک زکام رہنے کے بعد شدید نوبتی کھانسی کی شکایت ہو جاتی ہے۔

☆ دواء الموز، حب لوبان، سفوف کا کڑا سنگھی شہیقہ میں کھلانا مفید ہے۔

سل (Pthisis): سل کے معنی لاغری کے ہیں جو کہ اس مرض میں لازم ہے لہٰذا یہ نام عرض لازم پر رکھا گیا ہے۔

☆ سل پھیپھڑوں کا مخصوص قرحہ ہے جو مادہ سلیہ سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ علامہ قرشی نے دق اور ریہ کے زخم کے مجموعہ کو سل کہا ہے۔

☆ شیخ کے نزدیک سل وہ مرض ہے جس میں بخار نہیں ہوتا اور دمہ جیسی حالت پیدا ہو جاتی ہے

Scanned with CamScanner

یعنی پھیپھڑوں میں غلیظ اور لیسدار بلغم ہمیشہ گرتے رہتے ہیں۔

☆ عام معنی میں سل اس ریم کو کہتے ہیں جو پھیپھڑوں اور سینہ میں جمع ہوجائے۔

☆ علی ابن ربن طبری کا قول ہے کہ "مادہ سلیہ سے عموماً بائیں پھیپھڑے کی چوٹی (Apex) ماؤف ہوتی ہے اور اس مادہ سے شروع میں چھوٹے چھوٹے سخت گول دانے یا ابھار (Tubercle) بنتے ہیں جو کچھ عرصہ بعد نرم ہوکر گل کر بلغم کے ساتھ پیپ کی شکل میں خارج ہوتے ہیں، ان دانوں اور ریہ کے گلنے کی وجہ سے ریہ میں گڑھے (Cavtis) پڑجاتے ہیں۔

☆ غری السمک (سریشم ماہی)، دواء کبریت، دواء خرفہ سل میں مفید ہیں۔

نفث المدہ (پیپ تھوکنا): جو پیپ سینہ سے نکلتی ہے اس میں پہلے سینہ میں درد اور پھوڑا ہوتا ہے۔

قیح الصدر:

اس کا مفہوم ہے وہ پیپ جو جوف صدر میں جمع ہوجائے۔ اس کا سبب وہ دبیلہ ہے جو سینہ میں پیدا ہوجاتا ہے۔

☆ قیح الصدر اکثر ذات الجنب مزمن کے بعد ہوا کرتا ہے۔

ذات الجنب یا جناب (Pleurisy)

☆ ذات الجنب خالص کو ذات الجنب حقیقی اور ذات الجنب صحیح بھی کہتے ہیں۔

☆ ذات الجنب خالص وہ ورم ہے جو غشاء الریہ (غشاء الصدر، غشاء الاضلاع) میں ہوتا ہے۔

☆ ذات الجنب غیر خالص: اسے ذات الجنب مغالطہ اور ذات الجنب غیر صحیح بھی کہتے ہیں۔

☆ ذات الجنب غیر خالص وہ ورم ہے جو پسلیوں کے درمیان کے عضلات میں اس جھلی میں ہوتا ہے جو پسلیوں کو باہر سے ڈھکتی ہے۔

☆ ذات الجنب دموی میں نبض عظیم اور منشاری ہوتی ہے۔

☆ ذات الجنب صفراوی میں نبض سریع متواتر ہوتی ہے۔

☆ ذات الجنب دموی میں متاثرہ غشاء الریہ کے مخالف جانب کے باسلیق کی فصد کھولتے ہیں۔

☆ ذات الجنب صفراوی میں اسی طرح کے باسلیق کی فصد کھولی جاتی ہے۔

شوصہ: وہ ورم ہے جو اضلاع خلف (نیچے کی ہر طرف کی پانچ پانچ پسلیاں) کی جھلی میں ہوتا ہے۔

☆ رازی کا قول ہے کہ "ذات الجنب میں جب مادہ کا رخ اوپر کی طرف ہو تو فصد نہایت مفید ہے۔

ذات الصدر: جب ورم غشاء الصدر یا غشاء الریہ کے اس حصہ میں ہوتا ہے جو عظم القص (Sternum) سے ملا ہوا ہے تو اسے ذات الصدر کہتے ہیں۔

ذات العرض: جب ورم غشاء الریہ کے اس حصے میں ہوتا ہے جو پیچھے مہروں سے ملا ہوا ہے تو یہ ذات العرض کہلاتا ہے۔

خانقہ: جب پوری غشاء الریہ متورم ہوجائے تو اسے خانقہ (گلا گھونٹنے والا) بولا جاتا ہے۔

جمود الصدر، سینہ جکڑ جانا (Pulmonary Appoplexy): اسے بردالصدر (سینہ کا ٹھنڈا ہونا) بھی کہتے ہیں، اس مرض میں سینہ کے عضلات، پردے اور پھیپھڑے ٹھنڈے ہوکر جم جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں سینہ پھیل نہیں سکتا۔

ورم ثدی (Mastitis): پستان میں دودھ جم جانے اور متعفن ہوجانے سے ورم حار پیدا ہوجاتا ہے۔

☆ حلمہ پستان کا چھوٹا ہونا ورم ثدی کا عام سبب ہے۔

تمدد ثدی (پستان کا تناؤ): اس مرض میں پستان میں دودھ کے زیادہ مقدار میں جمع ہوجانے سے ورم کے بغیر تناؤ پیدا ہوجاتا ہے۔

تعقد ثدی (پستان کی گانٹھ): اس میں بالغ ہونے کے وقت چھاتیوں میں گرہ پڑجاتی ہے۔ یہ فطری طور پر ہوتا ہے۔

☆ قلت لبن یعنی دودھ کی پیدائش کم ہونے کا سبب یہ ہے کہ پستان کی قوت جاذبہ کمزور ہوجاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

امراض قلب وعروق

Cardiovascular Diseases

- ☆ قلب ایک عضلی لحمی عضوء ہے جو حرارت غریزیہ کا سرچشمہ، دوران خون کا مرکز اور روح حیوان کا مبداء ہے۔
- ☆ قلب تقریباً ۵ قیراط لمبا، ۲/۱، ۳ قیراط چوڑا اور ۲/۱، ۲ قیراط موٹا ہوتا ہے۔
- ☆ قلب کا وزن مردوں میں ۲۵ سے ۳۰ تولہ اور عورتوں میں ۲۰ سے ۲۵ تولہ ہوتا ہے۔
- ☆ صمام ذوالراسین (Bicuspid Valve) کو صمام تاجی، صمام ثنائی اور سکر ذو مصفقین کہتے ہیں۔ یہ بائیں اذن (Leftatrium) اور بائیں بطن (leftventricles) کے درمیان واقع ہوتا ہے۔
- ☆ صمام ہلالی (Semilunar valve) کو صمام سینی کہتے ہیں۔ یہ اورطی (Aotra) اور شریانی ریوی (Pulmonay Artery) کے دہانے پر واقع ہوتا ہے۔
- ☆ شیخ نے صمام کی تشبیہ سکر سے دی ہے اور سکر اس پھاٹک کو کہتے ہیں جو پانی روکنے کے لئے نہروں میں لگایا جاتا ہے۔
- ☆ اذن القلب کا ورم عموماً امراض حادہ اور حمیات مزمنہ کے بعد ہوا کرتا ہے۔

سوءمزاج قلب

- ☆ سوءمزاج قلب حار میں نبض عظیم، سریع متواتر چلتی ہے۔
- ☆ سوءمزاج قلب بارد میں نبض صغیر بطی غیر متواتر ہوتی ہے۔
- ☆ سوءمزاج قلب یابس میں نبض صلب متواتر ہوتی ہے۔
- ☆ سوءمزاج قلب رطب میں نبض لین بطی مختلف ہوتی ہے۔

خفقان (Palpitation):

اسے ہول دل، دھڑکن اور اختلاج قلب بھی کہتے ہیں۔

- ☆ شیخ کا قول ہے کہ جب دل کمزور ہو جاتا ہے تو جب تک اس میں ذرا سی بھی قوت باقی رہتی

ہے وہ اذیت کو دور کرنے کے لئے کم و بیش پھڑکتا ہی رہتا ہے جس سے خفقان پیدا ہو جاتا ہے۔

- ☆ رائب خفقان دموی میں مفید ہے۔
- ☆ خفقان دموی میں بائیں باسلیق کی فصد کرنا مفید ہے۔

غشی، بے ہوشی (Syncope):

وہ مرض ہے جس میں تنفس کے علاوہ حس و حرکت کی بیشتر قوتیں باطل ہو جاتی ہیں۔

غشی اور سبات میں فرق:

غشی میں چہرہ زرد، نبض صغیر ضعیف، تنفس بطی غیر منظم، سرد پسینہ کا نکلنا، دماغ میں خون کی کمی ہوتی ہے۔ سبات میں چہرہ سرخ، نبض ممتلی، سانس خراٹے سے آنا، دماغ میں خون کی زیادتی اور پسینہ نہیں آتا۔

- ☆ غشی کے دورہ کا علاج یہ ہے کہ چہرے پر ٹھنڈے پانی کا چھینٹا ماریں کیونکہ اس سے طبیعت بیدار ہوتی ہے۔

ضغط القلب (قلب کا بھنچ جانا):

یہ ایک سوداوی مرض ہے جس میں تیز سوداوی مادہ قلب کی ساخت میں مترشح ہوتا ہے۔

- ☆ تریاق کبیر کھلانا ضغط القلب میں نافع ہے۔

تقشر قلب (دل کا چھل جانا):

وہ مرض ہے جس میں مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کا دل کسی رندے سے چھیلا جا رہا ہے۔ اس میں شدت درد سے غشی سی آجاتی ہے مگر فوراً ہی زائل ہو جاتی ہے۔

- ☆ تقشر قلب ایسے مریضوں میں کثیر الوقوع ہے جنہیں صفراوی دست عرصہ سے جاری ہوں یا حاد نزلاوی رطوبات کا سینے میں انصباب ہو رہا ہو۔

Scanned with CamScanner

قذف القلب (دل کا نکل پڑنا):

وہ مرض ہے جس میں ایسا معلوم ہوتا ہے گویا دل سینہ سے نکلا جا رہا ہے اس کا سبب قلب کا سوءِ مزاج حار ہے۔

☆ قذف القلب کی مخصوص علامت یہ ہے کہ جس قدر قلب مضطرب ہوتا ہے اسی قدر مریض کا رنگ بدل جاتا ہے۔

☆ قذف القلب میں باسلیق کی فصد کھولیں۔

قلس اورطی (Aortic Regurgitation): اس میں صمام اورطی کے کھلے رہنے کی وجہ سے انبساط قلب کے وقت خون اورطی سے واپس قلب کے بائیں بطن میں آ جاتا ہے۔

☆ قلس اورطی میں نبض موجی چلتی ہے۔

قلس تاجی (mitral Regurgitation): اس مرض میں صمام تاجی کے غیر طبعی طور پر کھلے رہنے کی وجہ سے بطنین (Ventricles) کے انقباض کے وقت خون بائیں اذن میں واپس لوٹ آتا ہے۔

☆ قلس تاجی میں نبض غیر منتظم متفاوت ہوتی ہے۔

انسداد تاجی (Mitral Sternosis): میں پھیپھڑوں میں خون جمع ہونے کے سبب نفث الدم عارض ہوتا ہے۔

☆ صمام ثلاثی کے امراض (قلس و انسداد) میں استسقاء لحمی (Edema) پیدا ہو جاتا ہے۔ ورید وداج (Jugular vein) ابھری ہوئی اور نبض کی طرح تڑپتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

وجع القلب (Angina Pectoris)

اسے ذبحہ صدریہ کہتے ہیں۔ یہ اس مخصوص حالت کا نام ہے جس میں مقام قلب پر سینہ میں اچانک شدید درد ہوتا ہے۔

☆ وجع القلب حقیقی عموماً مردوں کو ہوتا ہے اور درد شدید ہوتا ہے، درد کی مدت ۳۔۵ منٹ ہوتی ہے۔

☆ وجع القلب حقیقی کا سبب شریان قلبی کا تصلب ہے جو عموماً سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔

☆ وجع القلب کاذب کا عام سبب اختناق الرحم ہے۔

☆ وجع القلب کاذب عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔ درد اکثر رات کو اٹھتا ہے مگر ہلکا ہوتا ہے اور مدت ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوتی ہے۔

Decubitus Angina: اس کو Nocturnal Angina بھی کہتے ہیں۔ اس قسم کا وجع القلب عام طور پر صبح کے وقت عارض ہوتا ہے۔

Silent Angina: اس حالت کو کہتے ہیں کہ عضلات قلب میں آکسیجن کی کمی تو ہو لیکن درد نہ ہو۔ یہ ذیابیطس شکری اور امراض شریان اکلیلی کے مریضوں میں پایا جاتا ہے۔

Prinzmetal's Angina: اسے Variant angina بھی کہا جاتا ہے۔ جب دل کا درد آرام و سکون کی حالت میں ہو اور حرکت یا ریاضت کے وقت نہ ہو تو اسے Prinzmetal's Angina کہتے ہیں۔ اس کا اصل سبب شریان اکلیلی (Coronary artery) کا تشنج ہے۔

☆ Stable Angina میں درد کے دورہ کی مدت ۵۔۶ منٹ ہوتی ہے۔

وجع القلب (Angina) اور افلاس القلب (MyocardialInfarction) میں فرق:

☆ آرام کرنے یا نائٹریٹس لینے سے Angina کا درد تو زائل ہو جاتا ہے لیکن افلاس القلب کا درد علی حالہ برقرار رہتا ہے۔

☆ Anxiety وجع القلب میں نہیں ہوتا ہے یا معمولی ہوتا ہے جب کہ افلاس القلب میں Anxiety شدید قسم کا ہوتا ہے۔

☆ متلی قئے، پسینہ کا اخراج افلاس القلب میں عموماً ہوتا ہے لیکن وجع القلب میں یہ ساری علامات نہیں پائی جاتی ہیں۔

☆ Electrocardio graphy کرانے پر Angina کی حالت میں ST-Segment Depression اور یا پھر T-Wave Inversion پایا جاتا

ہے لیکن افلاس القلب حاد (Acute Mayocardial Infarction) میں ECG کروانے پر سب سے پہلے تبدیلی جو نظر آتی ہے وہ ST-elevation ہے۔ اور یہ Current of injury کو بتاتا ہے۔

☆ وجع القلب میں Sublingual glyceryl Trinitrates کی مقدار خوراک ۴۰۰ سے ۵۰۰ مائیکروگرام ہوتی ہے۔

Silent Myocardial infarction: اس کو Painless Myocardial Infarction بھی کہتے ہیں۔ یہ بوڑھوں اور ذیابیطس شکری کے مریضوں میں کثیرالوقوع ہے۔

Cardiac markets چار طرح کے ہوتے ہیں۔

(1) Troponin T&I (TrT & I)

(2) Creatine Kinase (CK)

(3) Aspertate Amino Transferase (AST)

(4) Lactate Dehydrogenase (LDH)

☆ افلاس القلب حاد کی صورت میں Creatine Kinase (CK) اور Troponin سب سے پہلے خون میں شامل ہوتے ہیں۔

☆ Troponin T&I افلاس القلب حاد میں Injury کے بعد ۴۔۶ گھنٹہ کے اندر خون میں شامل ہوجاتے ہیں اور ۱۰۔۲۴ گھنٹہ کے اندر یہ Peak پر ہوتے ہیں اور ۲ ہفتہ میں Normal Level پر آجاتے ہیں۔

☆ Creatine Kinase بھی قلب میں Injury کے بعد ۴۔۶ گھنٹہ کے اندر خون میں ظاہر ہوجاتے ہیں اور ۱۲ ہویں گھنٹہ میں Peak پر ہوتے ہیں لیکن Normal پر آنے کے لئے ۴۸۔۷۲ گھنٹہ درکار ہوتا ہے۔

☆ Cardiac Markers میں سب سے حساس اور قابل اعتماد Troponin ہے۔

☆ افلاس القلب حاد میں Aspirin کی مقدار خوراک روزانہ 75-300mg ہوتا ہے۔

استسقاء قلب (Pericardial Effusion)

مترادفات: ماءالغلاف، احتواءالرطوبہ علی القلب، ورم غشاءالقلب رطوبی، دل کا تیرنا۔

☆ استسقاءالقلب میں مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ اس کا دل تیر رہا ہو۔

جذب القلب (دل کھنچنا): اس حالت میں مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا کہ اس کا دل نیچے کو کھینچا جارہا ہے۔

ورم بطانہ قلب (Endocarditis):

یہ دراصل اس جھلی کا ورم ہے جو دل کے اندرونی حصے کو استر کرتی ہے۔

☆ ورم بطانہ القلب عموماً قلب کے بائیں جوف میں ہوا کرتا ہے۔

ورم بطانہ قلب کی میں نبض سریع ضعیف ہوتی ہے۔ شدید صورتوں میں نبض باریک مختلف ہوجاتی ہے۔

☆ ورم بطانہ قلب جراثیمی حاد (Acute bacterial Endocarditis): کا سب سے عام سبب Staphylicoccus aureus ہے۔

☆ ورم بطانہ قلب تحت الحاد Sub-Acute Bacternal Endo carditis (SABE) کا سب سے بڑا سبب Haemolytic,Strept Sanguins, Sreptococcus mitis ہوا کرتا ہے۔

☆ ورم بطانہ قلب جراثیمی تحت الحاد (SABE) تمام قسموں میں کثیرالوقوع ہے۔

☆ ورم بطانہ قلب بعد الجراحت (Postoperative Endocarditis) کا مخصوص سبب Staphylococcus Epidermidis ہے۔

☆ ورم بطانہ قلب تحت الحاد (SABE) کی خاص نشانیاں roths Spots, oslers Nodes, Varying Murmur, Spilinter haemorohage ہیں۔

☆ Oslers Nodes انگلیوں اور انگوٹھوں میں واقع ہوتا ہے۔

☆ Roths Sports طبقہ شبکیہ (Retina) میں پائے جاتے ہیں۔

☆ Splinter Haemorrhage ناخن پر پایا جاتا ہے۔

☆ ورم بطانہ قلب تحت الحاد (SABE) کی تشخیص کے لئے Echo Cardiography Key Investigation ہے۔

☆ Systemic Venous Congestion کی علامات و نشانیاں ہی

Scanned with CamScann

Constrictive Pericarditis کی hallmark ہیں۔

☆ Pericardial Knock سے مراد قلب کی تیسری آواز کا بہت تیز سنائی دینا ہے۔ یہ Constrictive Pericarditis میں پایا جاتا ہے۔

☆ استقاء قلب (Pericardial effusin) میں ECG کرانے پر QRS Reduced ہوتا ہے۔

☆ ورم عضلہ قلب حاد (Acute Myocarditis) میں ECG کرانے پر QT-Interval بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

☆ AT- Interval طبعی طور پر 0.43 سیکنڈ ہوتا ہے۔

حمی حداریہ حاد (Acute Rheumatic Fever)

☆ حمی حداریہ حادہ ۵-۱۵ سال کی عمر میں کثیرالوقوع ہے۔

☆ سن طفولیت اور سن بلوغت کے دوران قلب کے اکتسابی امراض کے لئے موجودہ دور میں حمی حداریہ سب سے عام سبب مانا جاتا ہے۔

☆ Aschoffnodule حمی حداریہ حاد کی صورت میں صرف قلب میں رونما ہوتا ہے۔

☆ حمی حداریہ کی تشخیص کے لئے jones Criteria کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

☆ حمی حداریہ کا خاص سبب B-Haemotypic Streptococci ہے۔

☆ حمی حداریہ حاد کا حملہ جب قلب پر ہوتا ہے تو درحقیقت pancarditis ہوا کرتا ہے یعنی قلب کے تینوں طبقات (بطانۂ قلب، عضلۂ قلب، غشاء القلب) متاثر ہو جاتے ہیں۔

☆ Rheumatic Chorea کو Sydenhan's Chorea، St.vitus dance کہتے ہیں۔

☆ جب حمی حداریہ کا اثر مرکز نظام اعصاب (Central Nervous System) پر ہوتا ہے تو داءالرقص (Chorea) ظاہر ہوتا ہے۔

☆ داءالرقص (Chorea) حمی حداریہ حاد کی سب سے بعد میں ظاہر ہونے والی نشانی ہے۔

☆ Chorea حمی حداریہ کے لاحق ہونے کے ۳/ ماہ بعد ظاہر ہوتا ہے۔

☆ Chorea عورتوں میں نسبتاً زیادہ ہوتا ہے

☆ rhuematic Arthritis حمی حداریہ سے متاثر تقریباً ۷۵ فیصد مریضوں میں پایا جاتا ہے۔

☆ Rhuematic Arthritis کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کئی بڑے جوڑ متورم ہو جاتے ہیں اور درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔

☆ Erythema marginatum کے lession, Macular type ہوتے ہیں اور یہ چہرہ پر کبھی نہیں پائیجاتے۔

☆ Subcutaneous Nodules حمی حداریہ لاحق ہونے کے ۳ ہفتہ بعد ظاہر ہوتے ہیں۔

☆ Subcutaneous Nodules سخت، بغیر درد کے اور 0.5-cm سائز کے ہوتے ہیں، یہ bone اور Tendon پر بہتر طور پر مشاہدہ کیے جاسکتے ہیں۔

☆ بچوں میں Anti Streptolysin-o(ASO)Titres کا 300 Units سے زیادہ ہونا اور بالغوں میں 200 Units سے زیادہ ہونا حمی حداریہ حاد کی تشخیص کو یقینی بناتا ہے۔

☆ Rheumatic heart Disease میں صمام تاجی (Mitral valve) سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔

☆ Rheumatic Heart Disease سے متاثر مریضوں میں اکثر و بیشتر صمام تاجی میں تضیق اور قہقر دونوں ایک ساتھ لاحق ہوتے ہیں۔

☆ قلب کی قوت انبساطیہ کے دوران صمام تاجی طبعی طور پر تقریباً $5cm^2$ کھلتا ہے مگر تضیق صمام تاجی (Mitral Stenosis) میں یہ $1cm^2$ یا اس سے بھی کم کھلتا ہے۔

☆ Mitral Stenosis کے مریضوں میں Valvotomy اور Valvuloplasty کرنے کے بعد ان کا Follow up ایک دوسال کے وقفہ سے کرنا چاہئے کیونکہ Restenosis واقع ہو سکتی ہے۔

☆ Tricuspid Regurgitation کا سبب عام طور سے Functional ہوا کرتا ہے یعنی Tricuspid Value کی ساخت میں کوئی خرابی نہیں پائی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

Arterial Pulseنبض شرائین

اسمائے نبض	مقامات
(۱)نبض کعبری(Radial Pulse)	یہ نبض کلائی پر وتر قابضہ رسغیہ کعبریہ (Flexor Carpi Radialis tendon) کے بیرونی جانب محسوس کی جاتی ہے۔
(۲)نبض عضدی(Brachial Pulse)	یہ نبض حفرہ مرفقیہ (Cubital fossa) میں وتر ذات الراسین (Biceps Tendon) کے اندرونی جانب محسوس کی جاتی ہے۔
(۳)نبض سباتی(Carotid Pulse)	یہ نبض جبڑوں کے زاویہ پر عضلہ قصیہ ترقویہ حلمیہ (Sternodeiclomastoid muscle) کے سامنے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔
(۴)نبض فخذی(Femoral Pulse)	اس نبض کا معائنہ وسطی نکتہ اربی (Mid Inguinal Point) کے سامنے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔
(۵)نبض مابضی(Popliteal Pulse)	اس نبض کا مشاہدہ حفرۂ مابضیہ (Popliteal fossa) میں عموماً خط وسطی پر کیا جاتا ہے۔
(۶)نبض قصبی موخر (Posterior tibial Pulse)	یہ نبض کعب انسی (Medial Malleolus) کی پشت پر ۲ سینٹی میٹر نیچے دیکھی جاتی ہے۔
(۷)نبض ظہرالقدم (Dorsalis pedis Pulse)	یہ نبض ٹخنہ کے جوڑ کے سامنے وتر باسطہ الابہام طویلہ (Extensor hallucis Longus Tendon) کے بیرونی جانب محسوس کی جاتی ہے

Normal PQRST Complex timing on ECG

P-Wave	=	<0.12 second
QRS Complex	=	<0.10 sec.
PR-Interval	=	0.20 sec.
QT0Interval	=	0.42 sec.

Some Important Signs of Cariao-Vascular Diseases

Xanthelesma	Hyperlipidaemia
Xanthometa	Hyperlipidaemia
Corneal Arcus	Hyperlipidaemia, Senile age
Malar Flush	Mitral Stenosis
Splinter haemorrhages	Sub Acute-Bacterial Endo Carditis (SABE)
roth's Spot	SABE
Microscopic haematuria	SABE
Finger Clubbing	Chronic Endo Carditis
Central Cyanosis	Congestive Heart Failure (CHF)
Paroxysmal Nocturnal Dyspnoea	CHF
Orthopnea	ChF
Cafe au lait sports	Endocarditis
Quinche's sign (Nail bed Pulsation)	Aortic regurgitition
duroziez's sign (Pistol shot femoral Pulse)	Aortic Regurgition
Pericardial knock (Loud S3)	Constructive Pericarditis
Cardiac Catchexia	CHF
Cardiac Tamponade	Pericardial Effusion
Kussmaul's sign (raised JVP during inspiration)	Constructive pericarditis. pericardial effusion
ECG-Bifid p-wave	left atrial Hypertrophy, Mitral stenosis

Pulse Volume Abnormality

Thin and thready pulse	Hypovolumia
Pulses alternans	heart Failure
pulsus Paradoxus	Constructive Pericarditis, Pericardial effusion
Delayed Femoral Pulse	Coarctation of Aorta

Pulse Character Abnormality

Pulsus alternans	left Ventricular failure
Anacrotic Pulse	Aortic Stenosis

Scanned with CamScann

Bisferiens Pulse	Aortic Stenosis With Regurgition
Colapsing pulse (Water hammer Pulse)	Aortic Stenosis with Regurgitation
Pulsus Parvus et Tradus	Aortic Stenosis

juguler Venous Pressure (JVP)

JVP wave form normaly has two peaks. 1st is a wave and second is V-wave

Normally JVP Falls with Inpiration.

Normally JVP is 4 cm H_2O.

JVP Abnormalities

Prominent a-waves	Pulmonary hypertension
giant a-waves	Tricuspid Stenosis
Absent a-waves	Atrial fibrillation
giant v-Waves	Tricuspid regurgitation
Cannon Waves	Complete Heart block
Raised JVP with pulsatile	Heart Failure
Raised JVP with non Pulatile	Superior Vena caval obstruction

Abnormality over chest

Midline sternotomy scar	Coronary bypass sugery
left Submammany Scar	Mitral valvotomy
Infracalvicular Scar	Pace Implantation
heaving apex beat	left ventricular Hypertophy
Tapping apex beat	Mitral stenosis
Double apex beat	hypertrophic obstructive Cardiomyopathy
Cardiac Thrill	Stenosed Valve, Aortic Stenosis
Opening snape	Mitral or Tricuspid stenosis
Ejection clicks	Aortic or pulmonary stenosis
Midsystolic clicks	Mitral valve Prolapse
Pericardial rub	Most common in acute viral Pericarditis
graham Steel's Murmmur	Pulmonary Hypertension, Pulmonary Incompetancy
Carey coombs Murmur	Mitral Valvulitis
Austin flint Murmur	Aortic Regurgition
Continuous murmur	Patent ductus arteiosus

امراض معدہ

(Diseases of Stomach)

☆ رازی کا قول ہے کہ ''جب خشکی زیادہ ہو جاتی ہے تو مریض کا معدہ بوڑھوں کے معدہ کی طرح ہو جاتا ہے اور غذا اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتا جس سے بدن لاغر ہو جاتا ہے''۔

☆ سوء مزاج معدہ رطب سادہ میں اطریفل صغیر اور قرص ورد نفع بخش ہے۔

☆ نقصان شہوت (Loss of Appetite) سے مراد بھوک کا کم ہونا ہے نہ کہ زائل ہونا۔

☆ بطلان شہوت (Anorexia) سے مراد بھوک کا بالکل نہ لگنا ہے۔

☆ عطش کاذب (جھوٹی پیاس) میں اعضاء پانی کے محتاج نہیں ہوتے مگر پھر بھی پیاس زیادہ لگتی ہے۔

☆ عطش کاذب (جھوٹی پیاس) کا سبب معدہ میں بلغم جصی اور سوداء محترق کا جمع ہو جانا ہے۔

☆ معدہ کے قروح اکثر و بیشتر بواب (Pylorus) کے پاس اور پچھلی دیوار میں پائے جاتے ہیں اور اکثر ایک ہی قرحہ ہوتا ہے۔

☆ اگر معدہ میں دودھ جم گیا ہو تو خرگوش کا پنیر مایہ بہت مفید ہوتا ہے، جالینوس کا قول ہے کہ میں نے اس کو بارہا تجربہ میں فائدہ مند پایا ہے۔

وجع معدہ (معدہ کا درد): Gastralgia

یہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) عصبی (۲) امتلائی

معدہ کا عصبی درد:

یہ اس قسم کا درد دورہ سے عموماً رات کو اٹھتا ہے، خلوء معدہ کے وقت زیادتی ہوتی ہے۔ اس میں زیادہ تر جوان اور سن یاس کی عورتیں مبتلا ہوتی ہیں نیز اس میں خراب غذاؤں کے کھانے کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔

معدہ کا امتلائی درد:

بھرے پیٹ میں درد کی شدت ہوتی ہے، دبانے سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہے اور یہ

Scanned with CamScanner

عام طور پر بدہضمی اور غذائے بے اعتدالی سے پیدا ہوتی ہے۔

ضعف معدہ: رازی کا قول ہے کہ ''جس معدہ میں غذاء سے اذیت پہونچتی ہو وہ معدہ نہایت ضعیف ہے''۔

☆ قرص کوکب ضعف معدہ کی خاص دوا ہے۔

ضعف ہضم: وہ مرض ہے جس میں غذا معدہ میں معمول سے زیادہ عرصہ تک پڑی رہے اور معدہ کا فعل ہضم کمزور ہو جائے مگر معدہ کی ساخت میں کوئی غیر طبعی تبدیلی نمایاں نہ ہو۔

سوء ہضم (فساد ہضم، بدہضمی): وہ مرض ہے جس میں غذا پورے طور پر ہضم نہ ہو بلکہ جزوی طور پر ہضم ہو اور اس میں کوئی بری کیفیت پیدا ہو جائے۔

تخمہ (Food Poisiong):

اس کو اجیرن بھی کہتے ہیں۔ اس مرض کو کہتے ہیں جس میں غذا بالکل ہضم نہ ہو بلکہ غذا فاسد ہو کر غیر طبعی شئی میں تبدیل ہو جائے اور اس میں سمیت پیدا ہو جائے یا غذا اپنی حالت پر قائم رہے مگر آنتوں کی طرف نہ جائے یا غذا لگاتار دستوں کی شکل خارج ہو جائے۔

ہیضہ (Cholera):

اسے اصطلاح طب میں انطلاق البطن (پیٹ چلنا) کہتے ہیں۔ یہ وہ شدید متعدی و وبائی مرض ہے جس میں فاسد اور غیر منہضم مادے معدہ اور امعاء کی قوت دافعہ کے زور سے متحرک ہو کر دستوں اور قے کی صورت میں تیزی کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔

☆ ہیضہ میں نبض ضعیف متفاوت چلتی ہے۔

☆ عوارض وعلامات کے لحاظ سے ہیضہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صفراوی (۲) بلغمی

ہیضہ اور تخمہ میں فرق:

ہیضہ میں سب سے پہلے دستوں میں براز نکلتا ہے اس کے بعد چاولوں کے پیچ کے مانند دست آتے ہیں اس کے بعد قے آتی ہے جس میں اولاً غیر منہضم غذا ہوتی ہے بعد میں صفراوی قے آنے لگتی ہے۔ اور اس کے عوارضات شدید ہوتے ہیں جب کہ تخمہ میں پہلے قے ہوتی ہے پھر دستوں میں غیر منہضم غذا نکلتی ہے اس کے بعد افاقہ ہو جاتا ہے اور عوارض شدید نہیں

ہوتے۔

ہیضہ اور زہر سنکھیا میں فرق:

زہر سنکھیا میں دست قے کے بعد آتے ہیں جب کہ ہیضہ میں دست عموماً قے سے پہلے آتے ہیں۔ زہر سنکھیا میں قے سے پہلے حلق میں درد ہوتا ہے، طبقہ ملتحمہ متورم ہو جاتی ہے لیکن ہیضہ میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔

وحم

مترادفات: اکونی، دوشاب ولی، فساد شہوت، بری اشتہا۔

وحم وہ مرض ہے جس میں بری غذاؤں کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے مثلاً چٹپٹی اور نمکین غذائیں مگر فساد شہوت وہ مرض ہے جس میں بری چیزوں کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے جیسے مٹی، کوئلہ چونہ وغیرہ۔

☆ وحم کا سبب خمل معدہ (معدہ کی چنٹوں) میں ردی مواد کا جمع ہو جانا ہے۔

☆ وحم عموماً عورتوں کو حمل کے شروعاتی دور میں ہوا کرتا ہے۔

☆ نمک نفطی کے ذریعہ وحم کے مریضوں میں دست لا کر معدہ کا تنقیہ کیا جاتا ہے۔

☆ عظام مشاشی (نرم ہڈیاں) وحم یا بری شہوت کو دور کرنے کے لئے بہترین چیز ہے۔

☆ صاحب اکسیر کے نزدیک چوزہ مرغ بریاں کی ہڈیاں چبانا وحم میں عجیب الاثر ہے۔

جوع الکلب (Canine Appetite):

اسے شہوۃ کلبیہ اور کتے کی بھوک بھی کہتے ہیں۔

☆ جوع الکلب میں بہترین اور لذیذ غذائیں کھانے کے باوجود بھی شکم سیری نہیں ہوتی ہے اور مریض بھوک کی شدت سے کتوں کی طرح کھانے کے لئے لڑتا ہے۔

جوع الکلب کے اسباب: معدہ کا سوء مزاج بارد، حموضت معدی، کثرت تحلل، استفراغ، فاقہ، دیدان شکم۔

☆ معجون خوزی اور جوارش تارمشک کھلانا جوع الکلب بسبب سوء مزاج معدہ بارد میں فائدہ بخش ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ جوع الکلب بسبب حموضت معدی میں رگ باسلیق کی فصد کرنا مفید ہے۔

جوع البقر (Bulimia):

اسے ''بیل کی بھوک'' اور یونانی میں ''بولیموس'' کہا جاتا ہے۔

☆ جوع البقر وہ مرض ہے جس میں بھوک نہیں لگتی ہے معدہ سیر ہوتا ہے اور غذا سے نفرت ہوتی ہے حالانکہ اعضاء بھوکے ہوتے ہیں اور غذا کے محتاج ہوتے ہیں۔

جوع البقر کے اسباب: معدہ کا سوء مزاج بارد، اخلاط بلغمیہ، جو مغشی (معدہ کا سوء مزاج گرم)

ورم معدہ (Gastritis):

اس کو ورم نزلی بھی کہتے ہیں کیونکہ اس مرض میں اکثر معدہ کی غشاء مخاطی متاثر ہوتی ہے جس سے سفید غلیظ رطوبت کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔

☆ ورم معدہ کی بنیادی قسمیں دو ہیں۔ (۱) حاد (دموی صفراوی) (۲) مزمن (بلغمی، سوداوی)

☆ ورم معدہ حار میں باسلیق کی فصد کھولنا فائدہ مند ہے۔

☆ طبری کے نزدیک معدہ میں کبھی سرطانی ورم پیدا ہوجاتا ہے لیکن اکثر اطباء سرطان معدہ کی پیدائش کے قائل نہیں ہیں۔

سوء ہضم ضعفی

سے مراد وہ سوء ہضم ہے جو اعضاء ہاضمہ (معدہ و امعاء) کے قوت ہاضمہ کے کمزور ہونے سے لاحق ہوتا ہے۔

نفخ شکم (Flatulence):

اسے نفخہ اور اپھارہ کہتے ہیں۔ اس مرض میں معدہ اور امعاء کی قوت ہاضمہ اور اس کی ساخت کمزور ہوجاتی ہے۔

ڈکار (Belching):

اسے جشاء کہتے ہیں۔ اس حالت میں ریاح معدہ سے منہ کے راستے خارج ہوتی ہے۔

☆ ڈکاروں کا کثرت سے آنا سوء ہضم اور ریاح کی تولید زیادہ ہونے کی علامت ہے۔

تثاؤب (جمائی): وہ حالت ہے جس میں انسان بلا ضرورت منہ کھولنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ یہ غیر منہضم اور فاسد بخارات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو سارے بدن سے سر کی طرف چڑھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہاضمہ کمزور ہونے کی صورت میں جمائیاں زیادہ آتی ہیں۔

تمطی (انگڑائی): یہ بھی غیر منہضم مواد و بخارات سے پیدا ہوتی ہے جب کہ یہ مواد و بخارات بدن کے تمام عضلات میں جمع ہوجائیں۔ مگر جمائی میں یہی فاسد مواد و بخارات جبڑے اور ہونٹوں کے عضلات میں جمع ہوجاتے ہیں۔

قے (Vomiting): یہ معدہ کی اس خاص حرکت کا نام ہے جس کے ذریعہ معدہ نقصان دہ مادوں کو براہ دہن خارج کرتی ہے۔

تہوع (ابکائی): وہ غیر طبعی حرکت ہے جس میں معدہ موذی چیزوں کو براہ دہن خارج کرنے کے لئے کوشش تو کرتی ہے مگر کوئی چیز خارج نہیں ہوتی۔

غثیان (Nausea): اسے جی مالش کرنا، متلی آنا کہتے ہیں۔ غثیان وہ حالت ہے جس میں معدہ کی غیر طبعی حرکت کا صرف احساس ہوتا ہے حالانکہ نہ تو حرکت ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی شئی منہ کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔

☆ غثیان ہمیشہ قے اور تہوع سے پہلے ہوا کرتا ہے۔

تقلب النفس (جی الٹ جانا): اس متلی کو کہتے ہیں جو دیر پا ہوتی ہے یعنی زیادہ عرصہ تک قائم رہ جاتی ہے۔ کبھی بھوک ختم ہوجانے کو بھی تقلب النفس کہتے ہیں۔

☆ قے کے اسباب اکثر اخلاط فاسدہ ہوا کرتے ہیں۔

☆ عصبی تحریک کیوجہ سے جو قے آتی ہے اسے عصبی قے کہتے ہیں۔

☆ حمل کے زمانے میں جو قے آتی ہے وہ بھی عصبی قے ہی ہوتی ہے۔

☆ غذا لینے کے بعد ۲/۱۱ گھنٹہ کے اندر قے آنا اشارہ ہے امراض معدہ کی طرف۔

☆ کھانا کھانے کے دو تین گھنٹہ بعد قے آنا اشارہ ہے امراض امعاء خصوصاً امراض وقاق (Small Intestine) کی طرف۔

☆ قے آنے کے بعد فوراً غذا نہیں دینی چاہیے۔

قے الدم (haemetemesis):

اسے عام زبان میں خون کی الٹی کہتے ہیں۔ معدہ اور نواحی معدہ (مری، اثنا عشری وغیرہ) سے خون کا قے کی شکل میں براہِ دہن خارج ہونا قے الدم کہلاتا ہے۔

قے الدم (haemetemesis) اور نفث الدم (haemoptysis) میں فرق

قے الدم	نفث الدم
(۱) خون قے کے ساتھ خارج ہوتا ہے	(۱) خون تھوک کے ساتھ خارج ہوتا ہے
(۲) امراض معدہ کی علامات پائی جاتی ہی	(۲) امراض تنفس کی علامات پائی جاتی ہیں
(۳) خون سرخ سیاہی مائل یا کافی رنگ کا منجمد ہوتا ہے	(۳) خون سرخ جھاگدار سیال ہوتا ہے
(۴) خون کا ردعمل (PH) تیزابی (Acidic) ہوتا ہے	(۴) خون کا ردعمل اساسی (Alkaline) ہوتا ہے
(۵) برازالدم (malena) عموماً ہوا کرتا ہے	(۵) برازالدم نہیں ہوتا ہے

فواق یا ہچکی (hiccup):

یہ ایک حرکت دفعیہ یعنی جھٹکے دار حرکت ہے جو عموماً مری، معدہ اور نواحی معدہ کے آفات واذیت سے حجاب حاجز اور عضلات تنفس میں اچانک تشنج پیدا ہونے کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔

فواق اور آہ میں فرق: فواق میں حجاب حاجز اور عضلات تنفس اچانک زور سے سکڑتے ہیں جب کہ آہ میں عضلات تنفس میں انقباض خفیف ہوتا ہے۔

انقلاب معدہ (معدہ کا لوٹ جانا): اس مرض میں انسان جو کچھ کھاتا ہے وہ ہضم ہونے کے بعد قے کی راہ خارج ہو جاتا ہے۔

☆ انقلاب معدہ کا سبب اثناء عشری (Duodenum) اور صائم (jejunum) میں تیج و خراش کا لاحق ہونا ہے۔

انقلاب معدہ اور ایلاؤس میں فرق

ایلاؤس میں جو کچھ براہ دہن خارج ہوتا ہے وہ بدبودار پاخانہ جیسا ہوتا ہے کیونکہ امعاء رقاق (Small Intestine) میں غذا دیر تک پڑے رہنے سے متعفن ہو جاتی ہے جب کہ انقلاب معدہ میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔

قلق معدہ یا کرب معدہ (معدہ کی بے چینی): معدہ میں تکلیف واضطراب کے باعث مریض غمگین پڑا رہتا ہے اور پریشانی سے کروٹیں بدلتا رہتا ہے اور عموماً متلی آتی ہے۔

☆ قلق معدہ کا سبب مادۃ العیان یعنی متلی پیدا کرنے والا مادہ ہوتا ہے۔

اختلاج معدہ (معدہ کی پھڑکن): اس مرض میں معدہ قلب کی طرح پھڑکتا ہے اور خفقان قلب سے مشابہ ہوتا ہے۔

☆ اختلاج معدہ کے اسباب عموماً خلطی اذیت اور دیدان ہوا کرتے ہیں۔

وجع الفواد (کلیجے کا درد): فم معدہ کے درد کو وجع الفواد یا کلیجے کا درد کہتے ہیں۔

☆ وجع الفواد کو وجع القلب یعنی دردِ دل بھی کہتے ہیں کیونکہ فواد (فم معدہ) کو یونانی میں قلب کہا جاتا ہے۔

☆ جالینوس کا کہنا ہے کہ "جب عام آدمی یہ شکایت کرے کہ دل میں درد یا مرض ہے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ دل سے مراد فم معدہ ہے۔

فساد غذا اور حموضت معدہ میں فرق

(۱) فساد غذا ثقیل غذاؤں کے کھانے کے بعد ظاہر ہوتی ہے جب کہ حموضت معدہ نہار منہ اور بھوک کے وقت پیدا ہوتی ہے۔

(۲) فساد غذا بھوک کی حالت میں زائل ہو جاتی ہے جب کہ حموضت معدہ غذا لینے کے بعد ختم ہوتی ہے۔

☆ حرقت معدہ یا حموضت معدہ کا علاج یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی رگ اسلیم کی فصد کھولیں۔

دغدغہ معدہ (معدہ کی خارش): اس مرض میں معدہ کے اندرونی سطح میں جرب کے مانند دانے نمودار ہو جاتے ہیں جن میں خارش پائی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

استرخاء معدہ (معدہ کا ڈھیلا ہو جانا): اسباب (۱) معدہ کا فاسد رطوبتوں سے تر ہو جانا (۲) معدہ کی ساخت اور معدہ کو سہارا دینے والے رباطات کا کمزور اور ڈھیلا ہو جانا۔

تہلہل معدہ (معدہ کی بناوٹ کا بودا ہو جانا): اس میں غذا ہضم ہوئے بغیر خارج ہوتی ہے مگر بآسانی خارج نہیں ہوتی ہے یہاں تک کہ کبھی کبھی حقنہ اور مسہل سے بھی خارج نہیں ہوتی ہے۔

تہلہل معدہ کے اسباب: (۱) عرصہ دراز تک کسی مرض یا درد میں مبتلا رہنا۔

(۲) قے اور اسہال کی زیادتی

صغر معدہ سے مراد معدہ کے الیاف و رباطات کا سکڑ کر چھوٹا ہو جانا۔

☆ صغر معدہ کی حالت میں غذا معدہ میں نہیں ٹھہرتی ہے اور مریض کا سیدھا ہونا ناممکن ہوتا ہے۔

☆ صغر معدہ کو تشنج معدہ بھی کہتے ہیں۔

جساۃ معدہ (معدہ کا سخت ہو جانا): اس مرض میں فم معدہ اور جوہر معدہ غلیظ مادوں سے سخت ہو جاتا ہے اس میں لقمہ نگلتے وقت اور سجدہ کے وقت معدہ میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔

☆ جساۃ معدہ حقیقی ورم نہیں ہوتا ہے۔

امراض امعاء

☆ آنتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔(۱) امعاء دقاق (۲) امعاء غلاظ

☆ امعاء دقاق پتلی اور چھوٹی آنتوں کو کہتے ہیں۔

☆ امعاء غلاظ موٹی اور بڑی آنتوں کو کہتے ہیں۔

☆ امعاء دقاق تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) اثنا عشری (Duodenum)

(۲) صائم (Jajenum)

(۳) لفائفی یا دقیق (Illium)

☆ امعاء غلاظ بھی تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) اعور (Caecum)

(۲) قولوں (Colon)

(۳) امعاء مستقیم (Rectum)

☆ ہضم معوی میں تین قسم کی رطوبتیں حصہ لیتی ہیں۔

(۱) صفراء

(۲) رطوبت بانقراس

(۳) رطوبت امعاء

☆ ورم حار کی دو قسمیں ہوتی ہیں

(۱) فلغمونی

(۲) حمرہ

☆ فلغمونی ورم دموی کو کہتے ہیں۔

☆ حمرہ کا سبب خون صفراوی ہے۔

☆ حمرہ بھی درحقیقت ورم دموی ہے۔

☆ نزلہ کی اجابت جھاگدار ہوتی ہے اور عموماً نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہوتی ہے۔

Scanned with CamScann

ذرب (دست):

ذرب دو معنوں میں بولا جاتا ہے۔(۱) تیزی (۲) لاعلاج

☆ عام زبان میں مسلسل پیٹ چلنے کو ذرب کہتے ہیں مگر اصطلاح طب میں ذرب اس حالت کو کہتے ہیں جس میں غذا معدہ اور امعاء میں ہضم نہ ہو کر پاخانہ کے راستے مسلسل خارج ہو جائے اور دست بالکل پتلے ہوں۔

☆ ذرب کا سبب آنتوں کی قوت ماسکہ کا کمزور ہونا اور قوت دافعہ کا قوی ہونا ہے۔

خلفہ:

وہ مرض ہے جس میں غذا پیٹ میں اتنی دیر نہیں ٹھہرتی جتنی دیر اسے عادتاً ٹھہرنا چاہئے تھا اس لئے غذا کبھی جلدی کبھی دیر سے اور کبھی ہضم ہونے کے بعد اور کبھی فاسد ہو کر نکل جاتی ہے۔

☆ ذرب و خلفہ دونوں ہم معنی ہیں مگر بعض لوگوں نے تفریق کی ہے کہ ذرب اختلاف دوروں کے دستوں کو کہتے ہیں اور خلفہ ان دستوں کو کہتے ہیں جو مختلف رنگوں کے ہوں۔

ذرب و خلفہ کے اسباب: معدہ کا سوء مزاج بارد رطب، بلغم زلق و ملاست (پھسلنا)، صفراء، حموضت، غذائی فساد، ضعف جگر۔

مادۃ البطن: اگر معدہ میں پھوڑے پھنسی اور زخم کی وجہ سے دست آئیں تو اسے مادۃ البطن کہتے ہیں۔

دور البطن یا اسہال دوری: یہ دستوں کی ایک خاص قسم ہے جس میں متعین دوروں سے دست آتے ہیں۔

☆ خلفہ خبیثہ کا سبب خلط اکالہ کا انصباب ہے۔

زلق المعدہ: زلق المعدہ سے مراد غذا کا معدہ سے پھسل جانا ہے۔

☆ زلق المعدہ وہ مرض ہے جس میں فعل ہضم بالکل باطل ہو جاتی ہے یا فعل ہضم میں نمایاں طور پر کمی آجاتی ہے۔

زلق الامعاء (آنتوں کا پھسلنا): اس مرض میں غذا آنتوں میں نہیں ٹھہرتی ہے بلکہ جلدی پھسل جاتی ہے۔

☆ ماء السویق (ستوں کا پانی) زلق الامعاء شوری میں نافع ہے۔

اسہال (Diarrhoea):

جب امعاء صغیرہ کے فعل یا ساخت میں کسی قسم کی کوئی خرابی پیدا ہو جانے سے بغیر تشنج کے بار بار دست آئیں تو اسے اسہال کہتے ہیں۔

☆ اسہال کی تعداد اور مقدار آنتوں کی حرکت دودیہ اور ترشح کی شدت پر منحصر ہے۔

☆ اسہال میں سبزی اس وقت پائی جاتی ہے جب کہ غذا میں فساد لاحق ہو یا خراب صفراء مل جائے۔

☆ اسہال کو اچانک بند نہیں کرنا چاہئے بلکہ آہستہ آہستہ بند کرنا چاہئے۔

☆ اسہال شروع ہونے کے بعد ۲۴ گھنٹوں تک غذا بالکل نہ دی جائے۔

☆ صفراوی اسہال کا بند کرنا مناسب نہیں بلکہ ان کا جاری رکھنا بہتر ہوتا ہے۔

☆ اسہال کی بڑی قسمیں چار ہیں:

(۱) اسہال لذعی
(۲) اسہال امتلائی
(۳) اسہال صفی
(۴) اسہال مزمن

☆ اسہال لذعی کی ۴ قسمیں ہیں:

(۱) اسہال برازی
(۲) مادۃ البطن
(۳) اسہال صفراوی
(۴) اسہال دیدانی

اسہال برازی:

یہ خفیف قسم ہے جو کہ زیادہ مقدار میں اور جلدی جلدی غذاء کھانے سے یا تکان کے وقت غذا کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔

☆ اسہال برازی کی خاص علامت یہ ہوتی ہے کہ غذاء لینے کے تھوڑی دیر بعد شکم میں نفخ اور مروڑ ہو کر اسہال آنے لگتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

مادۃ البطن:

یہ جوانوں میں اسہال مزمن کے ساتھ اور بچوں میں اسہال حاد و مزمن کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ عورتیں اور بچے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

☆ مادۃ البطن کی علامت یہ ہے کہ آؤں اور بلغم آمیز پانی کے دست آتے ہیں۔

اسہال امتلائی:

اسے اسہال احتقانی بھی کہتے ہیں۔ یہ امعاء دقاق کی غشاء مخاطی میں اجتماع خون کے سبب واقع ہوتا ہے۔

☆ اسہال دیدانی بچوں میں کثیر الوقع ہے۔

اسہال صفی: اس کو ہیضہ اور وباء بھی کہتے ہیں۔ ہیضہ وبائی کو ہیضہ ایشیائی کہتے ہیں۔

اسہال مزمن: ابتداء میں صبح کے وقت سفید رنگ کے دو تین دست بغیر مروڑ کے آجاتے ہیں مگر بعد میں دستوں کا رنگ پھیکا ہوتا چلا جاتا ہے، کبھی پانی کی طرح جھاگدار اور تیزی کے ساتھ براز خارج ہوتا ہے۔

☆ اسہال مزمن میں حب رال مفید۔

زحیر پیچش (Dysentry)

زحیر کے معنی اینٹھنے اور زور لگانے کے ہیں چونکہ اس مرض میں مریض اجابت کے لئے اینگھتا اور زور لگاتا ہے اس لئے اس کا نام زحیر رکھا گیا ہے۔

☆ زحیر دراصل امعاء مستقیم کی اس غیر طبعی حرکت کا نام ہے جو انسان کو غیر ارادی طور پر پاخانہ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے جس میں رطوبت مخاطیہ (لیسد ار رطوبت) کے علاوہ کچھ بھی خارج نہیں ہوتا ہے۔

زحیر کے اسباب:

بلغم شور، تیز صفراء، ورم حار، ثفل یابس (خشک براز)، برد (سردی)، الم (درد)۔

☆ زحیر دراصل امعاء کبیرہ خصوصاً قولون سینی (Sigmoid colon) اور امعاء مستقیم (rectum) کا مرض ہے۔

☆ زحیر میں نبض سریع وصلب چلتی ہے۔

مغص (مروڑ) gripes

☆ مغص آنتوں کے درد کو کہتے ہیں جو آنتوں کے تشنج سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ مغص کے اسباب: ریاح، صفراء بلعم، بورقی، بلغم خام، خشک براز، دیدان امعاء

قولنج (Intestinal Colic)

☆ قولنج وہ مرض ہے جس میں شدید درد ہوتا ہے اور براز کا نکلنا دشوار ہوتا ہے۔

☆ قولنج میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں (۱) شدید درد (۲) شدید احتباس

☆ قبض میں احتباس تو ہوتا ہے لیکن درد نہیں ہوتا ہے۔

☆ مغص (مروڑ) میں درد ہوتا ہے لیکن احتباس نہیں ہوتا ہے۔

ایلاؤس (Illius)

یہ بھی قولنج کی ایک قسم ہے جو کہ چھوٹی آنتوں میں پیدا ہوتی ہے۔

(۲) جالینوس کے مطابق ایلاؤس دراصل ایلا الہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی "اللہ رحم فرما" اس مرض کا نام پناہ خدا اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ چوتھے روز مریض کو مار ڈالتا ہے۔

☆ قراقر سے مراد پیٹ کا گڑگڑانا اس کے اسباب نفاح غذائیں یا ضعف امعاء ہیں۔

☆ معجون خوزی، معجون فلافلی، سفوف املاح کا استعمال قراقر شکم میں مفید ہے۔

☆ حکۃ المقعد (Pruritus Ani) سے مراد مقعد کی کھجلی ہے جو کبھی بواسیر کا مقدمہ ہوا کرتی ہے۔

دیدان امعاء یا کرم شکم (پیٹ کے کیڑے) (Intestinal Worms)

☆ آنتوں میں کیڑوں کی پیدائش کا سبب یہ ہے کہ آنتوں میں بلغمی رطوبتیں متعفن ہو جاتی ہیں۔

اقسام

(الف): ظاہری شکل و صورت کے لحاظ سے دیدان امعاء کی ۳ رقسمیں ہیں

(۱) طوال یا حیات یا کیچوے (Round Worm, Ascaris

Scanned with CamScann

Lumbricoides)

(۲) اعراض یا حب القرع یا کدو دانے یا دودِ عریض (Tape Worm)

(۳) صغار یا دود الخل یا چنونے چرنے یا دیدان خلیہ (thread Worm)

☆ طب جدید نے مزید ایک قسم Hook worm سے روشناس کرایا ہے جسے Ancylostomiasis کہا جاتا ہے۔

(ب) بلحاظ ساخت دیدانِ امعاء کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مجوفہ یا ذات البطن کی دو قسمیں ہیں۔

(۲) مصمتہ: یہ مجرائے غذائی سے خالی ہوتے ہیں۔

☆ مجوفہ میں طوال وصغار آتے ہیں جب کہ اعراض کا شمار مصمتہ کے تحت ہوتا ہے۔

حیات (طوال):

یہ سانپ جیسے ہوتے ہیں۔ انکی پیدائش چھوٹی آنتوں بالخصوص صائم (Jejunum) میں ہوتی ہے، بالغ حیات تقریباً ایک فٹ لمبا ہوتا ہے۔

حیات کے علامات: بھوک کی حالت میں شکم میں مروڑ، صریر الاسنان (نیند کی حالت میں دانت کا بجنا) پیٹ کا بڑھنا۔

اعراض (حب القرع):

یہ چوڑے فیتا نما چپٹے ہوتے ہیں، انکی پیدائش اعور (Caecum) اور قولون میں ہوتی ہے، انکی لمبائی ۳ رگز سے ۱۲ رگز تک ہوسکتی ہے۔

حب القرع کے علامات: کدو کے بیج سے مشابہ کیڑے براز میں خارج ہوتے ہیں، بھوک بہت زیادہ لگتی ہے۔

☆ حب القرع تمام قسموں میں سب سے زیادہ ردی ہے۔

☆ حب القرع کی چوڑائی کے لحاظ سے ۳ رقسمیں ہیں۔

(۱) ضیق یا قرع خنزیری یا قرعیہ سلاحیہ (Taenia Saginata)

(۲) متوسط یا قرع بقری (taenia Solium)

(۳) عریضہ یا عظیمہ

ضیق (قرع خنزیری):

اس کی لمبائی ۱ سے ۲ گز ہوتی ہے۔ ان کیڑوں کے سروں میں کلاب (آنکڑے) ہوتے ہیں، یہ سور کا گوشت کھانے والوں میں پایا جاتا ہے۔

متوسط (قرع بقری): یہ ۳ میٹر سے ۷ میٹر یا ۴ گز سے ۸ گز لمبے ہوتے ہیں، یہ گائے بیل بھینس کا گوشت کھانے والوں میں پایا جاتا ہے۔

☆ عظیمہ یا عریضہ ۲۔۱۲ گز لمبے ہوتے ہیں۔

صغار (دیدان خلیہ):

یہ کیڑے سرکہ اور پنیر کے کیڑوں سے مشابہ امعاء مستقیم، قولن سینی، اعور میں پائے جاتے ہیں یہ ۱/۴ قیراط لمبے ہوتے ہیں۔

☆ بچوں میں صغار یعنی دیدان خلیہ کثیر الوقوع ہے۔

دیدان خلیہ سے مشابہ دو قسم کے کیڑے اور ہوتے ہیں۔

(۱) دیدان کلابیہ (آنکس والے): یہ تقریباً نصف قیراط لمبے ہوتے ہیں اور دھاگہ کے مانند ہوتے ہیں، یہ اوپر کی چھوٹی آنتوں میں رہتے ہیں، یہ آنتوں میں جریان خون پیدا کر کے سوء القنیہ عارض کر دیتا ہے۔

(۲) دیدان خیطیہ (دھاگہ نما): یہ کیڑے سوت کی طرح پتلے ہوتے ہیں، ان کی لمبائی ۱/۲، ۱۔۲ قیراط ہوتی ہے۔

☆ یہ اکثر اعور مگر کبھی قولون اور امعاء مستقیم میں پائے جاتے ہیں۔

Hook Worm: یہ ہک نما ہوتے ہیں۔ یہ اثناء عشری اور صائم میں پائے جاتے ہیں۔ ان کا لاروا پاؤں کی جلد سے دوران خون میں پہنچتا ہے۔

☆ کسانوں اور ننگے پاؤں چلنے والوں میں ہک ورم کثیر الوقوع ہے۔

☆ قاتل دیدان ادویہ کھلانے سے پہلے ۳ سے ۴ روز تک میٹھی چیزیں خوب کھلائی جائیں۔

☆ اعراض یا حب القرع کو مارنے کے لئے سب سے زیادہ موثر سرخس ہے۔

Scanned with CamScann

☆ طوال یا حیات کو قتل کرنے کے لئے سب سے مؤثر درمنہ ترکی ہے مگر حب النیل بھی مجرب ہے۔

☆ صغار یا دیدان خلیہ کے لئے قاتل دیدان ادویہ کا حقنہ کرنا زیادہ مفید ہے۔

ورم امعاء (enteritis):

اس سے مراد آنتوں کا ورم حار ہے جس میں آنتوں کی غشاء مخاطی کا متورم ہونا کثیر الوقوع ہے اور آنتوں کے طبقات کا متورم ہونا قلیل الوقوع ہے۔

☆ ورم امعاء خصوصاً بچوں کو دانت نکلنے کے زمانہ میں ہوا کرتا ہے۔

ورم زائدہ اعور (Appendicitis):

اسے ورم زائدہ دودیہ اور ورم خراطین بھی کہتے ہیں۔

☆ یہ ورم نزلی قسم کا ہوتا ہے۔

☆ ورم زائدہ اعور زیادہ تر جوان مردوں کو ہوا کرتا ہے۔

☆ ثقیل و دیر ہضم اغذیہ کی عادت ورم زائدہ اعور کے لئے محرک سبب تصور کیا جاتا ہے۔

قبض، (Constipation)

مترادفات: حصر، احتباس البطن، اعتقال البطن (پیٹ کو باندھنا)، احتباس الطبیعہ (براز کو روکنا)، اعتقال الطبیعہ۔

☆ قبض کے لغوی معنی "گرفت" کے ہیں چونکہ اس مرض میں آنتیں براز کو اپنی گرفت میں لیئے رہتی ہیں اس لئے اس کا نام قبض رکھا گیا۔

☆ قبض دراصل امعاء غلاظ (Large Intestine) کے فعل کی کمی و کوتاہی کا نام ہے۔

☆ بدن میں سب سے بڑا فضلہ براز ہے۔

☆ بقراط کا قول ہے کہ "جس طرح اجابت کا نرم ہونا برا ہے اسی طرح اس کا سخت ہونا برا ہے"۔

قبض کی ۳ صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) مقررہ وقت پر اجابت کا نہ ہونا۔

(۲) اجابت کی مقدار کا طبعی سے کم ہونا۔

(۳) اجابت کا آسانی سے نہ ہونا بلکہ اجابت کے لئے زیادہ اینٹھنا اور زور لگانا پڑے۔

حصر معتاد (دائمی قبض):

اسے اعتیادی قبض بھی کہتے ہیں، اس مرض میں ہمیشہ یا اکثر قبض رہا کرتا ہے۔

☆ علامہ نفیس نے تحریر کیا ہے کہ "قبض میں زیادہ خطرات ہیں اسلئے کہ جب آنتوں سے کیلوسی فضلات نکل نہیں پاتے تو یہ فاسد ہو کر جگر کی طرف رس جاتے ہیں لہٰذا قبض کی وجہ سے سوء القنیہ عارض ہو جاتا ہے۔

☆ ساگ پات میں جو خشبی ریشے ہوتے ہیں وہ بہترین محرک امعاء ہیں اس لئے وہ ملین ہوتے ہیں۔

☆ بالفعل اور بالقوۃ مرطوب غذائیں اور وہ غذائیں جن میں نشاستہ اور لحمی اجزاء زیادہ پائی جاتے ہیں وہ قبض کا سبب بنتی ہیں۔

☆ سبزیوں میں خرفہ، پالک، میتھی، چولائی، چقندر، بیگن، گاجر، شلجم، ہرے چنے ملین ہیں اس لئے قبض میں بہترین ہیں کدو، ترئی، ٹنڈے نہ قابض ہیں نہ ملین، آلو بخارا، سیم، کچنال مائل بہ قبض ہیں۔

☆ پھلوں میں بیر، سیب، بہی مائل بہ قبض ہیں باقی سارے پھل ملین ہیں۔

☆ چاول قابض ہے اس لئے قبض میں ممنوع ہے۔

بواسیر، مسے Piles

☆ بواسیر جمع ہے باسور کی جس کے معنی ہیں "پھنسیوں کی شکل میں گوشت کا بڑھ جانا"

☆ Piles لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ball کے۔

☆ بقراط کے مطابق بواسیر دراصل مرض دوالی کے مانند امعاء مستقیم کی اندرونی بلغمی جھلی کی عروق رسولی ہے۔

☆ سمرقندی کے نزدیک "بواسیر ایک قسم کی بلندی یا ابھار ہے جو مقعد کی رگوں کے منہ پر سوداوی غلیظ خون سے پیدا ہو جاتی ہے اور جو گوشت یا دشبذ سے مشابہ ہوتی ہے۔

☆ شکل و ہیئت کے اعتبار سے بواسیر کی ۳ قسمیں ہوتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

(۱) ثؤلوی (مسہ کی طرح)

(۲) عنبی (انگور کی طرح)

(۳) توتی (شہتوت کی طرح)

☆ جریان الدم کے لحاظ سے بواسیر کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بواسیر دامیہ (خونی بواسیر)

(۲) بواسیر عمیا (بادی بواسیر)

☆ مقام کے لحاظ سے بھی بواسیر کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بیرونی بواسیر (External Piles) جو حصہ مقعد سے باہر جلد کے قریب ہوتے ہیں۔

(۲) اندرونی بواسیر (Internal Piles) جو امعاء مستقیم کے زیریں حصہ میں ہوتے ہیں۔

ریح البواسیر:

کبھی بواسیری مسے آنت میں کہیں چھپے ہوتے ہیں جو باہر نہیں نکلتے اور نہ ہی ان سے خون رستا ہے مگر ان مسوں کی وجہ سے ریاح زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتی ہے کیونکہ ریاح کا نکلنا دشوار ہوتا ہے لہٰذا اس حالت کو ریحی بواسیر کہتے ہیں۔

نواسیر مقعد (بھگندر) Fistula in Ano

☆ نواسیر مقعد در حقیقت مقعد کے گہرے زخموں کو کہتے ہیں جو کہ امعاء مستقیم کے کنارے عام ناسور کی طرح کسی پھوڑے سے پیدا ہوتا ہے اور جس سے صدید (Pus) برابر بہتی رہتی ہے۔

☆ نواسیر کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نواسیر نافذہ جو آنتوں میں سوراخ کر دیتی ہے۔

(۲) نواسیر غیر نافذہ

☆ نواسیر مقعد کا شمار ان زخموں میں ہوتا ہے جو مشکل سے اندمال پذیر ہوتے ہیں۔

☆ نواسیر مقعد کا علاج عمل خرم ہے۔

شقاق مقعد (مقعد کا پھٹ جانا) fissure in Ano

اس مرض میں گرمی و خشکی کے باعث معمولی اسباب مثلاً خشک براز کے گزرنے سے

مقعد میں شگاف پڑ جاتا ہے۔

☆ مرہم سفیدہ شقاق مقعد میں فائدہ مند ہے۔

استرخاء شرج (مقعد کا ڈھیلا ہو جانا):

☆ وہ مرض ہے جس میں براز اور ریاح بلا اختیار خارج ہو جایا کرتی ہے۔

☆ استرخاء شرج کا دو سبب ہوتا ہے

(۱) ہتک عصب (عصب کا کٹ جانا)

(۲) استرخاء رطوبی

خروج مقعد (کانچ کا نکلنا) Prolapse of Rectum:

اس مرض میں امعاء مستقیم کی صرف غشاء مخاطی اور کبھی سارے طبقات باہر نکل آتے ہیں۔

☆ خروج مقعد کا سبب ۲ ہوتا ہے۔

(۱) ورم

(۲) استرخاء (فالج) عموماً یہی سبب ہوا کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

امراض جگر

Hepatic Diseases

☆ جگر کا وزن ۱-۲ سیر، لمبائی ۱۰-۱۲ قیراط، چوڑائی ۶-۷ قیراط اور موٹائی ۳ قیراط ہوتی ہے۔

ترہل: اس حالت کو کہتے ہیں جس میں غذا بدن کے ساتھ پورے طور پر نہیں چمٹتی ہے، جس کی وجہ سے بدن پھول جاتا ہے۔

☆ ترہل درحقیقت جگر کے سوءِ مزاج بارد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

ضعف جگر:

ضعف جاذبہ: براز زیادہ مقدار میں نرم اور سفید خارج ہوتا ہے۔

ضعف ماسکہ و ضعف ہاضمہ: اسہال غسالی، چہرہ میں تہبج، خون رقیق ہو جاتا ہے۔

ضعف دافعہ: پیشاب یا پاخانہ کی کمی، ضعف اشتہا، استرخاء بدن۔

سدد الکبد (جگر کے سدے): سدوں کے اسباب غلیظ لیسدار اخلاط ہوا کرتے ہیں۔

☆ سدد جگر کی حالت میں جگر کے مقام پر بوجھ ہوتا ہے، نہ درد اور نہ بخار مگر جب سدے زیادہ ہوں تو درد کے ساتھ بخار ہو جاتا ہے۔

☆ سدد جگر میں پیشاب رقیق اور براز نرم و تر نیز مقدار میں زیادہ ہوتا ہے۔

نفخۃ الکبد (جگر کا نفخہ): ضعف جگر اور سدد جگر کی حالت میں جگر کے اجزاء میں اس کی جھلی کے نیچے ریاح و بخارات جمع ہو جانے سے نفخۃ الکبد عارض ہو جاتا ہے۔

ورم جگر (Hepatitis):

ورم اگر بڑا ہے تو ہچکیاں زیادہ آتی ہیں۔

☆ ورم اگر جگر کے مقعر حصے میں ہو تو امراض معدہ کی علامات ملتی ہیں جیسے متلی و قے، بھوک نہ لگنا۔

☆ ورم اگر جگر کے محدب حصہ میں ہو تو امراض تنفس کی علامات پائی جاتی ہیں مثلاً ضیق النفس، کھانسی۔

☆ ورم کبد کے علاج میں اولاً باسلیق یا رگ اکحل کی فصد کھولیں اس کے بعد ٹھنڈے مشروبات پلائیں۔

☆ ورم کبد میں بطور غذا صرف ماء الشعیر دینا چاہئے۔

☆ دریدہ افسنتین ورم کبد بلغمی میں تنقیہ کے بعد استعمال کرایا جاتا ہے۔

خراج کبد: جگر کے چھوٹے پھوڑے کو خراج کبد کہا جاتا ہے۔

دبیلۂ کبد: جگر کے بڑے پھوڑے کو دبیلۂ کبد کہا جاتا ہے۔

☆ تقیح الدم کے سبب پھوڑا عام طور پر باب الکبد میں ہوا کرتا ہے۔

☆ دبیلۂ کبد اور خراج کبد عموماً جگر کے ورم حار کے بعد واقع ہوتا ہے۔

☆ صلابت کبد (جگر کی سختی) عام طور سے ورم بارد کے بعد رونما ہوتا ہے۔

☆ تبثر کبد یعنی جگر کی سطح پر پھنسیوں کا پیدا ہونا شاذ و نادر ہوتا ہے۔

☆ خفقۃ الکبد یعنی جگر کا پھڑکنا دراصل جو ہر کبد کے عروق میں سدہ پیدا ہونے کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔

حصات الکبد (جگر کی پتھریاں):

اسے حصات صفراویہ اور حصات المرارہ بھی کہتے ہیں اور ان پتھریوں کی وجہ سے اٹھنے والا درد قولنج کبدی کہلاتا ہے۔

☆ جالینوس کا قول ہے کہ "جگر میں سخت پتھری پیدا ہو جاتی ہے"۔

☆ حصات کبدی میں غذا ہضم ہونے کے بعد ہمیشہ قے آتی ہے۔

سوءالقنیہ (خون کے ذخیرہ کا بگڑ جانا):

اس کو فقر الدم (خون کی محتاجی) قلت الدم (خون کی کمی) فساد الدم (خون کی تباہی) اور "فساد مزاج" کہتے ہیں۔

سوءالقنیہ میں خون کی رطوبت بیضہ اور اس کے سرخ دانوں نیز قیمتی اجزاء میں کمی آجاتی ہے اور اس میں پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

☆ سوءالقنیہ استسقاء کا مقدمہ ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ فسادِمزاج: استسقاء کا مقدمہ ہے۔

فسادِمزاج: استسقاء سے پہلے کی حالت کو فسادِمزاج کہتے ہیں۔

☆ سوء القنیہ اسی وقت عارض ہوتا ہے جب جگر کا مزاج بگڑ کر اس میں ضعف لاحق ہو جائے۔

خضرہ، اخضر: یہ سوء القنیہ کی ایک خاص قسم ہے۔

☆ مرض اخضر نوجوان لڑکیوں میں حیض کی خرابی کی وجہ سے کثیر الوقوع ہے۔

☆ مرض اخضر میں جلد کا رنگ سفید یا زردی مائل سبز ہو جاتا ہے۔

☆ دائمی قبض مرض اخضر کا ایک عام سبب ہے۔

☆ مرض خضرہ میں خون میں جمنے والے مادے یعنی لیفین کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

سوء القنیہ اور فسادِ خون میں فرق: سوء القنیہ میں نمایاں طور پر خون کے اجزاء کی کمی ہوتی ہے اور فسادِ خون میں واضح طور پر فاسد اجزاء اور سمیت خون میں شامل ہو جاتے ہیں۔

☆ نقوع شاہترہ فسادِ خون میں مستعمل ہے۔

استسقاء:

استسقاء کے لفظی معنی پیٹ میں زرد پانی جمع ہو جانے کے ہیں لیکن اصطلاحی طور پر جب عروق سے خون کی مائیت یعنی مصل الدم مترشح ہو کر جلد یا غشاء مخاطی کے نیچے خلاؤں اور خنوں میں یا کسی جوف میں جمع ہو جاتی ہے تو اسے استسقاء کہا جاتا ہے۔

☆ استسقاء کا سبب مادۂ باردہ غریبہ ہوتا ہے۔

☆ ماء الراس: کا سبب بطون دماغ کے اوردہ کا انسداد ہے۔

☆ صاحب اکسیر کے نزدیک استسقاء کا عام سبب ہضم کبدی کا ضعف ہے۔

☆ جرجانی نے تحریر کیا ہے کہ ''جس طرح معدہ کے ضعف سے جوع البقر عارض ہوتا ہے اسی طرح جگر کے ضعف سے استسقاء پیدا ہوتا ہے۔

☆ استسقاء زیادہ تر ان اعضاء سے شروع ہوتا ہے جو دل سے دور ہیں اور نیچے کی طرف لٹکے ہوئے ہیں۔

اقسام:

(۱) استسقاء زقی

(۲) استسقاء لحمی

(۳) استسقاء طبلی

استسقاء زقی (Ascites):

اسے ''حبن، استسقاء بطنی'' بھی کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: زق کے معنی مشک کے ہوتے ہیں چونکہ اس مرض میں پیٹ کی شکل مشکیزہ نما ہو جاتا ہے۔

☆ استسقاء زقی میں جوف صفاق میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔

☆ استسقاء زقی کے اسباب:

(۱) باب الکبد کا تنگ ہونا یا بند ہونا۔

(۲) کیلوس کے مجاری کا پھٹ جانا۔

(۳) ورم صفاق مزمن۔

☆ کیلوس کے راستوں کے پھٹ جانے کی وجہ سے جو استسقاء پیدا ہوتا ہے اسے استسقاء کیلوسی کہتے ہیں۔

☆ استسقاء زقی تمام قسموں میں سب سے زیادہ ردی ہے۔(رازی)

☆ رجرجہ (Thrill) استسقاء زقی میں پایا جاتا ہے۔

☆ معجون کاکلانج، عمل البزل، عمل شیر شترا استسقاء زقی میں مفید ہے۔

استسقاء لحمی (Anasarca/Oedema):

اسے استسقاء عام کہتے ہیں۔ اس مرض میں تحت الجلد ساختوں میں خون کی مائیت کے جمع ہو جانے سے تمام اعضاء پھول جاتے ہیں اور گوندھے ہوئے آٹے کے مانند ہو جاتے ہیں۔

☆ سمرقندی کے نزدیک استسقاء لحمی کا سبب جگر کا ضعف اور جگر کی برودت ہے۔

☆ علامہ نفیسی کے مطابق استسقاء لحمی کا سبب ضعف گردہ ہے(جالینوس، رازی، شیخ)۔

☆ استسقاء لحمی استسقاء کی تمام قسموں میں کم خطرناک ہے مگر یوحنا بن ماسویہ کے نزدیک

Scanned with CamScanner

استسقاءلحمی تمام قسموں سے زیادہ ردی ہے۔

استسقاءزقی ولحمی میں فرق: استسقاءزقی میں اعضاءمتورم نہیں ہوتے بلکہ اعضاءمیں ذبول ولاغری لاحق ہوجاتی ہے مگر استسقاءلحمی میں اعضاءمتورم ہوجاتے ہیں۔

استسقاءطبلی (flatulence):

اسے استسقاءیابس کہا ہے۔

☆ استسقاءطبلی دراصل استسقاءنہیں ہے بلکہ یہ نفخہ یااپھارہ کی ایک قسم ہے۔

☆ استسقاءطبلی میں غلیظ اورناقابل تحلیل ریاح جوفِ شکم میں جمع ہوجاتی ہے۔

استسقاءطبلی کے اسباب:

صاحب کامل	برودت کبد، مولدریاح اغذیہ
شیخ	ہضم معدی کا فساد
سمرقندی	جگر کی حرارت، معدہ کی رطوبت وبرودت۔

استسقاءطبلی میں ناف بہت زیادہ ابھری ہوئی ہوتی ہے اورامتحان بالقرع کرنے پر ڈھول جیسی آواز آتی ہے۔

صلابت کبد سے مرادتلیف کبد (Fibrosis of Liver) ہے۔اس کی وجہ عموماً استسقاءزقی ہوا کرتا ہے۔

صغرالکبد (Cirrhosis of liver) سے مرادجگر کی لاغری ہے۔

☆ صغرالکبد حارکو"یرقان خبیث"اور"ہزال اصفر" کہتے ہیں۔

عظم الکبد (hepatomegaly):

اس حالت کو کہتے ہیں جب جگر کا حجم بغیر ورم کے بڑھ جائے جس سے اس کے افعال میں کوئی خاص خرابی واقع نہیں ہوتی ہے بلکہ صرف جگر کی ساخت بڑھ جاتی ہے۔

☆ عظم الکبدان ممالک میں کثیرالوقوع ہے جہاں حمیات اجامیہ (malerea) زیادہ پائے جاتے ہیں۔

انشقاق کبد:

☆ جب جوہر کبد پھٹ جاتا ہے تو اسے انشاق کبد یاانفجار کبد کہتے ہیں۔

☆ انشاق کبد کو"سکتہ کبدیہ" بھی کہتے ہیں۔

☆ سکتہ دمویہ دماغی عروق سے خون بہنے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔

یرقان (Jaundice)

☆ وہ مرض ہے جس میں بدن کی رنگت زردیاسیاہ ہوجاتی ہے۔

☆ یرقان کی بنیادی دوقسمیں ہیں: (۱) یرقان اصفر (۲) یرقان اسود

یرقان اصفر

اس مرض میں صفراء (Bilirubin) زیادہ مقدار میں خون میں شامل ہوجاتی ہے جس سے بدن کی جلد، طبقہ ملتحمہ، بدن کی اکثر رطوبات وساختیں زردرنگ سے رنگین ہوجاتی ہیں۔

☆ یرقان اصفر میں دماغ کے علاوہ بدن کی تمام ساختیں اوررطوبتیں زردرنگ کی ہوجاتی ہیں کیونکہ Serum billirubin, Blood-Brain Barrier کو کراس نہیں کرپاتا ہے۔

☆ یرقان اصفر کو Clinically اس وقت معلوم کیا جاسکتا ہے جب کہ Serum Bilirubin کی مقدار 3mgm/DL یااس سے زائد ہوجائے۔

☆ یرقان اصفر کا کثیرالوقوع سبب مجرائے صفراویہ کا تسدد ہے۔

☆ تخم کشوت یرقان اصفر کیلئے نفع بخش ہے (بقراط، رازی)

☆ مولی کا پانی دس دن تک لگاتار پلانا یرقان کو ختم کردیتا ہے۔(ابن سینا، رازی)

☆ رازی کا قول ہے کہ ۳ ہفتہ تک ماءالجبن پلانے سے یرقان زائل ہوجاتا ہے۔

☆ یرقان اسود کو یرقان سندھی، یرقان سیاہ، یرقان سوداوی کہتے ہیں۔

☆ یرقان اسود میں بدن کا طبعی رنگ بدل کر مردی مائل سیاہ یابالکل سیاہ ہوجاتا ہے۔

☆ بہ لحاظ اسباب یرقان اسود کی ۳رقسمیں ہیں۔(۱) یرقان کبدی (۲) یرقان طحالی (۳) یرقان بحرانی

☆ حمیات اجامیہ اورسونوخس (حمی مطبقہ) کے باعث یرقان اصفر ہوا کرتا ہے۔

Scanned with CamScann

امراض طحال

Disease of spleen

☆ صلابت طحال سے مراد طحال کا ورم صلب ہے کیونکہ عموماً ورم طحال سخت ہی ہوا کرتا ہے۔

☆ صلابت طحال ورم حار کے بعد واقع ہوتا ہے۔

☆ ورم طحال نادر الوقوع ہے مگر امتلاء طحال اور عظم طحال کثیر الوقوع ہے۔

تہیج طحال:

طحال کے ورم کو تہیج طحال کہتے ہیں جس کی علامت یہ ہے کہ طحال بڑھ جاتی ہے مگر درد کم ہوتا ہے۔

☆ بقراط کا قول ہے کہ ''جب طحال بڑی ہوتی ہے تو بدن لاغر ہو جاتا ہے اور جب وہ چھوٹی ہوتی ہے تو بدن موٹا ہو جاتا ہے۔''

☆ جالینوس نے تحریر کیا ہے کہ ''طحال کا بڑا ہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بدن میں ردی اخلاط موجود ہیں اور اس کا لاغر ہونا بتاتا ہے کہ اخلاط صحیح ہیں گویا طحال کا بڑا ہونا ضعف جگر کو بتاتا ہے۔''

امتلاء طحال: طحال کی ساخت میں زیادہ مقدار میں خون کا جمع ہونا امتلاء طحال کہلاتا ہے۔

☆ امتلاء طحال کا عمومی سبب حمیات اجامیہ یا تپ موسمی ہے۔

ضعف طحال کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عظم طحال (۲) ابیاض الدم

☆ عظم طحال سے مراد بغیر ورم کے طحال کا اپنے حجم و مقدار میں بڑھ جانا ہے۔

☆ عظم طحال کا سبب بار بار امتلاء طحال کا عارض ہونا ہے۔

☆ عظم طحال ایک مزمن مرض ہے۔

☆ عظم طحال اگر ایک عرصہ تک باقی رہ جائے تو اسے سوء مزاج طحال سوداوی کہا جاتا ہے۔

☆ عظم طحال میں شدید جسمانی محنت منع ہے کیونکہ تلی کے پھٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

☆ قرص فنجکشت ورم طحال سوداوی یا صلابت طحال میں مفید ہے۔

☆ ورم طحال سوداوی یا صلابت طحال میں باسلیق اور اسیلم کی فصد کھولنا فائدہ مند ہے۔

☆ سفوف حرف (ہالون) نفخہ طحال میں مفید ہے۔

☆ بانقراس (Psncreas) تقریباً ۲/ر قیراط لمبا، ڈیڑھ قیراط چوڑا اور نصف سے ا/ر قیراط تک موٹا ہوتا ہے۔

☆ بانقراس کا وزن ۲۔۳ اوقیہ یعنی ۸۔۱۰ تولہ ہوتا ہے۔

☆ مرارہ (Gall blader) کی لمبائی ۴/ر قیراط اور چوڑائی ایک قیراط ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

امراض بول

(Urinary Diseases)

☆ گردہ کی لمبائی ۴ قیراط، چوڑائی ڈھائی قیراط، موٹائی ا قیراط ہوتی ہے۔

☆ گردہ کا وزن مردوں میں ۱۰۔۲۰ تولہ اور عورتوں میں ۱۰۔۱۶ تولہ ہوتا ہے۔

☆ ہزال کلیہ کو لاغری گردہ کہتے ہیں جس میں گردوں کی چربی کم یا فنا ہو جاتی ہے۔

☆ دواء الترنجبین ہزال کلیہ کی مخصوص دواء ہے۔

☆ اندرونی اعضاء کے ورم کے لئے مغز املتاس نہایت موثر ہے۔

☆ جالینوس نے لکھا ہے کہ ''قے قروح کلیہ (گردوں کے زخم) کے لئے بہترین علاج ہے۔

☆ ریح الکلیہ قلیل الوقوع ہے۔ اس میں بوجھ کے بغیر درد اور تناؤ ہوتا ہے جو کہ بھوک کی حالت میں نیز غذا ہضم ہونے کے بعد کم ہو جاتا ہے۔

☆ روغن زنبق (روغن چمیلی) ریح الکلیہ میں فائدہ بخش ہے۔

☆ وجع الکلیہ یعنی درد گردہ میں آبزن نہایت مفید ہے۔

☆ مثانہ میں عام طور سے ۵۰۔۶۰ تولہ پیشاب جمع ہو سکتا ہے۔

☆ پیشاب سے بھرا ہوا مثانہ بیضوی شکل کا ہوتا ہے لیکن مثانہ جب خالی ہو تو مثلث ہوتا ہے۔

☆ پیشاب دو قوتوں سے خارج ہوتا ہے۔ (۱) قوت دافعہ ارادی (۲) قوت دافعہ طبعی

☆ خراج مثانہ کی صورت میں دبیلہ جگر کے اصول پر علاج کریں گے۔

☆ پوست فالسہ شکری، سفوف ریوند کا استعمال حرقت البول (پیشاب کی جلن) میں فائدہ مند ہے۔

☆ جانوروں کو سوزاک، آتشک اور بواسیر نہیں ہوتا ہے۔

☆ ریح الشانہ یا نفخہ الشانہ کو بول الریح کہا جاتا ہے، یہ امراض باردہ میں سے ہے۔

☆ لذع الشانہ سے مراد مثانہ میں خراش کا لاحق ہونا ہے۔

☆ مثانہ کی پتھری سے اچانک احتباس بول عارض ہو سکتا ہے۔

☆ ثقب الشانہ: جب سنگِ مثانہ سے پیشاب بند ہو جاتا ہے تو سیون کے مقام پر سوراخ کیا جاتا ہے اس عمل کو ثقب الشانہ کہتے ہیں۔

ورم کلیہ (گردوں کا ورم) nepritis

☆ ورم کلیہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ورم کلیہ حار (حاد) Acute interstilial nephritis

(۲) ورم کلیہ بارد (مزمن) Chronic Nephritis

(۳) ورم کلیہ صلب Nephrosis

☆ ورم گردہ حار میں حمی مختلطہ (بے قاعدہ بخار) ہوتا ہے جو عموماً خفیف اور لرزہ کے ساتھ آتا ہے۔

☆ ورم گردہ حار میں پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور بول البیض (Albuminuria) کی شکایت عموماً پائی جاتی ہے۔

☆ ورم گردہ حار میں استسقاء کی شروعات پپوٹے اور چہرے سے ہوتی ہے۔

☆ ورم گردہ حار میں باسلیق کی فصد کھولنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

☆ ورم گردہ حار میں سب سے پہلے مغز املتاس کے ذریعہ اسہال لائیں اور انکباب کے ذریعہ پسینہ لائیں اس کے بعد گردوں کی تبرید و تسکین کی جائے۔

☆ شیخ کا قول ہے کہ گردوں کے اورام وقروح کے لئے آرام وسکون سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

☆ صاحب اکسیر کے نزدیک ورم گردہ میں گوشت اور میٹھی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

☆ ماہیئت اور علامات کے لحاظ سے ورم گردہ مزمن کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ورم انبوبی (۲) ورم خلالی

☆ ورم انبوبی کو ''ورم جوہری'' اور ''تشحم کلیہ'' (چربی دار گردہ) بھی کہا جاتا ہے۔

☆ ورم انبوبی میں پیشاب کی باریک باریک نالیاں ماؤف ہو جاتی ہیں۔

☆ ورم انبوبی زیادہ تر جوانوں کو عارض ہوتا ہے۔

☆ ورم انبوبی کی ابتداء میں کلیہ بیضاء عظیمہ یعنی گردہ سفید اور بڑا ہوتا ہے لیکن آخری درجہ میں کلیہ بیضاء صغیرہ یعنی گردہ بہت چھوٹا ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScann

☆ ورم خلالی کو تجبب کلیہ (دانہ دار گردہ) بھی کہا جاتا ہے۔
☆ ورم خلالی میں پیشاب کی نالیوں کے درمیان کی رباطی ساختیں متاثر ہوتی ہیں۔
☆ تجبب کلیہ یعنی ورم خلالی میں گردے بہت چھوٹے ہو جاتے ہیں۔
☆ تجبب کلیہ ۴۰ سال پہلے شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے۔
☆ تشحم کلیہ میں استسقاء نمایاں ہوتا ہے اور پیشاب میں رطوبت بیضہ زیادہ خارج ہوتی ہے جب کہ تجبب کلیہ میں استسقاء نہیں ہوتا اور پیشاب میں رطوبت بیضہ کی مقدار بھی کم ہوتی ہے۔
☆ ورم گردہ صلب درحقیقت ورم مزمن کی ایک قسم ہے جو کہ عام طور پر اورام حارہ کے بعد لاحق ہوتا ہے۔
☆ ورم گردہ صلب میں پیشاب رقیق اور مقدار میں کم خارج ہوتا ہے، اکثر اوقات تہبج و استسقاء پایا جاتا ہے۔
☆ طبری کا قول ہے کہ ورم گردہ صلب سے کبھی دق پیدا ہو جاتی ہے۔

تشمع کلیہ (گردہ کا موم جیسا بن جانا):

یہ گردہ کا ایک مرض ترکیب ہے جو خود ورم حار نہیں ہے بلکہ یہ ورم خلالی مزمن کے ساتھ عموماً پایا جاتا ہے۔
☆ تشمع کلیہ عام طور سے اعضاء کے مزمن زخم خصوصاً تقرح سلی اور تقرح عظام کے بعد ہوا کرتا ہے۔

ذیابیطس (Diabetes)

مترادفات: سلسل البول (پیشاب کا مسلسل بہنا) استسقاء انمس (مثانہ کا استسقاء) دولاب (رہٹ، چرخی، چکر) معطشہ (پیاس لگانے والا) دوارہ (چکر کھانے والا) برکاریہ (پرکار والا) زلق الکلیہ (گردہ سے پھسل جانا)
☆ ذیابیطس یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "چرخی" کے ہیں۔
☆ زلق المعدہ والا معاء کو جو نسبت غذا کے ساتھ ہے وہی نسبت ذیابیطس کو مشروب یعنی پانی

سے ہے۔
☆ ذیابیطس کی دو قسمیں ہیں (۱) ذیابیطس حار (ذیابیطس شکری) Diabetes Mellitus
(۲) ذیابیطس بارد (ذیابیطس سادہ) Diabetes Insipidus
☆ مطلقاً ذیابیطس سے مراد ذیابیطس شکری ہے کیونکہ یہی قسم کثیر الوقوع ہے۔
☆ ذیابیطس شکری کو بول سکری، بول شیریں، مدھ پرمیہ، شہدیہ کہا جاتا ہے۔
☆ سمرقندی کے نزدیک ذیابیطس شکری کا سبب گردوں کا سوء مزاج حار ہے۔
☆ ذیابیطس شکری دراصل فساد تغذیہ یا فساد ہضم کبدی و عروقی کا نام ہے۔

ذیابیطس شکری کے علامات

(۱) شدید پیاس لگتی ہے مگر بخار یا یبوست کی نشانیاں نہیں پائی جاتی ہیں۔
(۲) پیشاب بار بار آتا ہے مگر جلن نہیں ہوتی ہے۔
(۳) پیشاب کا رنگ سفید اور قوام پانی جیسا ہوتا ہے۔
☆ ذیابیطس شکری میں غذا کی اصلاح سب سے زیادہ ضروری ہے۔
☆ تخم حیات، گڑمار بوٹی، تخم حلبہ، مغز جامن، سفوف ہندی ذیابیطس شکری کے لئے مفید دوائیں ہیں۔
☆ ذیابیطس سادہ نہایت نادر الوقوع ہے چنانچہ شیخ نے تحریر کیا ہے کہ "میرے مشاہدہ میں یہ قسم کبھی نہیں آئی ہے"۔
☆ ذیابیطس سادہ کو "کثرت بول" اور "معطشہ" (پیاس لگانے والا) کہتے ہیں۔
☆ ذیابیطس سادہ کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ پیشاب بار بار اور بہت زیادہ مقدار میں آتا ہے یہاں تک کہ رات و دن میں ۸ سیر تک پیشاب آجاتا ہے۔
☆ سمرقندی نے لکھا ہے کہ ذیابطس سادہ کا سبب برودت گردہ ہے جس کی وجہ سے گردہ کی قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے۔
☆ مثرودیطوس، کشتہ زمرد ذیابیطس سادہ میں مفید ہیں۔
☆ صاحب کامل کا قول ہے کہ "ذیابیطس ایک ردی مرض ہے جس کا نتیجہ کبھی ذوبان اعضاء اور دق ہوا کرتا ہے۔ جب یہ مرض مستحکم ہو جاتا ہے تو بدن میں لاغری آجاتی ہے، جلد پر خشکی کا

Scanned with CamScann

غلبہ ہوجاتا ہے اور جلد سے بھوسی جھڑتی رہتی ہے"۔

حصات بولیہ (urolithiasis)

☆ شیخ کے نزدیک گردہ اور مثانہ میں پتھری پیدا ہونے کی نوعیت اور سبب ایک جیسا ہے۔

☆ صاحب کامل کے نزدیک گردوں کی پتھری کا فاعلی سبب حرارت ہے اور مادی سبب غلیظ ولیسدار رطوبت ہے۔

☆ شیخ کے نزدیک پتھری بننے کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں۔(۱) غلیظ مادہ (۲) غلیظ مادہ کا رکنا۔

☆ رازی نے گردوں کی سوءِ مزاج حار کو حصات کلیہ کی پیدائش کا سبب مانا ہے۔

☆ جالینوس کے نزدیک گردے میں پتھری کبھی قرحہ (زخم) سے بنتی ہے۔

☆ مردوں میں حصاتِ کلیہ نسبتاً زیادہ واقع ہوا کرتا ہے۔ بچوں میں حصات مثانہ عام ہے۔

حصات کلیہ کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) حصات توتیہ (Oxalate Stone)

(۲) حصات قیمولیاوی (Phosphate Stone/Staghorn Stone)

(۳) حصات بولیہ (Uric Acid and Urate Stone)

(۴) حصات ذوبانیہ (cystine Stone)

(۵) حصات لینہ (Xanthin Stone)

☆ حصات قیمولیاوی بول اساسی (Alkaline urine) میں بنتی ہے۔

☆ حصات بولیہ ترش بول (Acidic Urine) میں بنتی ہے اور یہی قسم زیادہ پائی جاتی ہے۔

☆ حصات لینہ شاذونادر پائی جاتی ہیں۔

☆ حصات کلیہ میں باسلیق کی فصد مفید ہے۔

☆ اگر پتھری کا سائز 0.5cm سے کم ہے تو پیشاب کے ذریعہ خارج ہوجاتی ہے ورنہ پھر مفتت حصات ادویہ اور یا پھر جراحت اس کا علاج ہے۔

☆ منطقہ حارہ کے باشندوں میں اور گرم وخشک موسم میں حصات کلیہ کثیر الوقوع ہے۔

☆ خشکاری روٹی حصات گردہ میں مفید ہے۔

☆ احلیل (Urethra) میں پتھری پھنس جانے کی صورت میں دواء الفاحی مفید ہے۔

ورم مثانہ (Cystitis)

☆ ورم مثانہ حار عموماً تیز قسم کے خون اور صفرا سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ ورم مثانہ حار میں بارد اور قابض ضماد لگانا منع ہے۔

☆ ورم مثانہ حار میں ایک ہفتہ بعد محلل اورام ضماد لگائیں۔

☆ شراب بنفسج (شراب مثلث) لگانا ورم مثانہ حار میں مفید ہے۔

☆ ورم مثانہ مزمن عموماً گرم ورم یا چوٹ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

☆ صاحب اکسیر کا کہنا ہے کہ "مشائخ میں قرحہ مثانہ مشکل سے اچھا ہوتا ہے"۔

☆ رازی کا قول ہے کہ "جب زخم مثانہ میں ہوتا ہے تو پیپ خارج ہونے کے ساتھ پیشاب بدبودار ہوتا ہے"۔

☆ قرص کاکنج قرحہ مثانہ میں مفید۔

جمود الدم فی المثانہ (مثانہ میں خون کا جم جانا):

اس میں مرض سے پہلے بول الدم (Hemeturia) واقع ہوگا۔

☆ سکنجبین عنصلی، خرگوش کا پنیر مایہ مثانہ میں خون کے جم جانے کی حالت میں فائدہ بخش ہے۔

تقطیر البول (پیشاب کا ٹپکنا): یہ مرض درحقیقت عسر البول کی جنس سے ہے (خجندی)

☆ تقطیر البول ایک درمیانی حالت ہے جس میں نہ تو پیشاب بالکل رک جاتا ہے اور نہ آسانی سے خارج ہوتا ہے۔

سلس البول (پیشاب کا بہہ جانا)

اس سے مراد یہ ہے کہ پیشاب بلا ارادہ خارج ہوجائے۔

☆ سلس البول اکثر بچوں کو ضعف مثانہ کی وجہ سے سردیوں میں واقع ہوتا ہے۔

بول فی الفراش (Bed Enuresis):

یہ عموماً بچوں میں ہوا کرتا ہے جس میں عضلہ مثانہ ڈھیلا ہونے کے سبب بچہ خواب کی

Scanned with CamScann

حالت میں بستر پر پیشاب کر دیتا ہے۔

☆ خصیہ بُز (بکرے کا خصیہ) یا بھنے ہوئے گردے بول فی الفراش میں مفید ہے۔

بول الدم (Haemetria)

بول غسالی: جب پیشاب میں خارج ہونے والے خون کی مقدار کم ہو تو اسے بول غسالی کہتے ہیں۔

بول الدم: اس سے مراد یہ ہے کہ خون زیادہ مقدار میں پیپ کے بغیر پیشاب میں خارج ہوتا ہے۔

☆ بول الدم کا سبب اگر انفتاح عروق (رگوں کا منہ کھل جانا) ہو تو پیشاب میں خون تھوڑی مقدار میں خارج ہوگا۔

☆ بول الدم کا سبب اگر انشقاق عروق (رگوں کا پھٹ جانا) ہے تو خون خالص و تازہ ہوگا اور درد نہیں ہوگا۔

☆ ضعف گردہ اور ضعف جگر کے باعث بول غسالی (گوشت کے دھوون جیسا پیشاب) آتا ہے۔

☆ ضعف گردہ کے سبب پیشاب سفید اور غلیظ ہوا کرتا ہے۔

☆ ضعف جگر کے سبب پیشاب قدرے سرخ اور رقیق خارج ہوتا ہے۔

☆ بول الدم کا سبب اگر امراض گردہ ہے تو خون پیشاب میں ملا ہوا خارج ہوگا۔ پیشاب کا رنگ سفید سیاہی مائل ہوگا اور اس میں گردے کے قشور پائے جائیں گے۔

☆ خون اگر مثانہ سے آئے گا تو وہ پیشاب کے بعد اور خالص آئے گا یا آخری پیشاب میں ملا ہوا ہوگا اور پیشاب میں خون کے منجمد ٹکڑے ملیں گے۔

☆ خون اگر مجرائے بول سے آتا ہے تو دھار سے قطرہ قطرہ آئے گا۔ کبھی پیشاب سے پہلے آتا ہے اور کبھی آخر میں خون آلود پیشاب نکلتا ہے۔ کبھی بغیر پیشاب کے ہی خون نکلتا ہے۔

☆ خون جب غدہ مذی (Prostate) سے آتا ہے تو پیشاب کے بعد آتا ہے اور مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔

☆ بول الدم کا سبب اگر انفتاح عروق و انشقاق عروق ہے تو باسلیق کی فصد کھولنا مفید ہے۔

سوزاک (Gonorrhoea)

مترادفات: حرقہ (سوزش)، نکال (عبرت انگیز سزا) عقوبہ (سزا)، زہرہ (حسن کی دیوی)۔

☆ سوزاک اور آتشک کو جوسی زہرہ (حسن کی دیو) کی طرف منسوب کرتے ہوئے امراض زہراویہ کہا جاتا ہے۔

☆ حرقہ یا سوزاک دراصل حرقۃ البول کی وہ مخصوص قسم ہے جس میں مجرئی بول پہلے متورم ہوتا ہے اس کے بعد متقرح ہوتا ہے پھر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اس پیپ کو فیح الزہریہ یا مادہ زہریہ کہا جاتا ہے۔

☆ شدت و عوارض کے لحاظ سے حرقہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حرقہ حادہ۔ اسے "جدیدہ" کہتے ہیں۔

(۲) حرقہ مزمنہ۔ اسے "زلقہ" کہتے ہیں۔

☆ سوزاک میں مرد و عورت یکساں متاثر ہوتے ہیں۔

☆ سوزاک کا اصل سبب Nisseria Gonorrhoea ہے جو کہ مجامعت کے ذریعہ صحت مند انسان کو متعدی بناتا ہے۔

حرقہ حادہ (جدیدہ): مجامعت کرنے کے عموماً ۳-۴ روز بعد سوزاک کا پہلا درجہ شروع ہوتا ہے جو کہ ۳-۴ روز کا ہوتا ہے اس میں احلیل (Urethra) سے رقیق ہلکی نیلگونی ریم خارج ہوتی ہے۔

☆ پہلے درجہ کے بعد سوزاک کا دوسرا درجہ شروع ہوتا ہے جو کہ عموماً ۲-۳ ہفتہ تک چلتا ہے۔ اس میں غلیظ اور مرد رنگ کی ریم زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگتی ہے۔

☆ دوسرے درجہ کے بعد سوزاک کا تیسرا درجہ شروع ہوتا ہے جس میں علامات و عوارضات میں تخفیف ہونے لگتی ہے۔

☆ سوزاک کا مادہ خون میں شامل ہو کر سب سے زیادہ جوڑوں کو متاثر کرتا ہے جسے حدار نکالی یعنی سوزاک کی گٹھیا کہا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حرقہ مزمنہ (زنقہ):

اس میں عرصہ دراز تک کم وبیش پتلی ریم آتی رہتی ہے۔اس میں احلیل تنگ ہوجاتا ہے جس سے تقطیر البول یا احتباس البول عارض ہوجاتا ہے۔

حرقۃ النساء (عورتوں کی سوزاک) عورتوں میں سوزاک کی شروعات اکثر احلیل یا عنق الرحم یا دونوں سے ہوتی ہے۔

☆ جب سوزاک کا مادہ قاذف (Falopian tube) کو متاثر کرتا ہے تو اکثر عورتیں بانجھ پن کا شکار ہوجاتی ہیں۔

☆ سوزاک کی خاص دوائیں وقوع مرض سے ۱۵۔۲۰ دن کے بعد استعمال کرائیں جب کہ اعراض وعلامات میں کمی ہوجائے یعنی سوزاک کے تیسرے درجہ میں۔

☆ ابتدائے سوزاک میں سادہ پانی کی جگہ کھارا پانی (نطرون آب) استعمال کرائیں۔

☆ سوزاک حاد میں لگاتار ایک مہینہ اور سوزاک مزمنہ میں ڈیڑھ سے ۲ ماہ متواتر علاج کرنا چاہئے۔

☆ سوزاک مزمن میں پچکاری کا استعمال لازمی ہے لیکن سوزاک حاد میں پچکاری کا استعمال قطعاً نہ کرائیں۔

سوزاک کی دوائیں:

پوست فالسہ، سفوف شورہ قلمی، دوائے سرخ، دواء بہروزہ، دواء گندھک شورہ، دواء محلول، سفوف اندری جلاب۔

☆ روغن بلساں، روغن صندل، روغن کبابہ سوزاک کی خاص دوائیں ہیں۔

نحوط نکالی: اس کو التواء زہری بھی کہتے ہیں۔اس میں قضیب نیچے کی طرف یا کسی ایک طرف مڑ جاتا ہے۔

امراض تناسلیہ مردانہ

(Male Genital Diseases)

☆ کھٹی چیز ضعف باہ کی حالت میں نہایت نقصان دہ ہوتی ہے۔

☆ جماع کے بعد سرد پانی یا بارد مشروبات پینا سخت مضر ہے۔

☆ مالیخولیا مراقی میں شہوت نفسانی بڑھ جاتی ہے۔

☆ استرخاء الصفن میں فوطہ لمبا اور ڈھیلا ہوجاتا ہے مگر اندرونی چیزیں ڈھیلی نہیں ہوتی ہیں۔

☆ قرحہ طریہ کہتے ہیں تازہ زخم کو۔

☆ قرحہ متقادمہ کہتے ہیں پرانے زخم کو۔

☆ نفیس کا قول ہے کہ شراب دافع عفونت ہے۔

☆ مرہم قیمولیا شقاق القضیب (قضیب کے پھٹنے) میں مفید ہے۔

عنہ، عنانت، نامردی:

اگر کوئی انسان وظیفہ تناسلی بالکل انجام نہ دے سکے تو اسے عنہ یا عنانت اور نامردی کہتے ہیں۔

ضعف باہ: اگر وظیفہ تناسلی میں غیر طبعی طور پر کمزوری لاحق ہوجائے تو اسے ضعف باہ کہتے ہیں

ضعف باہ کی ۳ صورتیں ہیں۔

(۱) عضو خاص میں کامل انتشار کا نہ ہونا (Erectile Dysfunction)

(۲) پوری شہوت کا مفقود ہونا (Loss of Iibido)

(۳) سرعت انزال (Premature Ejaculation)

بلحاظ اسباب ضعف باہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ضعف باہ اصلی یا حقیقی: جب ضعف باہ براہ راست اعضاء تناسل میں کسی خرابی سے پیدا ہو۔

(۲) ضعف باہ شرکی یا ثانوی: جب اعضاء تناسلیہ تو صحیح وسالم ہوں مگر دوسرے اعضاء کے امراض کے سبب ضعف باہ لاحق ہوجائے۔

Scanned with CamScanner

☆ ضعف باہ کے علاج کے ۳ درجات ہوتے ہیں۔

(۱) پہلا درجہ: تبرید وتسکین

(۲) دوسرا درجہ: تقویت باہ

(۳) تیسرا درجہ: تحریک باہ

مقوی باہ ادویہ: معجون کلاں، معجون جالینوس لولوی، معجون مومیائی، دواء البصل، دواء الترنجبین۔

محرک باہ ادویہ: معجون لنا، جوہر سین، حب احمر، جب عنبر مومیائی، کشتہ تامیسر، دواء حلتیت۔

سرعت انزال (Premature ejaculation):

وہ حالت ہے جس میں عضوء خاص کے داخل ہونے کے بعد منی جلدی نکل جاتی ہے۔ کبھی دخول سے قبل ہی انزال ہوجاتا ہے اور کبھی صرف شہوانی تصور یا کپڑے کی رگڑ سے منی خارج ہوجاتی ہے۔

☆ سرعت انزال کا سبب عموماً اعصاب کی ذکاوت حس (Hypersensitivity) اور مادہ منی کی رقت وحدت ہوتی ہے۔

جریان منی (Spermatorrhoea): پیشاب یا اجابت کے وقت یا شہوانی خیالات کے وقت غیر طبعی طور پر منی کا خارج ہوجانا جریان منی کہلاتا ہے۔

☆ جریان وسرعت انزال کا سبب اگر اوعیہ منی کی قوت ماسکہ کا ضعف ہے تو عضوء مخصوص میں ایستادگی مکمل طور پر نہیں ہوتی ہے اور منی رقیق وزیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے۔

☆ جریان منی کا سبب اگر ضعف اوعیہ منی ہو تو معجون کمونی وتخم سنبھالو کھلانا مفید ہے۔

احتلام (Night Emision)

☆ احتلام کے معنی خواب دیکھنے کے ہوتے ہیں یعنی اس مرض میں انسان خواب میں کسی شہوانی تصور کو دیکھتا ہے اور انمال ہوجاتا ہے۔

☆ احتلام کے مریضوں کو چت سونے سے منع کریں نیز دائیں پہول پر لیٹنے کی ہدایت دیں۔

☆ کثرت احتلام دراصل جریان ہی کی ایک قسم ہے۔

فریسموس:

اسے افراط نعوذ کہتے ہیں جس کے معنی انتشار کی غیر معمولی زیادتی کے ہیں۔

☆ فریسموس یونانی زبان میں ایک کھلونے کا نام ہے جس کا عضوء مخصوص انتشار کی حالت میں رہتا ہے۔

☆ فریسموس وہ مرض ہے جس میں انتشار سخت ہوتا ہے اور عضوء مخصوص شہوت کے بغیر یا شہوت کے ساتھ انتشار کی حالت میں مسلسل قائم رہتا ہے۔

☆ فریسموس کا سبب اعضاء تناسل کی اندرونی لذع وہیجان ہے۔

عذیوط، عذیطہ:

وہ مرض ہے جس میں جماع کرتے وقت انزال منی کے ساتھ براز بھی خارج ہوجاتا ہے۔

☆ عذیوط عموماً کثیف المزاج لوگوں کو ہوا کرتا ہے جن کی شہوت نہایت قوی ہوتی ہے اور کثیف المزاج لوگوں کے بدن عام طور پر ڈھیلے (مترہل) ہوتے ہیں۔

☆ علامہ نفیس کے مطابق کثیف المزاج لوگ وہ ہیں جو لمسی محسوسات (Tectile Sensation) سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

عاقونا:

اسے اختلاج التناسلی کہتے ہیں۔ اس مرض میں مردوں میں عضوء مخصوص اور عورتوں میں فم رحم پھڑکتا ہے۔

☆ عاقونا مردوں میں شاذ ونادر ہے نیز عورتوں میں اور بھی شاذ ہے۔

ورم خصیہ (Orchitis):

اس کی تین قسمیں ہیں (۱) ورم حار (۲) ورم بارد (۳) ورم صلب۔

☆ ورم خصیہ حار کی صورت میں باسلیق کی فصد کھولنا مفید ہے۔

☆ ورم خصیہ بارد میں سب سے پہلے تنقیہ بلغم کی غرض سے قے کرائیں اس کے بعد محلل ضماد لگائیں۔

☆ ورم خصیہ صلب میں ہڈیوں کے مغز، چربیوں اور گوندوں سے تیار شدہ ضماد لگانا مفید ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ ضماد قیصوم ورم خصیہ میں فائدہ مند ہے۔

وجاء:

اس حالت کو کہتے ہیں جس میں خصیوں کی رگیں اس طرح کچل جاتی ہیں کہ وہ ڈھیلی اور نرم ہو جاتی ہیں۔

☆ وجاء عنہ (نامردی) کا ایک اہم سبب ہے۔

ارتفاع الخصیہ وصغر الخصیہ (خصیوں کا اوپر چڑھ جانا اور چھوٹا ہو جانا): اس مرض میں خصیے سکڑ کر فوطوں سے پیڑو کی طرف چلے جاتے ہیں جس سے درد اور تقطیر البول پیدا ہو جاتا ہے۔

دوالی صفن وصلابت صفن (فوطہ کی رگوں کا پھول جانا اور فوطہ کا سخت ہو جانا): یہ عموماً کمہاروں اور زیادہ دیر تک کھڑے رہنے والوں میں پایا جاتا ہے۔

قرو دوالی: جب مرض دوالی خاص خصیہ میں ہو تو اسے قرو دوالی کہتے ہیں۔ یہ عموماً بائیں خصیہ میں ہوتا ہے۔

قیل (Scrotal hernia):

اسے اُدرہ اور قرو بھی کہتے ہیں۔ مریطا یا مجریٰ اربی کے کشادہ ہو جانے یا صفاق کے پھٹ جانے سے مجری اربی کے اوپر کی کوئی چیز جب کیسہ خصیہ میں اتر آتی ہے تو اسے قیل، ادرہ یا قرو کہا جاتا ہے۔

☆ قیل اکثر بچوں کو ہوتا ہے۔

☆ قیل ثربی: کو قیل معوی، فتق معوی، فتق ثربی کہتے ہیں۔

قیل مائی (Hydrocele): جب کیسہ خصیہ میں پانی بھر جائے تو اسے قیل مائی کہا جاتا ہے۔

☆ قرو لحمی یا ادرہ لحمی: جب غلیظ مواد کے انصباب سے خصیوں میں غلظت پیدا ہو جائے تو اسے قرو لحمی کہتے ہیں۔

☆ قیلہ مائیہ (Hydrocele) کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) غمدی: پانی فوطہ کے طبقہ صفاق کے جوف میں جمع ہوتا ہے۔

(۲) خلقی: پانی مریطا کے جوف میں جمع ہوتا ہے۔

(۳) کیسی: پانی پورے غلاف میں جمع نہیں ہوتا ہے بلکہ الگ تھیلی میں جمع ہوتا ہے۔

امراض نسواں وقبالت

☆ ''رحم حیوان کے پیٹ میں ایک حیوان ہے'' یہ قول افلاطون کا ہے۔

☆ کسی عضوء کے سرطان کا کوئی شافی علاج نہیں (بقراط)

☆ بقراط کے نزدیک منی کا بیشتر مادہ دماغ میں تیار ہوتا ہے۔

☆ شیخ بوعلی سینا کا کہنا ہے کہ ''اگرچہ منی کا سامان اور خمیر دماغ سے ہی آتا ہے مگر ضروری یہ ہے کہ ہر ایک عضوء رئیس سے منی کا ایک چشمہ ہو''۔

☆ علامہ قرشی لکھتے ہیں کہ ''منی کی پیدائش ان رطوبتوں سے ہوتی ہے جو تمام اعضاء میں شبنم کی طرح پھیلی ہوئی ہیں یعنی رطوبات طلیہ سے''۔

☆ عقر کا مفہوم ہے استقرار حمل کا نہ ہونا، بانجھ پن، اولاد کا نہ ہونا۔

☆ قروح رحم میں مرہم باسلیقون کی روغن گل کے ساتھ پچکاری کریں۔

☆ سیلان الرحم کا مترادف سفید پلو اور سفیدی کا بہنا ہے۔

☆ سرطان رحم (Cancer of uterus) اکثر گرم ورموں کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

اسقاط (Abortion)

طبعی وقت سے پہلے جنین کا رحم سے خارج کرنا یا خود بخود خارج ہو جانا ''اسقاط'' کہلاتا ہے۔

☆ از خود اسقاط طبعی کہلاتا ہے اور یہ اکثر حمل کے ابتدائی تین ماہ اور آخری تین ماہ میں ہوا کرتا ہے۔

☆ Medical Termintion of Pregrancy (MTP) ''اسقاط ارادی'' کہلاتا ہے۔

☆ اسقاط کے بعد مشیمہ (Plecenta) اگر دو تین دن تک رحم سے خارج نہ ہو تو وہ رحم کے اندر متعفن ہو جاتا ہے۔

☆ طبعی اسقاط کے اسباب چار قسم کے ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScann

(۱) خارجی امور (۲) عوارض جسمانی (۳) امراض رحم
(۴) جنین اور اس کے متعلقات کی خرابیاں۔

اسقاط معتاد (Habitual Abortion): اس وقت بولا جاتا ہے جب اسقاط کی شکایت بطور عادت کے ہمیشہ رہا کرتی ہو۔

☆ معجون نشارۂ عاج والی اسقاط معتاد میں استعمال کیا جاتا ہے۔

رجاء (Molar Pregancy): رجاء کہتے ہیں جھوٹا حمل کو اور اسی کو فارسی زبان میں باردروغین (جھوٹا بوجھ) کہتے ہیں۔

☆ شیخ کے نزدیک رجاء وہ قسم ہے جس میں عورت کے رحم سے گوشت کا لوتھڑا نکلتا ہے اور اسی کو فی الحقیقت یونانی میں مولی یعنی Uterine Mole کہتے ہیں۔

☆ فاضل علامہ قطب المحققین کے نزدیک جھوٹے حمل کا نام ''رجاء'' کے بجائے ''رحاء'' ہے جس کے معنی چکی کے ہیں۔ چونکہ اس مرض میں رحم میں گوشت کا ٹکڑا پیدا ہو جاتا ہے جسے یونانی میں ''مولیٰ'' کہتے ہیں اور مولی کے معنی رحی (چکی) کے ہیں یعنی یہ مرض شکل میں اپنی گولائی کیوجہ سے چکی سے مشابہ ہوتا ہے۔

☆ علامہ نفیس کے نزدیک رجاء دراصل ''مولی'' ہے اور رحاء ایک خاص قسم ہے مولی کی۔

☆ رجاء میں عورتوں کا پیٹ نہایت سخت ہوتا ہے نیز ہاتھ پاؤں ڈھیلے اور پھولے ہوئے ہوتے ہیں۔

☆ رجاء میں مدت حمل کا زمانہ طبعی سے تجاوز کر جاتا ہے۔

☆ معجون وحرثا، ایارج جالینوس ایارج لوغاذیا رجاء میں مستعمل ہے۔

کثرت طمث

کثرت طمث کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔
۱۔ خون حیض کی مقدار معمولی سے زیادہ خارج ہو۔
۲۔ خون حیض زیادہ عرصہ تک جاری رہے۔
۳۔ ایک ماہ میں چند بار خون حیض آئے۔

احتباس طمث

احتباس طمث کی تین قسمیں ہیں۔
(۱) ابتدا ہی سے دم طمث پیدا نہ ہو
(۲) دم طمث پیدا تو ہو مگر راستہ کے مسدود ہونے کی وجہ سے اخراج نہ ہو سکے بلکہ رحم میں جمع رہے۔
(۳) دم طمث معمولی طور پر جاری ہو کر بند ہو جائے۔

☆ احتباس طمث بسبب قلت خون میں مدر ادویہ ہرگز نہیں دینی چاہئے بلکہ مولد دم دوائیں و غذائیں استعمال کرائیں۔

☆ احتباس طمث بسبب غلظت خون کی حالت میں رگ صافن کی فصد کھولیں۔

☆ برودت کے سبب عروق رحم میں سدہ لاحق ہونے کے نتیجے میں احتباس طمث کی صورت میں اقراص مُر اندرونی طور پر استعمال کرانے کی ہدایت دی جاتی ہے۔

رتق

☆ فم رحم (Cervix of Uterus) یا اندام نہانی کا بند ہو جانا ''رتق'' کہلاتا ہے۔

☆ رتق کو ''انغلاق الرحم'' بھی کہتے ہیں۔

☆ رتقاء ان عورتوں کو کہتے ہیں جس کی اندام نہانی کے منہ پر ایسی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں جو عورتوں کو جماع سے روک دیتی ہیں۔

☆ رتق کا علاج صرف عمل دستکاری (جراحت) ہے۔

نتوء الرحم (Prolapse of uterus)

☆ اس کے لغوی معنی ہیں رحم کا باہر آ جانا۔

☆ مترادفات: انقلاب الرحم، خرج الرحم، زلق الرحم، برور الرحم۔

☆ اصطلاحی طور پر نتوء الرحم وہ مرض ہے جس میں رحم فرج یعنی اندام نہانی سے باہر آ جاتا ہے۔

☆ نتوء الرحم کی دو صورتیں ہیں۔
۱۔ رحم جڑ سے اکھڑ کر رحم کا کچھ اندرونی حصہ بھی باہر آ جائے جس سے سوراخ معدوم

Scanned with CamScann

ہوجائے اس غیر طبعی حالت کو ''انقلاب الرحم'' کہتے ہیں۔

۲۔ رحم کی گردن (Cx of uterus) ہی صرف باہر آئے اس صورت میں سوراخ باقی رہتی ہے۔

☆ نتوء الرحم میں روغن زنبق کی پچکاری مفید ہے۔

☆ انقلاب الرحم میں خوشبودار چیزیں سنگھانا مفید ہے۔ کیونکہ بعض اطباء کا خیال ہے کہ رحم خوشبوؤں کو پسند کرتا ہے لہٰذا جب عورت کو خوشبودار چیزیں سنگھائی جاتی ہیں تو رحم اشتیاق کے ساتھ اوپر کی طرف چڑھتا ہے۔

☆ مرعزی، طراثیث اور خرنوب کا فرزجہ نتوء الرحم میں استعمال ہوتا ہے۔

ورم رحم (Metritis)

☆ مرہم داخلیون اور مرہم زعفران کا استعمال ورم رحم مزمن میں مفید ہے۔

☆ ورم رحم مزمن میں نضج و اسہال کے ذریعہ مادہ کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد تصفیہ رحم کی غرض سے نسخہ جھاڑ ۴-۵ روز تک استعمال کرائیں اور اس کے بعد ۴ روز تک نسخہ سمیٹ استعمال کیا جائے۔

ورم خصیۃ الرحم: ایسا کم ہی ہوا کرتا ہے کہ بیک وقت دونوں خصیے متورم ہو جائیں۔

☆ دایاں خصیۃ الرحم بہ نسبت بائیں کے زیادہ متورم ہوا کرتا ہے۔

اختناق الرحم (hysteria)

☆ اختناق الرحم وہ دماغی مرض ہے جو مرگی اور غشی سے مشابہ ہوتا ہے۔

☆ اختناق الرحم کی تشبیہ مرگی سے اس لئے ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں بھی تشنجی دورے پڑتے ہیں۔

☆ اختناق الرحم کی مشابہت غشی سے اسلئے ہوتی ہے کیونکہ غشی کے مانند اس مرض میں مریضہ ان آوازوں کو سنتی ہے جو اس سے چیخ کر کہی جائے۔

☆ صرع اور غشی کی طرح اختناق الرحم میں اکثر محرک اور مدرک قوتیں بے کار ہو جاتی ہیں جس طرح ان لوگوں میں بے کار ہو جاتی ہیں جن کے گلے گھونٹ دیئے گئے ہوں اسی وجہ سے

اس مرض کا نام ''اختناق الرحم'' رکھا گیا ہے۔

☆ اختناق الرحم زیادہ تر عورتیں کو ۱۲-۴۰ سال کے درمیان ہوا کرتا ہے۔ لیکن شاذونادر مرد بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

☆ قطران اور نفط کا سونگھنا اختناق الرحم میں مفید ہے۔

☆ ایارج لوغاذیا، حب اسطخیقون بطور مسہل اختناق الرحم میں مستعمل ہے۔

☆ معجون غیاثی، دحمرثا، مثرودیطوس اختناق الرحم میں مفید ہے۔

☆ بثور الرحم میں رگ باسلیق کی فصد کھولیں۔

فتق (hernia)

☆ کسی اندرونی عضوء کا اپنی اصلی جگہ سے کسی طبعی یا غیر طبعی سوراخ یا شگاف کی راہ باہر آجانے کو ''فتق'' کہتے ہیں۔

☆ فتق عورتوں کی بہ نسبت مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔

☆ فتق رجعی وہ فتق ہے جو دبانے سے اپنی اصلی جگہ واپس آجائے۔

☆ فتق عاصی وہ فتق ہے جو دبانے سے اپنی اصل جگہ واپس نہ آئے۔

☆ فتق مخنوق (Strangulated hernia)، فتق سدی (Obstructive hernia) اور فتق ورمی کا شمار فتق عاصی میں ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

امراض اعضاء بیرونیہ

☆ وجع الخاصرہ (کولہے کا درد) کا عام سبب سوء مزاج بارد اور بلغم ہے۔

☆ گٹھیا اور نقرس کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ یہ پکتے نہیں یعنی ان میں پیپ نہیں پڑتی ہے۔

☆ روغن خیری وجع الورک میں مستعمل ہے۔

تقعع (Lardosis): وہ مرض ہے جس میں مہرے آگے کی طرف نکل آتے ہیں۔

قعص: یہ وہ مخصوص قسم ہے جس میں مہروں کے ساتھ سینہ کی ہڈیاں بھی آگے کی طرف نکل آتی ہیں۔

حدبہ، تحدب یا حدبہ المؤخر (Kyphosis): جب مہرے پیچھے کی طرف ٹل جاتے ہیں تو اسے حدبہ یا تحدب کہتے ہیں۔

التوا (Scoliosis): جب مہرے کسی ایک پہلو کی طرف ٹل جاتے ہیں تو اس کا نام "التوا" رکھا جاتا ہے۔

ریاح الافرسہ (Pott's Disease): اس سے مراد فرسہ نامی خبیث واکال مادہ ہے جو مہروں کے رباطات وغیرہ کو گلا کر اور کھا کر اپنی جگہ سے ٹلا دیتا ہے اور جس سے "حدبہ" پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ ریاح الافرسہ کا دوسرا نام "ریح الشوکہ" ہے جو درحقیقت ایک قسم کا مزمن قرحہ ہوتا ہے۔

☆ اگر حدبہ کا سبب ضربہ وسقطہ (Trauma) ہے تو عمل یدی کی مدد سے مہروں کو اپنے مقام پر لایا جائے اور اس کے بعد طلاء مُحمر لگایا جائے۔

داء الفیل (Elephantiasis):

فیلیت یا فیل پا وہ مرض ہے جس میں قدم اور پنڈلی میں عروق دوالی جیسی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے جس سے قدم اور پنڈلی ہاتھی کے پاؤں کے مانند موٹے ہو جاتے ہیں۔

☆ داء الفیل کا مادہ وہ غلیظ بلغم ہے جو عروق جاذبہ (عروق لمفاویہ) کے انسداد کی وجہ سے اعضاء کے رخنوں میں جمع ہو جاتا ہے۔

وجع الظہر (پشت کا درد) Backache: اس میں اگر جلد کو چھونے سے درد کا احساس ہو تو سمجھنا چاہئے کہ درد کا سبب پشت کے بیرون اجزاء میں ہے ورنہ اندرونی اجزاء میں۔ (ابن سینا)

وجع المفاصل (Rheumatism)

مترادفات: حدار، رثیہ، گٹھیا۔

☆ وجع المفاصل وہ درد و ورم ہے جو اعضاء کے جوڑوں میں ان کے طبعی اجزاء (رباطی و غشائی) میں پیدا ہوتا ہے۔

☆ صاحب کامل کے نزدیک کبھی وجع المفاصل جبڑوں میں اور کانوں میں لاحق ہوتا ہے۔

☆ وجع المفاصل کا مادہ قوام میں غلیظ اور رنگ میں سفید یعنی مخاطی ہوتا ہے۔ (سمرقندی)

☆ شیخ کے نزدیک بعض اوقات وجع المفاصل کا مادہ پیپ (مدہ) کی جنس سے ہوتا ہے۔

☆ امتلاء معدہ کی حالت میں جماع کرنا وجع المفاصل کے قوی ترین اسباب میں سے ہے۔ (سمرقندی)

☆ وجع المفاصل (گٹھیا) کی مخصوص دوا سورنجان ہے۔

☆ حدار مزمن کی دو قسمیں ہیں۔ (ا) حدار زلالی (۲) حدار عضلی

☆ حدار زلالی کو "استسقاء مفصلی" بھی کہتے ہیں۔

☆ حدار عضلی کی مختلف اقسام ہیں مثال کے طور پر وجع القحف (کھوپڑی کا درد)، وجع العنق (گردن کا درد)، وجع الجنب (پہلو کا درد)، وجع القطن (کمر کا درد)۔

☆ وجع الورک (Coxalgia) یعنی سرین کا درد: اس کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) حداری: جو کہ وجع المفاصل کے مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(۲) سلی: جو مادہ سلیہ سے پیدا ہوتا ہے۔

نقرس (gout)

☆ نقرس اس درد و ورم کا مخصوص نام ہے جو عام طور پر ابتداء قدم کے مفاصل مثلاً ٹخنہ، انگلیوں کے جوڑ اور خصوصاً انگوٹھے میں ہوتا ہے۔ (سمرقندی)

Scanned with CamScanner

☆ بعض اوقات کلائی کے جوڑ اور ہاتھ کی انگلیوں کے مفاصل میں نقرس ہوا کرتا ہے۔ (اکسیر)

☆ ابن ہبل نے تحریر کیا ہے کہ پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ کو ''انقوروس'' کہا جاتا ہے اور اسی سے لفظ نقرس ماخوذ ہے۔

☆ شیخ نے لکھا ہے کہ نقرس کی ابتداء پاؤں کی انگلیوں سے خصوصاً انگوٹھے سے ہوتی ہے مگر کبھی یہ ایڑی سے بھی شروع ہوتا ہے اور اسکے بعد پھیل جاتا ہے۔

☆ بعض اوقات نقرس سے ناگہانی موت واقع ہو جاتی ہے۔ (اکسیر)

☆ نقرس کا اصل سبب مادۂ نقرسیہ ہے۔

☆ مادہ نقرسیہ درحقیقت ہضم چہارم (ہضم عضوی) کا فضلہ ہے جو بہت حد تک مادۃ الحصات (حامض بولی) سے ملتا جلتا ہے۔

☆ نقرس اکثر موروثی ہوا کرتا ہے۔

☆ عورتوں کی بہ نسبت مرد نقرس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

☆ نقرس کو ''دولت کی بیماری'' یا ''امراء کا مرض'' کہا جاتا ہے۔

☆ نقرس مفصلی اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ نقرس کے عوارضات و علامات مفاصل میں ظاہر ہوں۔

☆ نقرس حشوی یا نقرس اندرونی اس وقت کہتے ہیں جب نقرس کے عوارضات اندرونی اعضاء میں ظاہر ہوتے ہیں۔

☆ نقرس حاد کا حملہ زیادہ تر رات کے پچھلے حصے میں ہوا کرتا ہے۔

☆ نقرس حاد میں اکثر صرف دائیں پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ میں شدید درد ہوتا ہے۔

☆ دس بارہ دن کے بعد نقرس حاد کی علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

☆ نقرس مزمن میں جوڑ ہمیشہ کے لئے بدوضع اور سخت ہو جاتا ہے۔

☆ نقرس مزمن میں اکثر عضلات میں تشنج اور چہرہ میں عصبی درد لاحق ہوا کرتا ہے۔

عرق النساء (Sciatica)

☆ عرق النساء کا دوسرا نام رینگن باؤ اور لنگڑی کا درد ہے۔

☆ عرق النساء دراصل عصبہ عریضہ (Sciatic Nerve) میں ہوتا ہے جس کا دوسرا نام عصب ورکی عظیم ہے جو بدن کے تمام اعصاب میں سب سے زیادہ چوڑا ہے۔ (قرشی، ابن سینا)

☆ عرق النساء وہ درد ہے جو کولہے کے جوڑ سے شروع ہو کر ران کی بیرونی جانب سے نیچے اترتا ہے اور کبھی گھٹنے تک اور گاہے ٹخنے تک پہونچ جاتا ہے۔

☆ عرق النساء زیادہ تر ایک طرف ہوا کرتا ہے۔

☆ عرق النساء ایک ضدی اور ہٹیلا درد ہے جو طبیب کو بہت پریشان کرتی ہے۔

☆ رازی کا کہنا ہے کہ عرق النساء میں ران، ریڑھ اور کنج ران کے عضلات کی صلابت سے لنگڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ عرق النساء کی تشخیص اس طرح کی جاتی ہے کہ اگر مریض دیوار کے سہارے لگ کر اپنی ٹانگ کو سامنے کی طرف اس طرح اٹھائے کہ بدن اور اس کے ٹانگ کے درمیان زاویہ قائمہ بن جائے بشرطیکہ گھٹنا مڑا ہوا نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض عرق النساء میں مبتلا نہیں ہے۔

☆ سفوف مجوسی کا استعمال عرق النساء میں مفید ہے۔

☆ عرق النساء میں سیماب کی مالش مفید ہے۔

اورام و بثور

☆ جالینوس کے نزدیک ورم ایک قسم کا تفرق واتصال ہے اور تفرق ایک قسم کی جراحت ہے اور جراحت کے اندمال کیلئے آرام و سکون کی ضرورت ہے۔

☆ بثور درحقیقت اورام ہی کی جنس میں داخل ہیں۔

☆ بثور اور اورام کی پیدائش بلحاظ نوعیت ایک ہی ہے فرق صرف یہ ہے کہ بثور چھوٹے اورام ہیں اور اورام بڑے بثور کا نام ہے۔

☆ اورام باردہ کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) اورام لین جس میں اورام تہیجیہ، اوذیما شامل ہیں۔

(۲) اورام صلب سے مراد سوداوی اورام ہیں (شیخ)

Scanned with CamScanner

☆ اورام کے سبب سابقہ کی مثال امتلاء (امتلاء خلطی) ہے۔
☆ اورام کے اسباب بادیہ کی مثال ضربہ وسقطہ، زہریلے جانوروں کا ڈسنا ہے (شیخ)
☆ ورم حار کو التہاب (Inflammatin) کہا جاتا ہے۔
☆ ورم حار سادہ سے مراد یہ ہے کہ وہ عفونت سے خالی ہو۔
☆ برودت کا استعمال ورم حار کے محض ابتدائی درجہ میں کرنا چاہیئے۔
☆ تکمید یابس یعنی خشک حرارت کا استعمال زیادہ تر اورام منرمنہ میں ہوتا ہے۔
☆ ورم حار عفونی کے ابتدائی درجہ میں کھلا شگاف دیا جائے اور اس کے بعد اخراج رطوبت کے لئے کپڑے کی بتی یا کوئی نلکی زخم میں رکھ دی جائے۔
☆ ورم حار عفونی ہے کے دوسرے درجہ (جب رطوبت جمع ہو کر ساختوں کے اندر بند ہو جائے اور عروق کے اندر تازہ خون کی آمد و رفت بند ہو جائے اور عروق سے مائیت کا ترشح بند ہو جائے) میں مفتح عروق ادویہ کا مقامی اور متواتر استعمال کرنا چاہیئے۔
☆ ورم حار عفونی کے اواخر (جب پیپ خوب جاری ہو) میں زروقات، سکوبات، نطولات جلد جلد استعمال کیئے جائیں۔
☆ عروق کے تمدد وامتلاء کو دور کرنے کے لئے فصد ایک سریع الاثر تدبیر ہے۔
☆ ذات الریہ اور سرسام حار ورم حار کی دو ایسی مشہور حالتیں ہیں جن کے عوارضات میں فصد سے فوراً سکون حاصل ہوتا ہے۔
☆ اورام منرمنہ کو اورام صلبہ یا اورام سوداویہ کہا جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ سخت ہوا کرتے ہیں۔
☆ تنفیط یعنی آبلہ پیدا کرنا اورام منرمنہ (اورام صلبہ) کا بہترین علاج ہے۔
☆ خزام وہ عمل ہے جس میں جلد کے اندر ایک دھاگہ ڈال کر اس کے دونوں کناروں پر دو دو گرہیں لگا دی جائیں اور پھر روزانہ دھاگہ جلد کے نیچے ادھر ادھر کھینچا جائے۔
☆ خزام بطور علاج اورام سوداویہ میں مستعمل ہے۔
☆ امالہ ورم منرمن کے بہترین تدابیر و علاج میں سے ہے۔
☆ حمصہ ایک عمل ہے جس میں زخمی شدہ جلد کے اندر چنے کا دانہ ڈال دیا جائے تاکہ زخم تازہ رہے۔

☆ اورام باردہ کو اورام تہیجیہ یا اورام رخوہ کہا جاتا ہے۔ اس قسم کے اورام نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں۔
☆ اورام نفخیہ یا اورام ریحیہ سے مراد وہ اورام ہیں جن میں ریح موجود ہوتی ہے۔
☆ شیخ کے نزدیک اورام ریحیہ کا علاج یہ ہے کہ تسخین وتنقیہ کیا جائے۔
☆ ورم دموی کا نام فلغمونی ہے۔
☆ ورم دموی کو ورم خلوی بھی کہا جاتا ہے۔
☆ فلغمونی لفظ یونانی زبان میں ہر حرارت اور التہاب کے لئے بولا جاتا تھا اس کے بعد گرم ورم کے لئے استعمال کیا گیا پھر اس کے بعد ورم دموی کے لئے خاص کر لیا گیا۔
☆ رمد دراصل طبقہ ملتحمہ کا فلغمونی ہے۔
☆ ورم خلوی سے مراد وہ ورم حار ہے جو زیر جلد کی ساخت (نسیج خلوی) میں ہو۔
☆ ورم خلوی (فلغمونی) کا مخصوص سبب عفونی مادہ ہوتا ہے۔
☆ اورام المغابن (کنج ران کی گلٹیوں کا ورم) کو "خیر جل، بد، بدھ اور باغرہ" کہا جاتا ہے۔
☆ اورام المغابن میں روادع یعنی مواد پھیرنے والی ٹھنڈی دوائیں استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

شفاقلوس وغانغرانا

☆ شفاقلوس یونانی زبان کا لفظ ہے اسے عربی میں "خبیثہ" کہتے ہیں۔
☆ شفاقلوس درحقیقت ایک سڑا ورم ہے اور عضوء کا فساد ہے جو متعفن اور مردہ خون سے پیدا ہوتا ہے۔
☆ شفاقلوس میں فساد عضوء کی گہرائی میں ہوتا ہے جس میں عضوء کی حرارت عزیزیہ مکمل طور پر بجھ جاتی ہے اور قوت حس باطل ہو جاتی ہے۔
☆ غانغرانا (Gangrine) بھی فساد عضوء کی ایک قسم ہے مگر اس میں حرارت غریزیہ پورے طور پر نہیں بجھتی ہے محض قوت حس باطل ہوتی ہے۔
☆ شفاقلوس میں عضو مردہ ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے۔
☆ غانغرانا میں عضو کی جلد کثیف ہو جاتی ہے۔

☆ موجودہ دور میں غانغرانا اور شفاقلوس ایک دوسرے کے مترادف کے طور پر بولے جاتے ہیں لہٰذا جب جسم کے کسی خاص حصہ کی ساخت مردہ ہو جاتی ہے یعنی اس کی قوت حیوانیہ باطل ہو جاتی ہے تو اسے ''غانغرانا'' یا ''شفاقلوس'' کہا جاتا ہے۔

☆ اگر فساد صرف جسم کی نرم ساختوں مثلاً عضلات، عروق، رباطات، اعصاب وغیرہ تک محدود ہے تو اسے عام طور پر ''تاکل'' (گل جانا) کہتے ہیں۔

☆ اگر ہڈی کا کوئی حصہ مردہ ہو جائے تو اس کو ''رمہ'' یا ''رمیمہ'' (بوسیدہ ہڈی) کہا جاتا ہے۔

☆ غانغرانا کا اطلاق عام طور پر اس عمل فساد پر ہوتا ہے جو ہاتھ پاؤں کے نرم اور سخت دونوں اجزاء میں ایک ساتھ لاحق ہوتا ہے۔

☆ غانغرانا یابسہ (Dry Gangrin) عام طور پر شرائین کے انسداد مزمن کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔

☆ غانغرانا رطبیہ (Wet Gangrin) عموماً وریدوں کے انسداد سے اور شرائین کے اچانک بند ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ غانغرانا کی عملی تقسیم۔

(۱) غانغرانا عرضیہ (۲) غانغرانا جرحیہ (۳) عانغرانا عفونیہ (۴) غانغرانا حرقیہ د بردیہ

غانغرانا عرضیہ کی اقسام: غانغرانا سدیہ، غانغرانا شیخوخیہ، غانغرانا تخثریہ، غانغرانا ذیابیطسیہ، غانغرانا ذاتیہ متناسبہ، غانغرانا شیلمیہ۔

غانغرانا ذاتیہ متناسبہ: یہ حرام مغز کی کسی نامعلوم گہری آفت سے یا اعصاب کے ورم سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ غانغرانا جرحیہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) غانغرانا واصلہ

(۲) غانغرانا غیر واصلہ

غانغرانا واصلہ: جب غانغرانا ضرب و چوٹ کے مقام پر پیدا ہوتا ہے تو اسے غانغرانا واصلہ کہتے ہیں۔

غانغرانا عفونیہ کی اقسام: غانغرانا حادہ ساعیہ، جروح اکالہ، غانغرانا بیمارستان، آکلۃ الفم، آکلۃ الشفہ، جمرہ (شب چراغ) دبل۔

غانغرانا بیمارستان سے مراد وہ غانغرانا ہے جو عمل جراحی کے دوران کوئی زخم جراح کو لگ جانے سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ غانغرانا حادہ ساعیہ میں نہایت شدید ورم فلغمونی پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ غانغرانا حرقیہ کہتے ہیں جلنے سے کسی ساخت کے مردہ ہو جانے کو۔

☆ غانغرانا بردیہ سے مراد پالا مارنے سے کسی عضو کا مردہ ہو جانا ہے۔

☆ غانغرانا کا علاج یہ ہے کہ گہرے پچھنوں کے ذریعہ فاسد اور خبیث خون کو خارج کریں (سمرقندی)

☆ جالینوس کا قول ہے کہ ''غانغرانا کے مقام پر ہلکا پچھنے لگانا عضو کو فاسد اور مردہ کرتا ہے اور گہرے پچھنے لگانا اس کے درست کرنے کا ذریعہ ہے''۔

☆ شفاقلوس کا علاج صرف عمل بتر (عضو کو کاٹ ڈالنا) ہے۔

سرخ بادہ یا حمرہ: (facial Erysipelas)

☆ حمرہ ایک متعدی مرض ہے جس میں جلد کا وسیع رقبہ متورم ہو جاتا ہے۔

☆ حمرہ کا مادہ دم عفن حاد ہے۔

☆ حمرہ خالصہ کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔

حمرہ سادہ: وہ حمرہ ہے جس میں ورم صرف جلد تک محدود رہتا ہے۔

حمرہ فلغمونی: اس میں ورم جلد کے نیچے کی خانہ دار ساختوں تک پہونچ جاتا ہے۔ اور اس میں عمومی علامات نسبتاً زیادہ شدید ہوتی ہیں اور تقیح الدم بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور تاکل پیدا ہو جاتا ہے۔

حمرہ منتشرہ: اس میں ورم نسیج خلوی میں برابر پھیلتا جاتا ہے اور تاکل ہوتا ہے۔

حمرہ غیر منتظم: یہ بے قاعدہ طور پر جسم کے مختلف حصوں میں پھیلتی ہے۔ اس میں ورم سوزش اور بخار کم ہوتا ہے یہ قسم بہت دنوں تک رہتا ہے۔ یہ نقرس وجع المفاصل اور گردہ کے مریضوں نیز بوڑھے اشخاص میں زیادہ تر ہوا کرتا ہے۔

Scanned with CamScann

ماشرا وہ حمرہ ہے جو چہرہ اور پیشانی میں لاحق ہوتا ہے اور کبھی سر تک چڑھ جاتا ہے۔

☆ ماشرا کے علاج میں پنڈلیوں پر سینگھیاں کھنچوائیں۔

نملہ (herpes)

☆ نملہ کو ''ساعیہ'' بھی کہتے ہیں۔

☆ نملہ وہ ایک دانہ یا چند دانے ہیں جس کے ساتھ اس قدر سوزش ہوتی ہے کہ بدن پر آگ رکھی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور دانے کی جگہ ہلکا سا ورم ہو جاتا ہے۔

☆ نملہ کا سبب لطیف اور تیز صفرا ہے۔

نملہ شفویہ: اس میں ہونٹوں اور بالخصوص باچھوں پر چھوٹے چھوٹے شفاف دانے اکثر زکام اور بخار کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔

نملہ ختالیہ: اس مرض میں حشفہ کے غلاف کے اندر یا باہر سرخ رنگ کے ناخن کے برابر متفرق دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔

☆ نملہ ختالیہ اکثر لڑکوں کو بدہضمی یا حموضت معدی کی زیادتی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔

نملہ منطقیہ: اس کو ''نملہ ناریہ'' بھی کہتے ہیں۔

☆ نملہ منطقیہ اکثر اعصاب بین الاضلاع (Intercostal nerve) کی جگہ نمودار ہوتا ہے جس کی وجہ عظم القص (Sternum) سے لے کر صلب (Vertebral Coloum) تک پٹی کی شکل بن جاتی ہے اسی مناسبت سے اس کو ''منطقیہ'' کہا جاتا ہے۔

☆ نملہ منطقیہ اعصاب کی خرابی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اسی لئے اس قسم کے دانے اعصاب کے متوازی نمودار ہوتے ہیں۔

☆ وجع المفاصل اور نقرس کے مریضوں میں، سنکھیا کھانے والوں اور زیادہ غصہ کرنے والوں میں نملہ منطقیہ کثیر الوقوع ہے۔

نملہ قزحیہ: یہ ایک قسم کی سرخی ہے جس میں بہت ہی باریک اور شفاف دانے جلن کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں مگر عصبی درد نہیں ہوتا ہے۔

☆ نملہ قزحیہ نوجوان اور کمزور لوگوں میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔

نملہ ساذجہ: وہ نملہ ہے جو ظاہر جلد میں دوڑتا ہے۔

نملہ متاکلہ: وہ نملہ ہے جو جلد کو زخمی کر کے کھا جاتا ہے۔

☆ نملہ جاورسیہ: اس قسم میں باجرہ کے مانند چھوٹے چھوٹے دانے متفرق آبلہ کی شکل نکلا کرتے ہیں جن کی جڑیں سرخ اور سرے سفید ہوتے ہیں۔

جمرہ یا شب چراغ (Anthrax)

یہ ایک قسم کا مقامی ورم حار ہے جو جلد کے نیچے پیدا ہو کر آس پاس کی ساختوں کو تیزی سے گلا دیتا ہے اور بشرہ کو اتار کر اس میں چھلنی کے مانند بہت سے سوراخ پیدا کر دیتا ہے۔

☆ جمرہ میں متاثرہ حصہ آگ کے انگارے کے مانند سرخ ہو جاتا ہے اور اس میں درد اس طرح محسوس ہوتی ہے گویا کہ بدن پر آگ رکھی ہوئی ہے اور یہ بہت جلد خشک ریشہ (کھرنڈ) بن جاتا ہے۔

☆ جمرہ کا مادہ غلیظ نہایت تیز صفراء اور خون حاد ہے۔

☆ جمرہ کے زخم میں شگاف لگانا اکثر نقصان دہ ہوا کرتا ہے لہذا عمل جراحی نہ کی جائے۔

☆ سرکہ کا میل جمرہ کی مخصوص دواؤں میں سے ہے اسے پہلے صاف مٹی پر ڈالیں جس سے وہ جوش مارنے لگے پھر اس پر کافور چھڑک کر طلا کریں۔

نار فارسی (Eczema)

☆ اس کو چھاجن اور داکوتہ بھی کہا جاتا ہے۔

☆ ابن ابی صادق کا قول ہے کہ نار فارسی (فارسی کی آگ) کا نام اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ یہ مرض ملک فارس میں زیادہ ہوتا ہے یا پھر اس لئے کہ جس شخص نے سب سے پہلے اس کا علاج کیا تھا وہ ملک فارس کا باشندہ تھا۔

☆ نار فارسی وہ دانے ہیں جو نمودار ہو کر بہت جلد کھرنڈ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ نہایت سوزش ہوتی ہے۔

☆ نار فارسی کے دانے جس مقام پر نکلتے ہیں وہاں طاؤسی رنگ کے سرخ خطوط جلتی ہوئی آگ یا بھڑکتے ہوئے شعلہ کے مانند پائے جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

شکل اور دانوں کی رطوبت کے لحاظ سے نارفارسی کے اقسام

(۱) سادہ (۲) سرخی مائل (۳) آبلہ دار (۳) متقیح (۵) صلب (۶) شقاقی (جس میں جلد پھٹ جاتی ہے)

☆ نارفارسی بعض امور میں جمرہ سے قریب تر ہوتا ہے۔

داء الصدف (Psoriasis)

مترادفات: تقشر جلد، قشف جلد، طلق، دڈ درو، الصدفیہ، چرم دل

☆ Psoriasis یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''خارش'' کے ہیں۔

☆ یوم داء الصدف عالمی (World Psoriasis Day) ۲۹/ اکتوبر کو منایا جاتا ہے۔

☆ داء الصدف دنیا کی ۱-۲ فی صد آبادی کو متاثر کرتی ہے مگر ہندوستان میں اسکا شرح وقوع 1.5-0.5 فیصد ہے۔

☆ داء الصدف عنفوان شباب میں زیادہ تر ہوا کرتا ہے۔

☆ داء الصدف کا حملہ ٹھنڈیوں اور خشک موسم میں عموماً شدید تر ہوا کرتا ہے۔

☆ داء الصدف دراصل جلد کی ایک غیر متعدی والتہابی کیفیت ہے جو کہ جلد کے بشریاتی خلیات کی تقسیم میں انتہائی تیزی آجانے سے واقع ہوتی ہے۔

☆ داء الصدف کی ابتداء عموماً جلد راس (Scalp) اور مرفق (Olecranon) سے ہوتی ہے۔

☆ داء الصدف کا حقیقی سبب نامعلوم ہے مگر غیر طبعی خلط سوداء اور وراثت قوی ترین سبب تصور کئے جاتے ہیں۔

☆ داء الصدف کی خاص علامت خارش ہونا اور جلد سے چاندی یا ابرک کے مانند بھوسی کا جھڑنا ہے۔

داء الصدف کی خاص نشانیاں:

Candle Grease Sign, koebner or Isomorphic Reaction, oil Spots or oil Drop Sign, Auspitz Sign, halo or

Woronoff ring.

☆ داء الصدف کے زخم مندمل ہونے کے بعد ندبہ (Scar) نہیں چھوڑتے۔

☆ داء الصدف کا ختم ہو کر دوبارہ اور بار بار لاحق ہونا داء الصدف کی اہم خصوصیت ہے۔ داء الصدف عام طور سے جسم کے بیرونی حصوں (Externsor Surface) پر اثر انداز ہوتا ہے۔

تنفط، نفاطہ (blister)

☆ تنفط کو آبلہ نکلنا یا چھالا نکلنا کہتے ہیں۔

☆ تنفط میں جلد میں ورمی کیفیت لاحق ہونے کی وجہ سے جلد کے دونوں طبقات یعنی بشرہ (Epiedermis) اور ادمہ (Dermis) کے درمیان خون کی مائیت مترشح ہو کر جمع ہوجاتی ہے جس سے بشرہ ابھر جاتا ہے اسی کا نام ''آبلہ'' (نفاطہ) ہے۔

نفاطہ منفردہ: کبھی بڑھاپے میں پاؤں پر کم وبیش چھالیہ کے برابر ایک آبلہ نکل آتا ہے اسے نفاطہ منفردہ کہتے ہیں۔

☆ نفاطہ طفیلیہ کہتے ہیں بچوں کے ہاتھ پاؤں پر نفاطہ یا آبلہ کے نکل آنے کو۔

☆ نفاطہ غانغرانیہ سے مراد وہ آبلے ہیں جن میں تعفن وتاکل پیدا ہوجاتا ہے۔

☆ نفاطہ منفردہ، نفاطہ طفیلیہ اور نفاطہ غانغرانیہ نفاطہ حادہ کی قسمیں ہیں۔

☆ نفاطہ طبقیہ دراصل نفاطہ مزمنہ کی ایک مخصوص قسم ہے جس میں ابتداء میں سینہ پر ایک آبلہ نمودار ہوتا ہے اور پھر اس کے اردگرد بہت سے آبلے نکل کر تمام جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ اس میں مریض کے جسم سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے۔

☆ نفاطہ (آبلہ) میں طفشیل بطور غذا استعمال کیا جاتا ہے۔

شریٰ (urticaria)

☆ شریٰ کو پتی اچھلنا، Hives اور Nettle rash بھی کہتے ہیں۔

☆ شریٰ میں حکہ مکربہ یعنی پریشان کر دینے والی کھجلی لاحق ہوتی ہے۔

☆ شریٰ دراصل جلد کے وہ چکنے چکنے دانے یا ددوڑے ہیں جو چپٹے ہوتے ہیں اور عام طور سے

Scanned with CamScanner

اچانک نمودار ہوتے ہیں۔

☆ شریٰ کے دانوں کا سائز خردل سے لیکر ہتھیلی تک کے برابر ہوتا ہے۔

☆ شریٰ کی مدت چند گھنٹوں سے لیکر چند روز تک ہوتی ہے۔

☆ شریٰ کا مادہ وہ تیز اور گرم رطوبات ہیں جو فساد استحالہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

☆ شریٰ بلغمی سفیدی مائل ہوتی ہیں اور اکثر یہ رات کو نکلا کرتی ہیں اسی مناسبت سے اسے ''بنات اللیل'' (رات کی لڑکیاں) کہا جاتا ہے۔

☆ بنات الیل درحقیقت ایک قسم کی خارش، خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے ہیں جو سردی کے وقت رات کو نکلتے ہیں۔

☆ بنات الیل کا سبب پیدائشی طور پر جلد کا ٹھوس اور مسامات کا تنگ ہونا ہے۔

طاعون (plague)

☆ طاعون (Plague) عربی زبان کا لفظ ہے جو کہ ایک یونانی لفظ ''طیعون'' سے لیا گیا ہے۔

☆ شیخ کا قول ہے کہ ''طیعون یونانیوں کے نزدیک ان سارے اورام کے لئے بولا جاتا تھا جو لحوم غددیہ یعنی گلٹیوں میں ہوا کرتے ہیں خواہ وہ گلٹیاں ذکی الحس ہوں یا بے حس ہوں پھر یہ لفظ خاص کر دیا گیا گلٹیوں کے گرم اورام کے لئے اس کے بعد یہ لفظ ان سارے مہلک اورام کے لئے منتقل کر لیا گیا جن کے مادہ میں سمیت پیدا ہو جاتی ہے اور جو عضوء کو فاسد کر دیتی ہے''۔

☆ طاعون عام طور پر بطور وباء پھیلتا ہے۔

☆ طاعون علی العموم مہلک ثابت ہوتا ہے۔

☆ طاعون میں ورم اکثر ضعیف اور ڈھیلے اعضاء یعنی غدد میں خصوصاً مغابن یعنی کنج ران، بغل اور کان کے پیچھے ہوا کرتا ہے۔

☆ طاعون کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)	طاعون غددی	(Bubonic plague)
(۲)	طاعون عفونی	(Septicemic plague)
(۳)	طاعون ریوی	(Pneumonic plague)

مطلقاً طاعون سے مراد طاعون غددی ہے کیونکہ طاعون غددی ہی کثیر الوقوع ہے۔

☆ طاعون عفونی دراصل طاعون کی شدید ترین اور مہلک قسم ہے۔

☆ طاعون عفونی میں بالعموم گلٹیاں نہیں نکلتی ہیں اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے کیونکہ سمیت تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔

☆ طاعون میں فصد نا جائز و خلاف اصول ہے۔ (سمرقندی)

☆ طاعون میں مقام مرض پر کوئی بارد طلا لگانا بھی مناسب نہیں ہے۔

☆ طاعون کی گلٹیوں پر پچھنے لگوانا اور گرم پانی سے دھونا بہتر ہوتا ہے۔

☆ مصوص اور قرص (ایک قسم کی غذا) کا استعمال طاعون میں کیا جاتا ہے۔

☆ طاعون کا بنیادی اصول علاج قلب کی تبرید و تقویت ہے اور اس کے لئے کافور عجیب الخاصیت ہے۔

آکلہ

مترادفات: گوشت خورہ، تعفن، تاکل، فساد۔

☆ آکلہ اس قرحہ کا نام ہے جو تعفن و فساد پیدا کر کے تیزی کے ساتھ ساختوں کو کھاتا اور گلاتا چلا جاتا ہے۔

☆ آکلہ منہ اور اندام نہانی میں اکثر ہوا کرتا ہے۔

☆ آکلہ الفم میں زیادہ تر کمزور صحت کے بچے مبتلا ہوتے ہیں۔

☆ آکلہ کا اصل سبب ایک مخصوص اکال مادہ ہے جس کی وجہ سے متاثرہ عضو کی روح حیوانی (قوت حیوانیہ) فاسد ہو جاتی ہے یا یہ کہ متاثرہ عضوء تک روح حیوانی پہنچ نہیں پاتی ہے۔

☆ آکلہ دراصل ایک مقامی اور محدود غانغرانا و شفاقلوس ہے اور اسی طرح غانغرانا و شفاقلوس ایک بڑا آکلہ ہے۔

☆ شفاقلوس دراصل گوشت خورہ فلغمونی ہے جو دموی ورم سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ آکلہ یا گوشت خورہ کی علامت یہ ہے کہ زخم سبزی (خضرت) یا سیاہ پھنسی (بثور اسود) یا تطویس کی شکل پیدا ہوتا ہے اور تیزی کے ساتھ پھیلتا ہے۔

☆ تطویس اس سبزی (خضرت) کا نام ہے جس کے ساتھ سیاہی بھی ملی ہوئی ہوتی ہے۔

☆ بیرونی اور کھلے قروح آکلہ کے لئے نیم کی سبز اور تازہ پتیاں پیس کر ضماد کرنا بہت ہی مفید اور موثر ہے۔اسی طرح آکلہ کے زخموں کے دھونے کے لئے برگ نیم کا جوشاندہ بے نظیر ہے۔

☆ آکلہ کا علاج عمل کئی (داغنا) ہے خواہ کئی بالنار ہو یا بالدواء۔

دبیلہ

☆ دبیلہ کو "خراج مزمن" اور "خراج باردہ" بھی کہا جاتا ہے۔

☆ دبیلہ ایک ورم ہے جو دمل سے بڑا ہوتا ہے اور علی العموم گول ہوتا ہے یعنی اس کی شکل خراج حاد کی طرح صنوبری اور نوکدار نہیں ہوتی ہے۔اس کا رنگ جلد کے رنگ پر ہوتا ہے۔اس میں درد نہیں ہوتا اور اس کے اندر عجیب وغریب اجسام جیسے کیچڑ، تیل کی تلچھٹ، مٹی، پتھر وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

☆ دبیلہ کی پیدائش ناپختہ مادۂ باردہ سے ہوتی ہے جو فساد ہضم سے پیدا ہوتا ہے اور فساد ہضم کی وجہ یہ ہے کہ کثیر الکمیت یا ردی الکیفیت غذا استعمال کی گئی ہوتی ہے اور قوت ہاضمہ نسبتاً ضعیف ہوتی ہے۔

☆ دبیلہ عموماً مادہ سلیہ کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

دبیلہ منکوسہ: کا معنی اوندھا پھوڑا ہے۔اس کا مادہ اندر جلد سے دور اکھٹا ہوتا ہے اور یہ عام طور سے مہلک ہوا کرتا ہے۔

خراج (Abscess)

☆ خراج کو پھوڑا کہتے ہیں اور مطلقاً خراج سے مراد خراج حاد ہوا کرتا ہے۔

☆ خراج کے حقیقی معنی بڑے حجم کے گرم ورموں میں پیپ کا جمع ہونا ہے بالفاظِ دیگر پیپ کے مقامی اجتماع کو خراج کہا جاتا ہے۔

☆ چھوٹے حجم کے گرم اورام کو بثرہ (پھنسی) کہا جاتا ہے۔

☆ خراج کی پیدائش کے بنیادی اسباب تین ہیں۔

(۱) ضعف طبیعت (۲) تعفن کو قبول کرنے والا مرکز

(۳) اجسام غریبہ کی سرایت

☆ پیپ بننے کی علامت یہ ہے کہ درد بڑھ جاتا ہے اور چھونے سے تنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

☆ پیپ پک جانے کی علامت یہ ہے کہ درد کی شدت میں کمی آجاتا ہے۔

☆ پھوڑے کے اندر تموج محسوس ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اس میں رقیق پیپ موجود ہے۔

☆ خراج میں نشتر (Incision) کا رخ بدن کی لمبائی میں ہونا چاہئے نیز موڑ کے مقام پر جلد کی شکن کے رخ پر نشتر لگانا چاہئے لیکن اگر پیشانی پر خراج ہو تو نشتر شکن کے مخالف لگانا چاہئے۔

دمل

مترادفات: دنبل، بالتوڑ Fruncle, Boil

☆ جلدی غدود کے ورم سے جو پھوڑا پیدا ہوتا ہے اُسے دنبل کہتے ہیں۔

☆ دنبل میں پھوڑے کے مرکز میں مردہ حصہ کی ایک گرہ بن جاتی ہے جسے ام القیح (کیل) کہتے ہیں۔

☆ دنبل دراصل خراجات حادہ کی جنس سے ہے۔

☆ دنبل درحقیقت بڑی اور صنوبری شکل کی پھنسی ہے جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔

☆ دنبل کا سبب خون حاد یعنی تیز خون ہے جس کے ساتھ غلیظ فاسد رطوبت مل جاتی ہے۔

☆ علامہ نفیس کے مطابق دنبل کے علاج میں نشتر لگانا دواؤں سے بہتر ہے۔

ورم رخو

☆ ورم رخو کو ہندی میں بھربھراہٹ اور یونانی میں اوذیما (Oedema) کہا جاتا ہے۔

☆ ورم رخو ایک سفید اور ڈھیلا سا ورم ہوتا ہے جس کے ساتھ نہ حرارت ہوتی ہے اور نہ درد ہوتا ہے۔

☆ ورم رخو رقیق رطوبت کے سیلان وانصباب سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ ورم رخو دراصل ورم بارد کی جنس سے ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ اوذیما میں کبھی بخارات وریاح بھی پیدا ہوجاتے ہیں جیسا کہ غانغرانا رطوبیہ میں ہوا کرتا ہے۔

☆ ورم رخو میں کسی قدر غلظت اور ثقل محسوس ہوتا ہے، دبانے سے انگلی دھنس جاتی ہے اور دباؤ کا اثر اس میں دیر تک قائم رہتا ہے۔

☆ پھولن یعنی ریاحی انتفاخ دباؤ کا نشان باقی نہیں رہتا اور نہ ہی یہ اوذیما کی طرح دبتا ہے۔

☆ ورم رخو یا اوذیما کا اصول علاج یہ ہے کہ مسہل بلغم ادویہ کھلائیں۔

☆ طلاء تر ہل ورم رخو یا اوذیما میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ورم ریحی یا انتفاخ یا پھولن: وہ ورم ہے جس میں کوئی عضوء ریاح کی وجہ سے پھول جاتا ہے۔

سوجن یا غلظ میں وہ اورام داخل ہیں جن کے مادہ میں کچھ نہ کچھ قوام ضرور ہوتا ہے مثلاً چاروں اخلاط اور مائیت۔

☆ ورم ریحی میں ریح جوہر اعضاء (اعضاء کے رخنوں اور خلاؤں) میں جگہ جگہ پیدا ہوجاتی ہے۔

☆ نفخہ یا اپھارہ دراصل ورم ریحی کی ایک قسم ہے جس میں ریح کسی عضوء کے جوف میں جمع ہوجاتی ہے۔

☆ ورم ریحی کی علامات یہ ہیں کہ یہ ورم پھولا ہوا مشک کی طرح ہوتا ہے، انگلی سے بہت کم دبتا ہے اور دباؤ کا اثر فوراً زائل ہوجاتا ہے۔

سلعات (tumours)

☆ سلعہ ایک مرضی بالیدگی ہے جو زندہ بافت سے مرکب ہوتی ہے خواہ وہ بافت طبعی ہو یا غیر طبعی۔

☆ سلعہ مرض مقدار اور مرض وضع کی جنس میں داخل ہے۔

☆ ندبہ (Scar) سے مراد زخم کا نشان ہے جو اندمال کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

☆ سمرقندی کے نزدیک سلعہ وہ غلیظ ورم ہے جو گوشت کے ساتھ چسپاں نہیں ہوتا بلکہ اس طرح الگ ہوتا ہے کہ وہ پکڑ میں آسکتا ہے اور حرکت دینے سے چاروں طرح متحرک ہوتا

ہے۔اس کی ایک تھیلی ہوتی ہے جو اسے ہر طرف سے گھیرے رہتی ہے۔

☆ سلعہ چنے سے لیکر تربوز جتنا بڑا ہوسکتا ہے۔

☆ سلعہ کے حقیقی اسباب اب تک نا معلوم ہیں اگر چہ پہلے یہ تصور کیا جاتا تھا کہ سلعات کا سبب سوء مزاج ہے جو فساد اخلاط اور خون فاسد سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

☆ بلحاظ علامات وعوارضات سلعات (Tumour) کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔سلعات سلیمہ (Benign tumours) انہیں "بے خطر رسولیاں" بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔سلعات خبیثہ (Malignant Tumours) انہیں "مہلک رسولیاں" کہا جاتا ہے۔

☆ سلعات سلیمہ عام طور پر ایک غلاف میں لپٹی ہوئی محدود ہوتی ہے۔اس میں نہ تو پیپ بنتی ہے اور نہ ہی درد ہوتا ہے یہ صحیح علاج اور استیصال کامل کے بعد دوبارہ نہیں بنتی ہیں۔

☆ سلعات خبیثہ عموماً پھیلتی چلی جاتی ہیں اور متقرح ہوجاتی ہیں۔یہ رسولیاں مکمل طور پر کاٹ دینے کے بعد بھی دوبارہ پیدا ہوجاتی ہیں۔

☆ سرطان (Cancer) کا شمار سلعات خبیثہ میں ہوتا ہے۔

☆ ساخت وترکیب کے اعتبار سے سلعات کی قسمیں۔

۱۔سلعہ شحمیہ (Lipoma)

۲۔سلعہ عسلیہ (شہد جیسی رسولی)

۳۔سلعہ اردھالیہ (اردھالیہ نامی حریرہ کے مانند)

۴۔سلعہ شیرازیہ (شیراز نامی سالن کے مثل)

۵۔سلعہ بلغمیہ (مخاطیہ)

۶۔سلعہ غضروفیہ

۷۔سلعہ لیفیہ (ریشہ دار رسولی)

۸۔سلعہ عظمیہ (ہڈی جیسی رسولی)

۹۔سلعہ سنیہ (دانت کی سی رسولی)

Scanned with CamScanner

۱۰۔ سلعہ عروقیہ

۱۱۔ سلعہ عصبیہ

۱۲۔ سلعہ عضلیہ

۱۳۔ سلعہ مخیہ

۱۴۔ سلعہ لحمیہ

۱۵۔ سلعہ حلمیہ (سرپستان کی رسولی)

۱۶۔ سلعہ غددیہ

☆ سمرقندی نے سلعات کی چار قسمیں بتائیں ہیں۔

(۱) شحمیہ (۲) عسلیہ (۳) اردھالیہ (۴) شیرازیہ

☆ سلعہ عروقیہ وہ رسولی ہے جو غیر طبعی عروق دمویہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کا رنگ احمر ناصع (شوخ سرخ) یا احمر اقتم (سرخ سیاہی مائل) ہوتا ہے۔

☆ رحم کی رسولی نیز غدہ مذی کی رسولی سلعہ عضلیہ میں داخل ہے۔

☆ سرطان دراصل سلعہ لحمیہ کی مثال ہے۔

☆ عمل شق (چیرنا) رسولیوں کے علاج کے طور پر اپنایا جاتا ہے۔

☆ سلعہ شحمیہ کا علاج صرف اور صرف عمل شق ہے۔

عیبات واکیاس (Cyst)

☆ عیبات کو "سلعات کیسیہ" (تھیلی دار رسولیاں) یا "اکیاس" (تھیلیاں) بھی کہتے ہیں۔

☆ عیبات سے مراد وہ تجاویف ہوتے ہیں جو کم و بیش گول ہوتے ہیں اور ان کے اندر کوئی ممتاز جھلی استر کرتی ہے نیز انکے اندر کوئی سیال مادہ بھرا رہتا ہے۔

☆ عیبات جلدیہ وہ تھیلیاں ہیں جو بہت ساری جگہوں پر پائی جاتی ہیں اور جن کی فضاؤں میں جلد یا غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے۔

☆ عیبات کی پیدائش کبھی تو سابقہ چھوٹی فضاؤں کے پھیل جانے سے ہوتی ہے اور کبھی دوسری ساختوں کے فساد و استحالہ کے نتیجے میں اور کبھی یہ بالکل نوزائد ہوتی ہیں۔

☆ عیبات زلالیہ عموماً جوڑوں کے مقام پر پیدا ہوتی ہیں۔

عیبات مصلیہ درحقیقت عروق جاذبہ کی فضاؤں کے پھیلنے سے بنتی ہیں۔

☆ عیبات مصلیہ اکثر و بیشتر گردن، بغل اور چھاتیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔

☆ کیس احتباس کا مطلب یہ ہے کہ کسی غدود کی نالی بند ہو جانے سے اس کی طبعی رطوبت کے رک جانے سے اس کے اندر تھیلی نمودار ہو جائے۔ کیس احتباس کسی بھی غدود میں ہو سکتی ہے۔

اکیاس: اس میں غشاء مخاطی یا جلد کا بیرونی طبقہ (بشرہ) اتفاقاً زیر مخاطی یا زیر جلد ساخت میں داخل ہو جاتا ہے اور وہاں تھیلی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

☆ اکیاس الغرس بسا اوقات انگلی یا ہتھیلی میں کسی تیز آلہ کے چھد جانے کے بعد نمایاں ہوتی ہیں۔

☆ عیبات دیدانیہ (طفیلیہ) دراصل وہ تھیلیاں ہیں جو زندہ کیڑوں کے نمو و افزائش کی تحریک سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ جگر، دماغ، گردہ میں پائی جاتی ہیں۔

غدد (گلٹیاں) وعقد (گانٹھیں)

☆ غدد جمع ہے غدہ کی جس کے لفظی معنی ہیں گلٹی کے۔ غدد دو طرح کی ہوتی ہیں۔

(۱) غدد طبعیہ یا غدد اصلیہ جیسے غدد اصل اللسان، غدہ مذی، غدہ اصل الاذن وغیرہ۔

(۲) غدہ غیر طبعیہ یا غدد عارضیہ مثلاً رسولی، مسے وغیرہ۔

☆ غدد غیر طبعیہ یعنی عارضی گلٹیاں غلیظ مواد سے پیدا ہوتی ہیں خواہ یہ مواد سوداوی ہوں یا بلغمی اکثر بلغمی غدد غیر طبعیہ ہی ہوتے ہیں۔

☆ غدد اور رسولی میں فرق یہ ہے کہ غدد رسولی کی طرح بڑھتی نہیں ہیں اور نہ ہی ان پر غلاف ہوتا ہے اس کے علاوہ غدد نرم نہیں ہوتی ہیں بلکہ سخت ہوتی ہیں۔

☆ غدد کا علاج یہ ہے کہ اس پر مرہم داخلیون کا ضماد لگائیں۔

☆ فوجشلا دراصل اورام غدد کی ایک مخصوص قسم ہے۔

☆ فوجشلا مخصوص طور پر اس گلٹی کو کہتے ہیں جو کان کے پیچھے پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ فوجشلا کی مخصوص دواء گھونگھے کی راکھ ہے جو بلا نمک کے پرانی چربی کے ساتھ لگائی جائے، یا نیولے کی رکھ قیر وطی کے ساتھ لگائیں۔

Scanned with CamScann

عقد جمع ہے عقدہ کی جس کے معنی گانٹھیں ہیں۔ یہ گوشت سے خالی مقامات پر نمودار ہوتی ہیں جیسے قدم ہتھیلی، پیشانی۔

- ☆ عقد ایسے مادوں سے پیدا ہوتی ہیں جو بستہ ہو کر گلٹیوں کی شکل میں تبدیل نہ ہوئی ہوں۔
- ☆ ثالیل مدفنہ (چھپے ہوئے مسے) درحقیقت عقد کی ایک قسم ہے جس میں گانٹھیں اندر سے گوشت کی طرح ہو جاتی ہیں اور سخت ہوتی ہیں۔
- ☆ ثالیل مدفنہ بدن کے ہر ایک حصہ میں ہو سکتی ہیں۔
- ☆ ابن ابی صادق اور ابن ہبل کے مطابق ثالیل مدفنہ کو رسولی کہنا زیادہ بہتر ہے۔
- ☆ اعصاب میں گانٹھ پیدا ہو جانے کی صورت میں حمام کرائیں اور حمام کے اندر انگڑائیاں لیں اور بدن کو کھینچیں۔

صلابت: اعصاب کے شق ہو جانے یعنی لمبائی میں پھٹ جانے اور ان کے ہتک یعنی عضلات کے سروں کے پاس ان کے ٹوٹ جانے سے اعصاب میں سختی پیدا ہو جانے کو "صلابت" کہتے ہیں۔

دشابذ: ٹوٹی ہڈیوں کے جڑنے کے بعد گانٹھوں کا پیدا ہونا دشابذ کہلاتا ہے۔

- ☆ علامہ نفیس کے نزدیک دشابذ وہ سخت اور سفید اجسام ہیں جو تانت کے مانند ہوتے ہیں نیز ہڈی اور کری کے جڑنے کے بھی معنی دشابذ کے ہیں۔

سقیروس

مترادفات:۔ ورم صلب، صلابتہ، سلحفاۃ۔

- ☆ سقیروس یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی سخت ورم کے ہیں۔
- ☆ سرطان اور سقیروس دونوں ایک ہی جنس میں داخل ہیں۔
- ☆ عالم اورام میں سقیروس سے زیادہ سختی کہیں نہیں پائی جاتی ہے اسی وجہ سے اس کا نام سلحفاۃ (کچھوا) رکھا گیا ہے۔
- ☆ سقیروس عموماً گرم اورام کے بعد ہوا کرتا ہے۔
- ☆ سقیروس کی دو قسمیں ہیں (۱) بلغمی (سفید) (۲) سوداوی (سیاہ) پھر ان دونوں کی مزید دو قسمیں ہیں (۱) اصلی (۲) انتقالی۔

- ☆ سقیروس خالص وہ ورم ہے جو بے حس ہو اور زیادہ سخت ہو نیز ناقابل علاج ہو۔
- ☆ سقیروس غیر خالص وہ ورم ہے جس میں سختی نسبتاً کم ہو اور اس میں کسی قدر حس باقی ہو اور جس کا علاج کسی حد تک ممکن ہو۔
- ☆ سقیروس کا حقیقی علاج سمرقندی کے نزدیک عمل استیصال ہے۔
- ☆ سقیروس کی رفتار سست ہوتی ہے۔ اس میں ریشے بکثرت پائے جاتے ہیں اور یہ زیادہ تر پستانوں میں واقع ہوتا ہے۔
- ☆ سقیروس کا ملمس بارد ہوتا ہے۔

سرطان (Cancer)

- ☆ سرطان کا ورم چونکہ گول ہوتا ہے اور ارد گرد رگیں ہوتی ہیں اسلئے کیکڑے جیسی شکل معلوم ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام سرطان رکھا گیا ہے۔
- ☆ سمرقندی کے نزدیک سرطان کا مادہ موذی، خبیث اور اکثر سوداوی محترق ہوتا ہے۔ مگر کبھی کبھی صفراء محترقہ یا بلغم فاسد بھی ہوتا ہے۔
- ☆ سرطان کا ملمس حار ہوتا ہے اور رفتار تیز ہوتی ہے۔
- ☆ سرطان کی مخصوص قسم سرطان متقرح ہے جس میں سیاہ رنگ کا زخم پیدا ہو جاتا ہے اور اس سے بدبودار پانی (صدید منتن) بہتا رہتا ہے۔ (سمرقندی)
- ☆ سرطان بشری عموماً بشرہ جلد سے شروع ہوتا ہے، ادھیڑوں اور بوڑھوں میں کثیر الوقوع ہے، یہ زیادہ تر دیرینہ اور پائیدار خراش و ہیجان کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔
- ☆ سرطان اکالہ کو قرحہ اکالہ کہتے ہیں جو کہ ایک قسم کی رسولی ہے جو ناک و پپوٹوں، خانہ چشم کے گوشوں اور رخساروں پر نمودار ہوتا ہے۔ سرطان اکالہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی بڑھوتری کی رفتار بہت سست ہوتی ہے۔
- ☆ سرطان ہلامی زیادہ تر جوف شکم، معدہ و امعاء اور ثرب میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا مادہ لیسدار اور نیم شفاف ہوتا ہے۔
- ☆ سرطان مخاطی (سرطان عمودی) اکثر اوقات قناۃ غذائی میں لاحق ہوا کرتا ہے۔
- ☆ سرطان غدی کو سرطان کروی بھی کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

Scanned with CamScann

(۱) سقیروس (۲) سرطان محی جسے ''سرطان حاذ'' بھی کہتے ہیں۔

خنازیر

☆ خنازیر عربی زبان کا لفظ ہے اسے ہندی میں ''کنٹھ مالا'' اور انگریزی میں "Scrofula" کہتے ہیں۔

☆ خنازیر جمع ہے خنزیر کی جس کے معنی سور کے ہیں چونکہ یہ مرض اکثر سور کو ہوا کرتا ہے یا یہ کہ کنٹھ مالا کے مریضوں کی گردن سور جیسی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ دائیں بائیں حرکت نہیں کر سکتا اس لئے اس کا نام ''خنازیر'' رکھا گیا ہے۔

☆ خنازیر لحوم رخوہ یعنی بدن کی سطحی گلٹیوں میں اور خاص کر گردن میں پیدا ہوتا ہے۔

☆ خنازیر کی گلٹیاں اکثر متعدد ہوتی ہیں اور ایک تھیلی کے اندر بند ہوتی ہیں۔

☆ خنازیر اور سلعہ یعنی رسولی میں فرق یہ ہے کہ خنازیر گوشت کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے اور عموماً غیر متحرک ہوتا ہے جب کہ رسولی گوشت سے الگ ہوتی ہے اور عموماً متحرک ہوتی ہے۔

☆ خنازیر کا مادہ ایک سست رفتار مگر خبیث مادہ ہوتا ہے جو مادہ سلیہ کی جنس سے ہوتا ہے اس مادہ کو قبول کرنے کیلئے ضعف کا ہونا ضروری ہے۔

☆ مرہم زعفران اور طلاء کچلہ کنٹھ مالا میں مفید ہے۔

☆ خنازیر تینیہ خنازیر کی سب سے بری قسم ہے جس میں خنازیر متقرح ہو جاتی ہے اور اس کی شکل پکی انجیر جیسی ہو جاتی ہے۔

☆ فلدفیون اور دیگ بردیگ کنٹھ مالا میں استعمال کیا جاتا ہے۔

عرقِ مدنی

☆ عرق مدنی کو ہندی میں دارو، ناروا، فارسی میں ''رشتہ'' کہتے ہیں۔

☆ علامہ سمرقندی کے نزدیک عرق مدنی ایک مرض ہے جس میں پہلے ایک دانہ سا نکلتا ہے پھر یہ آبلہ بن جاتا ہے اس کے بعد اس میں سوراخ ہو جاتا ہے جس سے ایک بالشت یا اس سے بھی بڑی ڈوری یا رگ کے مانند ایک شئی خارج ہوتی ہے۔

☆ علامہ علاؤالدین قرشی کا خیال ہے کہ عرق مدنی دراصل ایک حیوان ہے جو متعفن اور فاسد مواد نیز گندہ پانی میں پھلتا پھولتا ہے جو کہ پانچ سے سات بالشت لمبا ڈوری کی طرح ہوتا ہے۔ یہ پانی کے ذریعہ انسان کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے جہاں ۹۔۱۰ ماہ تک بغیر کسی ایذا رسانی کے پڑا رہتا ہے اس کے بعد یہ آبلہ یا پھوڑا بن کر باہر نکلتا ہے۔

☆ نجندی کے مطابق عرق مدنی دراصل رگ نہیں بلکہ یہ ایک کیڑا ہے جو جسم میں پیدا ہوتا ہے اور اس کی پیدائش سڑے ہوئے پانی سے ہوتی ہے۔

☆ عرق مدنی اکثر حجاز جیسے گرم وخشک ممالک میں پایا جاتا ہے۔

☆ عرق مدنی راجستھان میں بھی کثیر الوقوع تھا مگر اب نہیں پایا جاتا ہے۔

☆ عرق مدنی پنڈلی ران کلائی اور بازو پر بکثرت لاحق ہوتا ہے لیکن پشت اور قضیب میں ادو نادر ہوا کرتا ہے۔

☆ خبیص سکر عرق مدنی میں مفید ہے۔

جذام (Leprosy)

☆ جذام کو علۃ الکبریٰ اور کوڑھ کہا جاتا ہے۔

☆ جذام ایک طرح سے تمام بدن کا سرطان ہے۔

☆ علۃ الکبریٰ ایک مزمن مرض ہے جس میں تشنج و تعجر (کھنچاؤ اور گانٹھیں) پیدا ہونے کی وجہ سے اعضاء کی شکل بگڑ جاتی ہے اور آخر میں تساقط اعضاء (تقرح سے گل کر گرنے لگنا) عارض ہو جاتا ہے۔

☆ علۃ الکبریٰ کا سبب سوداوی مادہ ہوا کرتا ہے جس سے مردہ نعش کی طرح بدبودار رطوبت (صدید متن) بہتا رہتا ہے۔

☆ مادہ کے لحاظ سے جذام کی دو قسمیں ہیں (۱) جذام خدری (۲) جذام عجری اکثر و بیشتر دونوں قسمیں مشترکہ طور پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

☆ جذام خدری میں مرض کا اثر اعصاب اور مرکز اعصاب پر ہوتا ہے۔ اعضاء کی حس باطل ہو جاتی ہے، نبض متفاوت اور بطی چلتی ہے، اس میں گانٹھیں نہیں پیدا ہوتی ہیں۔

☆ جذام خدری گرم ممالک میں کثیر الوقوع ہے۔

Scanned with CamScann

- ☆ جذام خدری میں سانپ کا گوشت مفید ہے۔
- ☆ جذام عجری کو ''جذام درنی'' اور ''جذام عقدی'' بھی کہا جاتا ہے۔
- ☆ جذام عجری کا اثر صرف جلد اور غشاء مخاطی پر ہوتا ہے۔
- ☆ جذام عجری عموماً چہرہ پر زیادہ ہوتی ہے۔
- ☆ جذام عجری کے شروع ہونے کی علامت یہ ہے کہ آواز بگڑ جاتی ہے، اور چہرہ کے بال گرنے لگتے ہیں، ناک چپٹی اور آنکھ گول سی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے مریض کا چہرہ شیر کے چہرہ سے مشابہ ہو جاتا ہے اسی مناسبت سے جذام عجری کو داء الاسد (شیر کا مرض) کہتے ہیں۔
- ☆ جذام عجری سرد ممالک میں نسبتاً زیادہ ہوا کرتا ہے۔
- ☆ جذام عجری کا اصول علاج یہ ہے کہ سوداوی مواد کا تنقیہ و استفراغ کرائیں اور ساتھ ہی ترطیب مزاج کریں۔
- ☆ جذام میں حمام سے باہر آنے کے بعد سرد و تر روغن کی مالش زیادہ سودمند ہوتا ہے۔
- ☆ ہڑتال طبقی کوڑھ میں مفید ہے۔
- ☆ کوڑھ کے مریضوں کو چنے کی روٹی اور گھی کے علاوہ کچھ بھی نہ کھانے کی ہدایت دی جاتی ہے۔
- ☆ جذام کی قدیم اور مخصوص دوا چال موگرا ہے۔

سعفہ

- ☆ سعفہ کو ''گنج'' کہتے ہیں۔
- ☆ سعفہ وہ مخصوص قسم کے قروح ہیں جو عام طور پر سر اور چہرہ میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی سارے بدن کے بالوں کی جڑوں میں پائے جاتے ہیں جن کو خشک ریشہ (کھرنڈ) کہتے ہیں۔
- ☆ سعفہ درحقیقت قوبا کی جنس میں داخل ہے۔
- ☆ سعفہ کی دو قسمیں ہیں (۱) سفعہ رطبہ (ترگنج) (۲) سعفہ یابسہ (خشک گنج)۔
- ☆ سعفہ رطبہ کو ''شیرنج'' کہتے ہیں۔ اس میں زرد پانی یعنی صدید نکلتا رہتا ہے۔

- ☆ سعفہ رطبہ کا مادہ غلیظ متعفن فاسد لذاع اور صدیدی ہوتا ہے۔
- ☆ سعفہ رطبہ بچوں کو زیادہ ہوتا ہے۔
- ☆ سعفہ رطبہ میں باسلیق کی فصد کھولتے ہیں۔
- ☆ سعفہ رطبہ میں جوشاندہ ہلیلہ اور شاہترہ کا مسہل دیا جاتا ہے۔
- ☆ سعفہ رطبہ میں گوشت مٹھاس اور اشیاء حریفہ (تیز اور چٹ پٹی چیزیں) سے پرہیز کراتے ہیں۔
- ☆ سعفہ یابسہ کو ''سورجی'' (شورہ جیسی) کہا جاتا ہے کیونکہ شورہ جیسی سفید بھوسی ماؤف حصہ سے اترتی ہے۔
- ☆ سعفہ یابسہ کا مادہ سوداوی ہوتا ہے جس کے ساتھ ایک قسم کی رطوبت حریفہ ملی ہوتی ہے۔
- ☆ سعفہ یابسہ میں جونکیں لگانا (ارسال علقی) مفید ہوتا ہے۔
- ☆ مرہم سرخ کا استعمال سعفہ میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

سعفہ شہدیہ: اس میں زخم کھلے ہوتے ہیں جب کہ شیرنج میں زخم تر چھلکوں سے ڈھکے ہوتے ہیں۔

- ☆ سعفہ شہدیہ کا علاج یہ ہے کہ اسے زنگار سے جلائیں۔

رؤس ابرہ: یہ ایک قسم کی گنج ہے جس میں سر کے بالوں کی جڑ کے پاس خاص کر مسامات جلد متورم ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے سر کے بال تن کر سوئی کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس سے گوشت کے پانی جیسی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔

- ☆ رؤس ابرہ میں بالوں کو اکھاڑ کر حجامت بلاشرط (بغیر پچھنوں کے سینگھیاں کھچوانا) سودمند ثابت ہوتا ہے۔

☆ رؤس ابرہ میں بالوں کو اکھاڑ کر حجامت بلاشرط (بغیر پچھنوں کے سینگھیاں کھچوانا) سودمند ثابت ہوتا ہے۔

- ☆ عجر: یہ بھی سعفہ کی ایک قسم ہے جو سخت ہوتی ہے اور دل سے مشابہ ہوتی ہے، ان میں پیپ نہیں پڑتی ہے۔

تینی: یہ ترگنج کی ایک قسم ہے جس میں گول گول سرخ زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

حلمی: یہ بھی سعفہ رطبہ کی ایک قسم ہے یہ دراصل سرپستان کے شکل کی چھوٹی چھوٹی سرخ

Scanned with CamScanner

پھنسیاں ہیں جن سے خون کے مانند رطوبت خارج ہوتی ہے۔

سعفہ حمراء (سرخ گنج): یہ سر میں لاحق ہوتا ہے۔اس میں سر کی جلد گہری سرخ کسی قدر سیاہی مائل نظر آتی ہے اور چھونے سے درد محسوس ہوتا ہے۔

☆ سعفہ حمراء کے متعلق جالینوس کا قول ہے کہ ''اگر اس میں پیپ پڑ جاتے تو یہ اچھا نہیں ہوتا ہے''۔

☆ سعفہ حمراء میں چہار رگ اور رگِ پیشانی کی فصد کھولیں۔

☆ اگر سعفہ حمراء چہرہ میں لاحق ہو تو اُسے ''چہرے کا گنج'' کہتے ہیں۔

☆ چہرے کے گنج کا علاج یہ ہے کہ قیفال، رگ پیشانی، کنج ران کی فصد کھولیں۔

☆ چہرے کے گنج میں پنڈلی اور گدی پر سینگھیاں کھنچوانا مفید ہے۔

☆ اگر چہرے کا گنج ہے تو جونکیں لگانا اور حمام کرنا فائدہ مند ہے۔

☆ چہرے کے گنج میں انکباب (نیم گرم پان کا بھپارہ) مؤثر ہے۔

جرب

☆ مترادفات: خارش، کھجلی Scabies

☆ جرب دراصل چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہیں جو شروع میں سرخ ہوتی ہیں، جن میں شدید کھجلی پائی جاتی ہے، ان کی ابتدا اکثر انگلیوں کے درمیان یا سرین یا کنج ران سے ہوتی ہے اور عورتوں میں پستان کے قریب ہوتا ہے۔

☆ جرب کا اصل سبب لیکھ کی طرح مخصوص قسم کے کیڑے ہیں۔

☆ جرب کے کیڑوں (دیدان جرب) کو سب سے پہلے عرب اطباء نے مشاہدہ کیا۔

☆ دیدان جرب کا تذکرہ سب سے پہلے طبری نے ''معالجات بقراطیہ'' میں کیا ہے۔

☆ جرب سوداوی میں درد کم ہوتا ہے اور مرض پائدار ہوتا ہے۔

☆ جرب صفراوی میں درد اور کھجلی زیادہ ہوتی ہے۔

☆ جرب بلغمی میں دانے پھیلے ہوئے سفید نظر آتے ہیں اور ان میں پیپ پائی جاتی ہے۔

☆ جرب کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔(۱) جرب یابس (خشک کھجلی) (۲) جرب رطب (تر کھجلی)۔

☆ جرب رطب میں دانوں سے پیپ اور رطوبت بہتی رہتی ہے۔

☆ جرب یابس میں نہ پیپ پڑتی ہے اور نہ ہی کوئی رطوبت خارج ہوتی ہے بلکہ پھنسیوں پر محض کھرنڈ جم جاتا ہے۔

☆ جرب رطب میں شروع میں پھنسیوں کے اندر شفاف رطوبت ہوتی ہے مگر بعد میں پیپ بن کر پھوٹ جاتا ہے اور زردی مائل کھرنڈ بن جاتا ہے۔

☆ جرب میں خارش کے دوسرے دن پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں۔

☆ جرب کی مخصوص دوا گندھک ہے۔

حکہ

☆ حکہ کو سادہ کھجلی اور Pruritis کہتے ہیں۔

☆ حکہ کی ابتداء عموماً پنڈلیوں سے ہوا کرتی ہے۔

☆ حکہ کا سبب قلیل المقدار اخلاط و بخارات حادہ حریفہ یعنی تیز بخارات و اخلاط ہوتے ہیں۔

☆ حکہ کا سبب جلد کی قوت دافعہ کا کمزور ہونا ہے۔

☆ حکہ میں متواتر حمام کرانا مفید ہے۔

☆ حکۃ المشائخ (بوڑھوں کی کھجلی) کا سبب حرارت غریزیہ اور جلد کی قوت دافعہ کا ضعیف ہونا ہے۔

قوبا

☆ مترادفات: داد Dermatophyton، Ring worm

☆ داد سے مراد جلد کی خشونت یعنی کھردراپن ہے جس میں دائرہ کی شکل سیاہی مائل یا سرخی مائل پھنسیاں خارش کے ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔

☆ قوبا کا سبب طب قدیم کے مطابق مادۃ القوبا ہے۔

☆ مادۃ القوبا دراصل حدت خون، بورقیت، بلغم، احتراق خون اور سوداویت کا مجموعہ ہوتا ہے۔

☆ قوبا کا مادہ جرب کے مادہ سے زیادہ غلیظ ہوتا ہے۔

☆ طب جدید کے مطابق داد کا سبب تعدیہ فنگس (Fungal Infection) ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ داد عام طور سے گردن، پشت، کمر، کنج ران اور سرین پر ہوا کرتا ہے۔

☆ قوبا کی مزمن قسموں کو "قوبائے متقشرہ" کہتے ہیں۔

☆ قوبائے متقشرہ جلد کی گہرائی میں ہوتا ہے اور اس سے مچھلی کے چھلکوں (فلوس السمک) کی طرح گول گول چھلکے اترتے ہیں۔

☆ قوبائے متقشرہ بہ لحاظ سبب وعوارض سعفہ یابسہ سے مشابہت رکھتا ہے۔

☆ قوبا ساعی داد کی خبیث قسم ہے۔

☆ داد اگر رقیق ہو اور مرض کی ابتدا ہو تو روغن گندم لگانا مفید ہے۔

☆ پرانے داد میں جونک لگانا مفید ہے۔

حصف

☆ حصف کو گرمی دانے یا انہوریاں بھی کہتے ہیں۔

☆ حصف میں بثور شوکیہ یعنی باریک باریک کانٹے دار دانے الگ الگ یا ایک ساتھ جلد پر نمودار ہوجاتے ہیں۔

☆ حصف اکثر گرم ممالک، گرم موسم، گرم مزاج والوں کو لاحق ہوتا ہے اور ان اعضاء میں زیادہ نکلتے ہیں جن میں پسینہ زیادہ ہوتا ہے۔

☆ صاحب کامل کے نزدیک گرمی دانوں کا سبب رقیق اور تیز رطوبتیں ہوتی ہیں۔

☆ ابن سینا کے نزدیک حصف کا سبب پسینہ کا میل ہے جو نا قبل ترشح ہوتا ہے۔

☆ گرم پانی (جس میں گیہوں کی بھوسی اور ناخونہ جوش دیا گیا ہو) سے حمام کرنا گرمی دانوں میں فائدہ مند ہے۔

بثور صغار

☆ بثور صغار (چھوٹی پھنسیاں) سے متعلق جالینوسؔ کا کہنا ہے کہ چھوٹی پھنسیاں ردی رطوبت سے پیدا ہوتی ہیں جو جلد کی طرف دفع ہو کر گوشت اور جلد کے درمیان بند ہو جاتی ہیں۔

☆ بثور صغار بالخصوص ایسے لوگوں میں زیادہ نکلتی ہیں جن کے بدن سخت ہوتے ہیں اور کھال ٹھوس ہوتی ہے۔

بثور لبنیہ

☆ بثور لبنیہ اسکو مہاسہ اور Acne کہتے ہیں۔

☆ مہاسہ میں چہرہ کے جلد کی غدد دہنیہ کے ورم یا ان کی رطوبت کے جم جانے کی وجہ سے جوانی میں دودھ کے نقطوں کے مانند سفید دانے چہرے پر نکل آتے ہیں۔

☆ بثور لبنیہ درحقیقت ورم حار کی جنس سے ہے۔

☆ بثور لبنیہ کا مادہ صدیدی یعنی مردہ پانی جیسا ہوتا ہے۔

ثالیل

☆ ثالیل (مسے) دراصل چھوٹے نہایت سخت اور گول بثور یا سلعات ہیں جو خصوصاً چہرہ، گردن، ہاتھ، مقعد اور اندام نہانی پر پائے جاتے ہیں۔

☆ ثالیل عام طور پر تکلیف دہ نہیں ہوتے ہیں مگر آتشکی مریضوں میں پریشان کن ہوتے ہیں۔

منکوس: جب مسے اندر کی طرف گوشت میں گھسے ہوتے ہوں تو اسے منکوس کہتے ہیں۔

مشقق: جب مسے چرے ہوئے، بڑے، گول اور ریشہ دار ہوں۔

مسماری: جب مسوں کا سر میخ کے مانند بڑا، جڑ پتلی اور عضوء کے اندر گھسے ہوتے ہوں۔

قرون: جب مسے لمبے اور ٹیڑھے ہوں تو انہیں قرون کہا جاتا ہے۔

طرسیوس: جب مسوں میں پیپ دار زخم پیدا ہو جائے تو اسے طرسیوس کہا جاتا ہے۔

☆ ثالیل کی مذکورہ بالا قسموں کا سبب سلعات کی طرح غلیظ اور نہایت خشک مادہ ہے خواہ وہ بلغمی ہو یا سوداوی یا دونوں سے مرکب ہو۔

☆ ثالیل میں مسہلات کے ذریعہ خلط غالب کا تنقیہ کرنے سے پہلے روغن بادام کے ساتھ ماء الاصول پلائیں۔

عدسیہ وحطیہ

☆ عدسیہ وحطیہ دراصل مسے کی قسم ہے۔ یہ پیشانی اور چہرہ پر پائی جاتی ہیں۔

☆ عدسیہ میں مسوں کا رنگ زرد ہوتا ہے اور یہ چکنی ہوئی چپٹی ہوتی ہے۔

☆ عدسیہ کا سبب وہ رطوبت ہے جو صفرا کی وجہ سے فاسد ہو جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ حطیہ میں مسوں کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور یہ گیہوں کی شکل لمبی ہوتی ہے۔

☆ حطیہ کا سبب وہ رطوبت ہے جو خون کی وجہ سے فاسد ہو کر غلیظ ہو جاتی ہے۔

☆ مسوں کو گرانے کے لئے برگ کبر، خرنوب اور آس کی مالش کریں۔

☆ لاغیہ کا دودھ مسوں کو گرا دیتا ہے۔

☆ لاغیہ ایک شیردار بوٹی ہے۔

قروح بلخیہ

☆ قروح بلخیہ کو بلخی پھوڑا، دہلی پھوڑا اور رنگ زیبی پھوڑا oriental sore کہتے ہیں۔

☆ اورنگ زیبی پھوڑا اصل میں برے گنج کی جنس سے ہے۔

☆ قروح بلخیہ وہ مخصوص قسم کے زخم ہیں جن پر دانے نظر آتے ہیں اور کھرنڈ جمے ہوتے ہیں نیز ان سے صدید (زرد آب) بہتا ہے۔ان زخموں کے ساتھ اکثر خفقان اور غشی لاحق ہو جاتی ہے۔

☆ قروح بلخیہ کا سبب مچھر یا ریتلا مکھی (Sand fly) کا کاٹنا ہے۔

☆ گل ارمنی اور سرکہ کا ہمیشہ لگانا قروح بلخیہ میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہوتا ہے۔

☆ بطم: یہ سیاہ قسم کے فلفل کے مانند بڑے دانے ہوتے ہیں جو پنڈلیوں پر نکلتے ہیں ان میں پیپ پڑ جاتی ہے اور ان سے سیاہ رطوبت خارج ہوتی ہے۔

بطم

میں باسلیق کی فصد کھولتے ہیں۔

ثوشہ

☆ توشہ: اسے توت بھی کہتے ہیں۔

☆ توشہ ایک بثرہ متقرحہ (زخمی دانہ) ہوتا ہے جو عموماً رخسار میں جلد کے اندر گھسا ہوتا ہے۔

☆ توشہ کا مادہ غلیظ حاد ہوتا ہے۔

داخس: داخس کو انگل بیرا بھی کہتے ہیں۔

☆ انگل بیڑا ایک ورم کا نام ہے جو ناخن کے قریب اس کی جڑ کے پاس لاحق ہوتا ہے۔اس

میں شدید درد سوزش، ٹیس، اور تناؤ محسوس ہوتا ہے۔

انورسما (Aneurysm)

مترادفات: ام الدم، ورم نابض، تڑپنے والا ورم، خونی ورم

☆ انورسما (Aneurysm) یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی خون بہنے کے ہیں۔

☆ اصطلاحی طور پر شریان کے اندرونی دیوار کے غیر طبعی پھیلاؤ یا تھیلی کو "انورسما" کہا جاتا ہے۔

☆ انورسما کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) انورسمائے حقیقی (مرضی): وہ ہے جو جو ہر شریان میں کسی مرض کی وجہ سے پیدا ہو۔

(۲) انورسمائے کاذب (ضربی): وہ ہے جو دیوارِ شریان میں جراحت یا چوٹ لگ جانے سے عارض ہوتا ہے۔

☆ انورسمائے حقیقی کی تین قسمیں ہیں (۱) مغزلی (تکلہ نما)

(۲) کیسی (تھیلی نما)

(۳) تشریحی

☆ انورسمائے مغزلی میں شریان کی دیواریں اپنے پورے محیط میں یکساں طور پر پھیل جاتی ہیں مگر ساخت میں تقریباً کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوتی ہے۔

☆ انورسمائے کیسی یا متکیس میں شریان کی دیوار صرف ایک مقام پر پھیل کر جوف شریان سے باہر ایک تھیلی بنا دیتی ہے۔

☆ انورسما تشریحی میں دیوارِ شریان کے طبقات کے درمیان خون داخل ہو کر طبقات شریان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیتا ہے۔یہ قسم شاذ و نادر ہے۔

☆ انورسما کی علامت یہ ہے کہ اس کا مقام سفید ہوتا ہے بشرطیکہ جلد متاثر نہ ہوئی ہو۔

☆ انورسما کی وجہ سے اگر جلد متاثر ہو تو ورم کا رنگ بیگنی یا بنفشی ہوتا ہے۔

☆ انورسما کا اصل علاج عمل جراحت (دستکاری) ہے۔

☆ اگر اندرونی انورسما ہے تو عملِ دستکاری خطرناک تصور کیا جاتا ہے لیکن اگر وہ انورسمائے منتشرہ بن جائے تو دستکاری ضروری ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScann

☆ استیصال کامل یعنی ماؤف حصہ کو کاٹ کر نکال دینا انورسما کا بہترین عمل تسلیم کیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں یہی طریقہ سب سے زیادہ رائج ہے۔

☆ استیصال کامل کا موجد انطلوس (انتی لوس) نامی طبیب ہے جو تیسری صدی عیسوی میں گزرا ہے۔

☆ عمل سدوربط (مسدود کر دینا اور باندھ دینا) یہ انورسمائے کیسی میں کیا جاتا ہے۔

☆ عمل وخز (چبھونے کا طریقہ) اس میں انورسما کی تھیلی کے اندر نہایت باریک باریک سوئیاں چبھو کر کچھ عرصہ کے لئے چھوڑ دی جاتی ہیں۔

عمل بتر (عضو کو کاٹ دینا): انورسما کی وجہ سے اگر غانغرانا پیدا ہو گیا ہو یا مفاصل کھل گئے ہوں یا ہڈیاں سڑ گئی ہوں تو عمل بتر ضروری ہو جاتا ہے۔

بثور غریبہ

☆ بثور غریبہ سے مراد وہ دانے ہیں جو شاذ و نادر نمودار ہوتے ہیں اسی مناسبت سے انہیں ''اتفاقی دانے'' کہتے ہیں۔

بثور غریبہ کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ ذات الاصل (جڑ والے): یہ چھوٹے چھوٹے سفید دانے ہوتے ہیں جن کی جڑیں گلٹیوں کی طرح سخت ہوتی ہیں۔ اس کا مادہ سوداوی ہوتا ہے۔

۲۔ خافیہ ظاہرہ (چھپنے اور نمودار ہونے والے): یہ دانے سرخ اور سخت ہوتے ہیں۔ ان میں درد بالکل نہیں ہوتا ہے۔ اس کا مادہ خون حاد ہے۔

۳۔ شیلم (کالا دانہ): اس قسم کے دانے سخت ہوتے ہیں اور ان کے گرد ایک درہم کے برابر سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ چہرہ اور رخساروں پر نمودار ہوتے ہیں۔ اس کا مادہ فاسد اور خون حاد ہے۔

۴۔ بثور الصداغ (کنپٹی کے دانے): یہ دانے بڑے بڑے سرخ ہوتے ہیں اکثر یہ ناصور بن جاتے ہیں۔ اسکا مادہ فساد خون کے ساتھ ملی ہوئی خلط رطوبی ہے۔ بثور الصداغ میں رگ قیفال کی فصد کھولیں۔

۵۔ بثور القفا (گدی کے دانے): یہ دانے نسبتاً بڑے ہوتے ہیں اور ان میں سخت درد ہوتا ہے۔

اس سے متاثر مریض اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب خونی تیز مادہ ہے جو حرام مغز کی نالیوں میں انصباب پاتا ہے۔

آتشک (Syphilis)

مترادفات: (۱) آتشک (آگ) (۲) ضرمہ (انگارہ)
(۳) ساعور (آگ) (۴) وبال (برا انجام)
(۵) الافرنجی، بادفرنگ، آبلہ فرنگ (فرنگیوں کا مرض یا فرنگیوں کا آبلہ)
(۶) الخجیل (شرمندہ) (۷) قرحہ صلبہ (سخت زخم)
(۸) کوفت (تکلیف)

☆ آتشک کا اصل سبب ایک قسم کا جرثومہ ہوتا ہے جس کا نام Treponema Pallidum ہے۔ یہ جرثومہ عموماً جنسی مباشرت کے دوران احلیل یا فرج کی غشاء مخاطی کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتا ہے مگر کبھی کبھی جلدی زخم اور خراش سے بھی منتقل ہوتا ہے۔

بلحاظ اسباب آتشک کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) آتشک اکتسابی (Acquired Syphilis)

(۲) آتشک موروثی/خلقی (Congenital Syphilis)

☆ علامات کے اعتبار سے آتشک کو تین درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) درجہ ابتدائی: اسے ''ابتدائی آتشک'' بھی کہتے ہیں۔ اس کی میعاد ۲-۶ ہفتے ہے۔ مگر بالعموم ۳ر ہفتہ ہوتی ہے۔

(۲) درجہ دوم: اسے ''آتشک ثانوی'' کہا جاتا ہے یہ تعدیہ کے ۲ر مہینہ بعد شروع ہوتا ہے اس کی میعاد بالعموم ڈیڑھ سال ہوتی ہے۔

(۳) درجہ سوم: اس کو ''آتشک ثلاثی'' کہتے ہیں۔ اس کی میعاد ۶ر ماہ سے لیکر ۲۵ سال تک ہو سکتی ہے۔

☆ درجہ متوسطہ یا درجہ ثانیہ متاثرہ تیسرے درجہ کے شروع ہونے سے پہلے پایا جاتا ہے خاص کر ان مریضوں میں جن کا علاج درجہ دوم میں باقاعدہ طور پر نہ کیا گیا ہو۔

☆ قرحہ صلبہ (Chancre) ابتدائی درجہ کی اہم علامت ہے۔ اس قرحہ میں پیپ نہیں پڑتی

Scanned with CamScanner

ہے یہ تعدیہ کے ۲۔۴ ہفتہ کے بعد نمودار ہوتا ہے۔

☆ عمومی غدود کا متورم ہونا، آواز کا بھرا کر نکلنا، جوڑوں میں ورم اور درد کا ہونا، بخار ہونا درجہ دوم کی مخصوص علامتیں ہیں۔

☆ آتشک چمبلی یا صدفیہ افرنجیہ درجہ دوم (آتشک ثانوی) کی خاص پہچان ہے۔

☆ اورام صمغیہ (Gummas) درجہ سوم (آتشک ثلاثی) کی خاص علامت ہے یہ جسم کے اندرونی و بیرونی اعضاء میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ ابتداء میں نرم، سفید سیاہی مائل ہوتے ہیں مگر بعد میں سخت، زردی مائل پھیکے رنگ کے پنیر جیسے ہو جاتے ہیں۔

☆ آتشک سے قلب وعروق کا متاثر ہونا (Cardiovascular Syplilis) اور دماغ و حرام مغز کا اثر انداز ہونا (Neuro Syplilis) درجہ سوم میں ہوا کرتا ہے۔

☆ درجہ سوم یعنی آتشک ثلاثی سب سے زیادہ مہلک ہوا کرتا ہے۔

☆ آتشک کی تشخیص "Wasserman Reaction" سے ہوتی ہے۔

☆ آتشک میں سیماب (پارہ)، سنکھیا اور ان کے مرکبات مفید ثابت ہوتے ہیں مگر ان کے استعمال سے قبل بذریعہ مسہلات بدن کا تنقیہ کرنا ضروری ہے۔

☆ مطبوخ ہفت روزہ یا دواء سیاہ مسہل مرض آتشک میں نضج کے بعد استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔

☆ حب مسکین نواز جس کو "حب گھوڑ چڑھی" بھی کہتے ہیں آتشک کے لئے انتہائی مفید ہے۔

☆ دوائے خاص پارہ کا مرکب ہے جو کہ آتشک میں بے مفید ہے۔ مقدار خوراک ۲/چاول ہے۔

☆ دوائے خاص کو دوائے وجیہ الدین کے نام سے جانا جاتا ہے۔

☆ جوہر کلاں کو پیڑے والی دوا بھی کہتے ہیں۔ یہ آتشک کی خاص دوا ہے۔ مقدار خوراک اک چاول ہے۔

☆ جوہر رسکپور کو جوہر منقی کہا جاتا ہے۔ یہ آتشک کی مخصوص دوا ہے۔

☆ حب سیماب آتشک کے لئے مفید ہے ارگولی شام کے وقت بالائی میں لپیٹ کر کھلائیں۔

آتشک میں مفید دوائیں:

☆ سفوف سیماب، حب کتھ، حب پان، حب لیموں، حب توتیا، حب زنگار، حب آتشک، جوہر آتشک، کشتہ سم الفار، بخور سیماب، بخور آتشک، معجون چوب چینی، معجون عشبہ، مرہم رسکپور، مرہم شنگرف، مرہم مردار سنگ، مرہم سیماب، آتشک میں مستعمل ہے۔

☆ مرہم مختصر آتشکی زخموں میں نافع ہے۔

☆ صاحب اکسیر کے نزدیک آتشک سنہ ۹۰۴ ہجری میں جزائر فرنگ (یوروپ) میں نمودار ہوا۔

☆ داؤد انطا کی کا کہنا ہے کہ "حب افرنج" جس کو مصر میں "مرض مبارک" کہتے ہیں یہ اہل فرنگ سے سنہ ۸۰۷ ہجری میں جزیرۂ عرب پہونچا۔ یہ مرض محض مباشرت کے ذریعہ ایک دوسرے تک پہونچتا ہے۔

☆ عماد الدین محمد شیرازی لکھتے ہیں کہ آتشک سب سے پہلے بلادِ ارمن میں نمودار ہوا اسی وجہ سے اس کو "ارمنی دانہ" بھی کہتے ہیں۔

جراحت:

☆ جراحت سے مراد وہ تفرق اتصال ہے جو گوشت میں عارض ہوتا ہے بشرطیکہ اس میں پیپ نہ پڑی ہو کیونکہ جب پیپ پڑ جاتی ہے تو اسے قرحہ کہتے ہیں۔

☆ لفظ جراحت کا استعمال عموماً اس تفرق اتصال کے لئے محدود کیا جاتا ہے جو عضلات واغشیہ کی طرح نرم ساختوں میں لاحق ہو اور اس کے ساتھ جلد یا اغشیہ مخاطیہ ماؤف ہو جائیں۔

جروح مفتوحہ یا جراحات واضحہ (کھلے ہوئے زخم): وہ تفرق اتصال ہیں جو جلد یا غشاء مخاطی میں واقع ہوتے ہیں۔

☆ جروح مفتوحہ کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) جروح قطعیہ یعنی کٹے ہوئے زخم۔

(۲) جروح وخزیہ یعنی چھدے ہوئے زخم۔

(۳) جروح مزقیہ یعنی پھٹے ہوئے زخم۔

Scanned with CamScann

(۴) جروح سمیہ یعنی زہریلے جانوروں کے ڈسنے کے زخم۔

(۵) جروح ناریہ یا بارودیہ یعنی بندوق کی گولی وغیرہ کے زخم۔

(۶) جروح رضیہ یعنی کچلے ہوئے زخم۔

☆ جروح ملوثہ کو ''جروح عفونیہ'' کہتے ہیں۔ان کے مواد میں عفونت پائی جاتی ہے۔

☆ جروح غیر ملوثہ کو ''جروح غیر عفونیہ'' کہتے ہیں۔ ان کے مواد معفونت سے خالی ہوتے ہیں۔

خشک بند: شیخ کے نزدیک یہ اصطلاح اس وقت بولی جاتی ہے جب کہ!

(۱) زخم چھوٹا اور سادہ ہو

(۲) زخم کے ساتھ دوسرے عوارض نہ ہوں۔

(۳) زخم کے پھٹے ہوئے لب کے مقام ٹیڑھے نہ ہوں۔

(۴) جراحت زیادہ گہری نہ ہو۔

(۵) زخم کے دونوں لب ملانے سے مل جاتے ہوں۔

(۶) زخم تازہ ہو اور اس میں تازہ خون پایا جاتا ہو۔

☆ جروح قطعیہ کو ''جروح فاغرہ'' بھی کہتے ہیں ایسے زخموں میں درد بہت ہوتا ہے اور نزف الدم بھی زیادہ ہوتا ہے۔

☆ جروح قطعیہ تیز دھاردار آلات سے پیدا ہوتے ہیں۔

☆ جروح قطعیہ کا علاج یہ ہے کہ زخم کے دونوں متقابل سطحوں کو ٹانکہ (Suture) سے ملایا جائے۔

خیاطت (Suture)

(۱) خیاطت مخفیہ یا خیاطت مدفونہ یعنی اندر دبا ہوا ٹانکہ۔

(۲) خیاطت غائرہ یعنی گہرے ٹانکے۔

(۳) خیاطت سطحیہ یعنی سطحی ٹانکے۔

☆ خیاطت مخفیہ کے لئے باریک تانت بہتر ہوتا ہے۔

☆ Absorbable Suture جیسے Catgut کا استعمال خیاطت مخفیہ کے لئے ہوتا

ہے۔

☆ خیاطت غائرہ کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب تناؤ کی وجہ سے زخم کے دونوں لب دور چلے جاتے ہوں۔

☆ خیاطت غائرہ کے لئے ریشم یا موٹا تانت استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ خیاطت غائرہ عموماً دو تین دن کے بعد نکالے جاتے ہیں۔

خیاطت سطحیہ کے مختلف طریقے

(۱) خیاطت متقطعہ (الگ الگ ٹانکے): یہ طریقہ عموماً اس وقت اپنایا جاتا ہے جب زخم بے ڈول شکل کا ہو یا اس میں تناؤ ہو۔

(۲) خیاطت متصلہ (مسلسل ٹانکے): اس میں ٹانکے اس طرح لگائے جاتے ہیں کہ ٹانکوں کی رفتار باہر کی طرف ترچھی رہتی ہے اور زخم کے دونوں سروں پر محض گرہ ہی لگ جاتی ہے۔اس کا استعمال اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے۔

(۳) خیاطت لفیہ: یہ خیاطت متصلہ کی ایک قسم ہے جو چھلے ہوئے زخموں یا شگافوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۴) خیاطت داخل جلد (جلد کے اندر کے ٹانکے): یہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب یہ مقصد ہو کہ التحام (healing) کے بعد کم سے کم نشان باقی رہے۔یہ چہرہ اور گردن کے زخموں میں کیا جاتا ہے۔

جروح مزقیہ (پھٹے ہوئے زخم) اور جروح رضیہ (کچلے ہوئے زخم) کند آلات اور بھاری اجسام جیسے گاڑی کا پہیہ اور پتھر وغیرہ سے واقع ہوتے ہیں۔

☆ جروح مزقیہ ورضیہ میں عام طور پر بدنی ساخت کے بیشتر اجزاء فوراً یا بتدریج مردہ ہو جاتے ہیں۔

☆ جروح مزقیہ ورضیہ کے تین درجات ہوتے ہیں۔

(۱) درجہ اصابت (درجہ آفت)

(۲) درجہ التہاب وتاکل

(۳) درجہ التحام

Scanned with CamScanner

جروح وخزیہ (چھدے ہوئے زخم) عموماً نوکیلے آلات سے پیدا ہوتے ہیں جیسے سوئی، نیزہ، برچھی، کرچ، کانٹا، سنگین وغیرہ۔

☆ طمنچہ کے زخم کو "جروح مسدسات" یا "جروح ششخانہ" کہا جاتا ہے۔ یہ دیگر جروح ناریہ کے مقابلے زندگی میں کثیرالوقوع ہے۔

☆ چھروں کے زخم کو "جروح خردقات" کہتے ہیں۔

☆ سادہ کارتوس سے جو زخم پیدا ہوتا ہے اُسے "جروح فشکہ سادجہ" کہتے ہیں۔

عقدۃ التشریح:

کبھی تشریح کے لئے لاش چیرنے والے کی انگلیوں پر گرہ سی ابھار یا گٹھلی پیدا ہو جاتی ہے اسے "عقدۃ التشریح" کہتے ہیں۔

ثؤلول جزار (قصابوں کے مسے یا دانے): کبھی قصابوں کی انگلویں پر مسوں کی شکل کی گٹھلی پیدا ہو جاتی ہے اسے ثؤلول جزار کہا جاتا ہے۔

☆ جروح التشریح سے مراد وہ زخم ہیں جو لاش چیرنے کی حالت میں لگ جاتے ہیں خواہ یہ تشریحی مقصد سے ہو یا امتحان بعد الموت کی غرض سے۔

☆ ذرور ملحم کا چھڑکنا جراحت غائرہ یعنی بڑے اور گہرے زخموں میں نیز جراحت الراس (سر کے زخم) میں مفید ہوتا ہے۔

وسخ سے مراد زخم کا میل ہے جو غلیظ ہوتا ہے اور رنگ میں زرد، سبز یا سیاہ یا شراب کی گار کی طرح ہوتا ہے۔

جراحت مرکبہ: اگر زخم دوسرے امراض کے ساتھ مرکب ہوں تو اسے جراحت مرکبہ کہتے ہیں۔

☆ جراحت البطن (پیٹ کا زخم) میں ٹانکے لگانے کے بعد شراب کو گرم کر کے اس میں اسفنج تر کر کے ٹکور کرنا مفید ہے۔

ضماد جبر: اگر جراحت کے ساتھ ہڈی بھی ٹوٹ گئی ہو تو ضماد جبر لگائیں۔

ضماد صمغ بلوط: یہ لگانا جراحت العروق (رگوں کے کٹ جانے) میں موثر ثابت ہوتا ہے۔

☆ شیخ ابو علی سینا نے زخموں کو شراب سے دھونے کی سفارش کی ہے۔

نمک محلول کا استعمال عفونی و غیر عفونی زخموں کے لئے انتہائی موثر ہے۔

☆ بورہ اور سہاگہ ہلکے دافع عفونت ہیں، ان کا استعمال محلول کی شکل میں اعضاء کو دھونے کے لئے خاص کر غشاء مائی اور غشاء مخاطی کے جوفوں کو دھونے کے لئے کیا جاتا ہے۔

رض: رض کو کدم، کچل جانا، Contusion کہا جاتا ہے۔

☆ رض جلد کے نیچے کی وہ جراحت ہے جو بیرونی صدمہ سے پیدا ہوتی ہے اور جس میں جلد کے نیچے کی خانہ دار ساخت پھٹ جاتی ہے۔

قروت: قروت یا کہبت کہتے ہیں انصباب خون کی وجہ سے جلد کی رنگت کا غیر طبعی طور پر تبدیل ہو جانا۔

☆ سلعہ دمویہ یا کیس دموی سے مراد یہ ہے کہ ساختوں کے تفرق کیوجہ سے رطوبت دمویہ کسی ایک جوف میں جمع ہو جائے۔

☆ قروت اور سلعہ دمویہ دونوں رض (کچل جانا) میں پائی جاتی ہیں۔

ضربہ وسقطہ (مار اور چوٹ): اس سے یا تو عضو کچل جاتا ہے جسے رض کہتے ہیں، یا عضو کٹ پھٹ جاتا ہے جسے جراحت کہتے ہیں یا ہڈی کے جوڑ اکھڑ جاتے ہیں جسے خلع کہا جاتا ہے اور یا پھر ہڈی ٹوٹ جاتی ہے جسے کسر کے نام سے جانا جاتا ہے۔

☆ مومیائی خالص کھانا ضربہ وسقطہ میں بے حد مفید ہوتا ہے۔

☆ مومیائی کے بارے میں علامہ نفیس لکھتے ہیں کہ یہ کسروثی (موچ) اور خلع کی اصلاح کرتی ہے اور ان کے دردوں میں بالخاصہ فائدہ کرتی ہے۔

فسخ: اس سے مراد وہ تفرق واتصال ہے جو عضلات کے بیچ میں لاحق ہوتا ہے خواہ یہ لمبائی میں ہو یا چوڑائی میں نیز اس کا تناؤ کم ہو یا زیادہ (نفیس)

☆ کوڑے کی چوٹ میں بکری کا چمڑا اتار کر لگانا سب سے بہتر ہے۔ (سمرقندی)

☆ جالینوس کے نزدیک کوڑے کی چوٹ میں مینڈھک کی کھال فوراً اتار کر مقام چوٹ پر رکھنا تمام تدبیر سے زیادہ مفید ہے یہاں تک کہ اس سے چوٹ ۲۴ گھنٹہ کے اندر ٹھیک ہو جاتا ہے۔

وھن (دکھن): اس سے مراد وہ تکلیف ہے جو جوڑ کے اجسام محیطہ مثلاً گوشت، رباط، اوتار وغیرہ

میں لاحق ہوتی ہے اور جوڑا اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔

وثی (موچ): سے مراد عضو کا ٹل جانا اور اس کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا ہے بشرطیکہ وہ پورے طور پر نہ ہٹا ہو یعنی جوڑا اکھڑ نہ گیا ہو۔

☆ اگر جلد کے نیچے خون بند ہو کر مردہ ہو جائے تو روٹی کا گودہ ہمراہ مولی ضماد کرنا چاہئے۔

☆ قرحہ (Ulcer): وہ تفرق اتصال ہے جس میں مدہ اور قیح یعنی پیپ پیدا ہو جائے اور تقرح سے مراد بدنی ساخت کے ذرات کا مردہ ہو جانا ہے۔

☆ قروح (جمع ہے قرحہ کی) کی پیدائش جراحات سے، پھوٹے ہوئے پھوڑوں سے اور پیپ بھرے ہوئے دانوں سے ہوتی ہے۔

☆ فن جراحت میں قروح کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) قروح عارضیہ: یہ وہ قروح ہوتے ہیں جو ضرب وصدمہ یا پیپ پیدا کرنے والے عام مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جیسے قروح ساعیہ (پھیلنے والے قروح)، قروح ملتحمہ (بھرنے والے قروح)، قروح مزمنہ۔

(۲) قروح نوعیہ: وہ قروح جو ایسے مخصوص مواد سے پیدا ہوتے ہیں جن کی خصوصی نوعیت انسان کے علم میں آچکی ہے مثلاً آتشک کے قروح، سل کے قروح۔

(۳) قروح خبیثہ: مثال کے طور پر قرحہ اکالہ، سرطان، سقیر وس وغیرہ۔

☆ ہر قرحہ کے لئے تین درجات یا تین ادوار ہوتے ہیں۔

(۱) دورِ اول: اسے اصلی تقرح کا دور بھی کہتے ہیں

(۲) دورِ ثانی: اسے دورِ انتقال یا استعداد التحام کا دور بھی کہتے ہیں

(۳) دورِ ثالث: اسے دورِ التحام یا زمانہ شفاء بھی کہتے ہیں۔

☆ مرہم اعجاز کا استعمال قروح مزمنہ میں بے حد فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

☆ بڑے قروح میں سرعت اندمال کی غرض سے اکثر اوقات عمل ترقیع اپنایا جاتا ہے۔

عمل ترقیع (Skin Grafting) یا پیوند کاری: وہ عمل ہے جس میں مختلف دبازت کی تندرست جلد زخم کی ملتحم ہونے والی سطح پر منتقل کر دی جاتی ہے۔

قروح خیرونیہ:

ان زخموں کو کہتے ہیں جو نہایت برے ہوتے ہیں اور دیر سے مندمل ہوتے ہیں یا جو مشکل سے بھرتے ہیں۔ یہ زخم سب سے پہلے خیرون نامی طبیب کو ہوا تھا یا یہ کہ قروح خیرونیہ کا علاج سب سے پہلے اس طبیب نے کیا تھا۔

☆ مرہم اسود، مرہم باسلیقون، مرہم سیاہ کا استعمال قروح خیرونیہ میں سودمند ثابت ہوتا ہے۔

آلہ مجس (Proble): یہ ایک قسم کی سَلائی ہے جسے زخموں کے اندر ڈال کر اس کی گہرائی معلوم کرتے ہیں۔

☆ آلہ مسبار بھی ایک قسم کی سَلائی ہے جس سے زخموں کی گہرائی وغیرہ کا امتحان کیا جاتا ہے۔

☆ عسیر الاندمال قروح کے اسباب میں قلت الدم، خون کا فاسد ہونا، ماؤف عضو کی قوت کا ضعیف ہونا، قروح کے اندر سخت گوشت کا پیدا ہو جانا، گلی سڑی ہڈی، زخم میں عفونت کا لاحق ہونا، قرحہ میں رطوبت کی زیادتی، زخم کے اوپر دوالی ظاہر ہونا، دواؤں کا موثر نہ ہونا، بدن کا فضلات ومواد سے بھرا ہونا شامل ہیں۔

ناصور (Fistula) اور جیب (Fissure):

جب کوئی حاد یا مزمن پھوڑا پھوٹنے یا شگاف دینے کے بعد پورے طور پر مندمل نہیں ہو پاتا تو ابتدائی مقام اور باہر سے ایک تعلق قائم ہو جاتا ہے لہٰذا اس سلسلہ اتصال کو ناصور یا جیب کہا جاتا ہے۔

☆ ناصور اور جیب میں فرق یہ ہے کہ جیب میں ایک دہانہ بند اور دوسرا کھلا ہوتا ہے جب کہ ناصور میں غیر طبعی راستہ دو جوفوں کے درمیان یا ایک جوف اور ایک خارجی سطح کے درمیان ہوتا ہے۔

☆ ناصور اکثر تعدیہ یا ضربہ کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔

☆ ناصور چشم کو غرب کہتے ہیں۔

☆ ذرورِ اصفر کا استعمال ناصور میں فائدہ مند ہوتا ہے۔

قروح ساعیہ (دوڑنے والے زخم): یہ عسیر الاندمال زخموں میں سے ہیں یہ شکل میں

اچھے ہوتے ہیں کیونکہ سطح چکنی ہوتی ہے یعنی ان کی بیرونی سطح پر نہ دانے پڑتے ہیں اور نہ کھرنڈ ہوتا ہے نیز یہ بڑے بڑے ہوتے ہیں اور ہمیشہ تیز قسم کی زرد رطوبت بہتی رہتی ہے۔

☆ قروح ساعیہ کا سبب وہ رطوبت ہے جو متعفن اور تیز ہو گئی ہو۔

قروح احتراقات: یہ قرحہ کی ایک خاص قسم ہے جو جلے ہوئے سوداوی خون سے پیدا ہوتے ہیں اور داغ کے نشان کی طرح نظر آتے ہیں۔ اکثر یہ قروح منہ پر پیدا ہوتے ہیں۔

تقرح قطاۃ (Bed Sore)

مترادفات: کمر کا لگ جانا، پیٹھ کا لگ جانا، قروح الفراش، زخم بستر (Decubitus uicer, Pressure Sore)

☆ تقرح قطاۃ عرصہ دراز تک بستر پر چت لیٹنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں پہلے امتلاء دموی ہوتا ہے پھر زخم عارض ہوتا ہے اور بعد میں غانغرانا لاحق ہو جاتا ہے۔

☆ جب تقرح قطاۃ میں آبلہ پڑے اور پیپ پیدا ہو جائے تو مرہم سفید لگائیں۔

☆ تقرح قطاۃ کے ابتدائی اور شدید درجہ میں آب گرم سے تکمید کرنا مفید ہے۔

☆ تقرح قطاۃ سے بچنے کے لئے پانی سے بھرے ہوئے بستر (مہاد مائی) استعمال کریں۔

امراض عظام ومفاصل

کسر (Fracture)

☆ کسر سے مراد ہڈی کا تفرق اتصال ہے یعنی کسی ہڈی کا ٹوٹ کر الگ ہو جانا۔

☆ کسرِ عظام کے اسباب بنیادی طور پر دو ہوتے ہیں:

(۱) اسباب سابقہ (۲) اسباب واصلہ

☆ کسر کے اسباب سابقہ کے تحت ہڈی کا مقام، عمر، جنس اور بعض مخصوص امراض کا شمار ہوتا ہے۔

☆ کسر کے اسباب واصلہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) بیرونی صدمہ (۲) عضلات کا فعل

☆ بلحاظ عمر ۲ سے ۴ سال کے درمیان اور ۵۵ سال سے ۸۰ سال کے درمیان ہڈیاں زیادہ ٹوٹتی ہیں۔

☆ کسر کی تین بڑی قسمیں ہیں:

(۱) کسر بسیط (۲) کسر مرکب (۳) کسر مضاعف

کسر بسیط (Simple Fracture): اسے ''کسر ساذج'' بھی کہتے ہیں۔

اس میں ہڈی سادہ طور پر ٹوٹتی ہے لیکن ٹوٹنے کے مقام کی جلد پر غشاء مخاطی زخمی نہیں ہوتی ہے۔

کسر مرکب (Compound Fracture): اس کو ''کسر مکشوف'' (کھلا ہوا کر) بھی کہتے ہیں۔ اس میں مقام کسر کی جلد اور غشاء مخاطی زخمی ہو جاتی ہے۔

☆ کسر مرکب میں عموماً عفونت پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ کسر مرکب مفتت سے مراد ہڈی کا ریزہ ریزہ ہو جانا اور اس کے ساتھ جلد کا مجروح ہو جانا ہے۔

کسر مضاعف: اسے ''کسر مختلط'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں صرف ہڈی ہی نہیں ٹوٹتی بلکہ کوئی اہم عضو جیسے شریان، ورید اور اعصاب وغیرہ بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔

کسر کامل (Complete Fracture): جب کوئی ہڈی پورے طور پر ٹوٹ کر الگ ہوجائے تو اسے "کسر کامل" کہتے ہیں۔ یہی قسم کثیر الوقوع ہے۔

کسر غیر کامل یا جزئی (Partial Fracture): وہ کسر ہے جس میں ہڈی جزوی طور پر ٹوٹتی ہے۔

کسر غیر کامل کی ۴ قسمیں ہیں:

(۱) کسر صادع یا صدعی (۲) کسر خرعوبی

(۳) کسر شطوی (۴) کسر ثاقب

کسر صادع یا صدعی: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہڈی باریک خط کی طرح اس طور پر چر جائے کہ انشقاق نمایاں نہ ہو۔

☆ کسر صادع عموماً چپٹی ہڈیوں میں ہوا کرتا ہے مثلاً کھوپڑی کی ہڈی، شانہ کی ہڈی، پیڑو کی ہڈی۔

☆ کسر صادع سے عموماً ہڈی کی جھلی یا گودے میں مہلک قسم کا ورم پیدا ہوجاتا ہے۔

کسر خرعوبی: خرعوب کے معنی ہیں خم کھائی ہوئی شاخ کے لہٰذا اس میں ہڈی اس طرح ٹوٹتی ہے کہ جس طرح سبز اور تروتازہ شاخ کے موڑنے سے اس کے بعض ریشے ٹوٹ جاتے ہیں اور بعض ریشے مڑ جاتے ہیں۔

☆ کسر خرعوبی زیادہ تر ان لوگوں میں پایا جاتا ہے جن کی ہڈیاں نرم اور لچکدار ہوتی ہیں جیسے بچے اور بوڑھے۔

کسر شطوی: اس سے مراد ہڈی کا ٹوٹ کر اس کا ریزہ یا کرچوں کا الگ ہوجانا ہے۔ یہ عموماً تلوار، کلہاڑی، ہتھوڑے یا کسی تیز دھار آلہ یا کسی ناگہانی حادثہ سے پیدا ہوتا ہے۔

کسر ثاقب: اس کو "انثقاب العظم" بھی کہتے ہیں۔ اس قسم میں ہڈی میں سوراخ ہوجاتا ہے جو عموماً نوکیلے آلات مثلاً چاقو، چھری، نیزہ، سنگین، تیر وغیرہ سے لاحق ہوتا ہے۔

☆ کسر شطوی اور کسر ثاقب دونوں کسر مرکب کی جنس سے ہیں۔

جبیرہ: اس سے مراد وہ تختی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی کو درست کرنے کے لئے باندھی جاتی ہے۔

کسر کامل کے اقسام

(۱) کسر متعرض: جس میں ہڈی چوڑے طور پر ٹوٹتی ہے۔

(۲) کسر مستطیل: جس میں ہڈی لمبائی میں ٹوٹتی ہے۔

(۳) کسر مورب: جس میں ہڈی ترچھے طور پر ٹوٹتی ہے۔

(۴) کسر لولبی یا کسر حلزونی: جس میں ہڈی پیچکش یا گھونگھے کے بل کی طرح ٹوٹتی ہے۔

☆ کسر مدغم یا کسر منغرز (مدغم = گھسا ہوا، منغرز = چھپا ہوا): جب لمبی ہڈیاں جوڑ کے پاس اس طرح ٹوٹتی ہیں کہ ہڈیوں کا جسم ان کے سر کی اسفنجی ساخت کے اندر گھس جاتا ہے اور اس مقام کی حرکت بند ہوجاتی ہے تو اسے کسر مدغم یا کسر منغرز کہتے ہیں۔

کسر متعدد: اگر ایک ہی ہڈی کئی جگہ سے ٹوٹ جائے تو اسے کسر متعدد کہا جاتا ہے۔

کسر مفتت: جب ہڈی ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوجائے تو اسے کسر مفتت کہتے ہیں۔

کسر رحمی: وہ کسر ہے جس میں بچے کی ہڈی رحم ہی کے اندر عورت کے شکم پر چوٹ لگنے یا کسی اور سبب سے ٹوٹ جائے۔

کسر خلقی: وہ کسر ہے جو بچہ کی پیدائش کے وقت رحم کے انقباض سے یا قابلہ کے آلات سے واقع ہوتا ہے۔

کسر شعری: وہ کسر ہے جس میں ہڈی کے اندر بال پڑ جاتا ہے۔

کسر ذاتی: وہ غیر طبعی حالت ہے جس میں کسی مرض سے ہڈی اس قدر کمزور ہوجاتی ہے کہ معمولی صدمہ سے خود بخود ٹوٹ جاتی ہے۔

کسر مفصلی: وہ کسر ہے جس میں ہڈی کے جوڑ کی سطح ٹوٹ جاتی ہے۔

خشخشہ یا صریر: وہ آواز یا کرکراہٹ جو ٹوٹی ہوئی ہڈی کے دونوں سروں کے رگڑ کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔

☆ خشخشہ کسر جزئی اور کسر مدغم میں عموماً نمایاں نہیں ہوتا ہے۔

دشبذ: ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جڑنے پر ریشہ دار ساختیں گانٹھ کی شکل میں پیدا ہوجاتی ہیں انہیں دشبذ کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

دشبذ نقوی: اس سے مراد اندرونی طور پر ہڈی کے اندر گانٹھ کا بن جاتا ہے۔

دشبذ وقتی: اس کو دشبذ غلافی یا خارجی بھی کہتے ہیں۔ اس میں ہڈی کے جڑنے پر باہر کی طرف گانٹھ بنتی ہے۔

☆ دشبذ کی پیدائش کسر کے بعد تقریباً بیسویں دن سے شروع ہوتی ہے۔

☆ کسر کے ایک ہفتہ بعد نئی ہڈی بننے لگتی ہے اور چھ ہفتہ کے بعد صحت مند لوگوں میں انتہائی مضبوطی کے ساتھ ہڈی جڑ جاتی ہے۔

☆ زند اعلی اور زند اسفل کا کسر تین ہفتے میں جڑ جاتا ہے۔

رد کسر سے مراد ٹوٹی ہوئی ہڈی کو اپنی جگہ پر واپس لانا اور اسے اچھی طرح ملا کر بٹھا دینا ہے۔

تجبیر آلی: یعنی آلات کے ذریعہ ہڈی کا جوڑنا اس کی ضرورت عموماً گھٹنے کی ہڈی (رضفہ) کہنی کی ہڈی (زائدہ مرفقیہ) کے کسر میں اور پنڈلی کی ہڈی (قصبہ کبریٰ) کے کسر مورب میں پڑتی ہے۔

قروح جبائر: کسر کی صورت میں تختیوں کے بے قاعدہ استعمال اور دباؤ سے زخم کا پیدا ہو جانا قروح جبائر کہلاتا ہے۔ یہ ایک مقامی غانغرانا کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

☆ قروح جبائر زیادہ تر ایڑی اور اندرونی و بیرونی گٹوں پر رونما ہوتے ہیں۔

☆ کسر کی حالتوں میں عام طور پر غانغرانا رطب ہوا کرتا ہے۔

☆ ضماد جبر کسر بسیطہ یعنی سادہ طور پر ہڈی کے ٹوٹنے میں مستعمل ہے۔

کسر غیر منجبر: وہ کسر جو جڑا نہ ہو۔ اسکی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ہڈیاں مطلقاً نہ جڑیں۔

(۲) انجبار لیفی یعنی ہڈیاں ریشہ دار مادہ کے ذریعہ جڑیں۔

(۳) جھوٹے جوڑ (مفاصل کاذبہ) پیدا ہو جائیں۔

☆ انجبار لیفی گھٹنے کی ہڈی اور کہنی میں واقع ہوتا ہے۔

☆ جب تک ۲۱ مہینہ نہ گزر جائیں کسی کسر کو غیر منجبر نہیں کہہ سکتے۔

غشم سے مراد یہ ہے کہ ہڈی ایسے برے طور پر جڑے کہ عضوء کی ہیئت بگڑ جائے یا اسکے

طبعی فعل میں خلل واقع ہو جائے۔

خلع (جوڑا کھڑ جانا): یہ اس حالت کو کہتے ہیں جس میں ہڈی کا سرا اپنے مفصل سے پورے یا ادھورے طور پر نکل جاتا ہے۔

☆ وھن (ڈھن) اور وثی (موچ) مفصل کی اس آفت کا نام ہے جس میں کسی صدمہ کی وجہ سے جوڑ کے رباطات اور متصلہ اوتار وغیرہ ٹوٹ جائیں یا کھنچ جائیں۔

بلحاظ اسباب خلع کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) خلع ولادی (۲) خلع مرضی (۳) خلع ضربی

خلع ولادی: وہ خلع جو پیدائش کے وقت موجود ہو اسکا سبب اکثر سوء خلقت اور سوء وضع ہوا کرتا ہے۔

☆ ورک (کولہے) کا خلع عموماً خلع ولادی ہوا کرتا ہے۔

☆ ورک کے خلع ولادی کا علاج یہ ہے کہ کولہے کو تقریباً ایک سال کے لیے لازوقہ کے ذریعہ قائم کر دیا جائے۔

لازوقہ: وہ چپکنے والی پٹی ہے جس سے اکھڑا ہوا یا ٹوٹا ہوا عضو قائم ہو کر غیر متحرک ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی پٹی میں لیسدار مادے ہوتے ہیں جو چپک جاتے ہیں جیسے ربر وغیرہ۔

خلع مرضی: یہ وہ خلع ہے جو مفصل کے کسی مرض مثلاً جوڑ کے ورم و تقیح یا جوڑ میں مادہ سلیہ کے اجتماع یا بعض عصبی امراض کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔

خلع مفرد: اس خلع کو کہتے ہیں جسکے ساتھ ورم وغیرہ نہ ہو۔

خلع مرکب: وہ خلع جسکے ساتھ ورم یا جراحت وغیرہ ہو۔

رد خلع: اکھڑے ہوئے جوڑ کو واپس لوٹا کر اپنی جگہ قائم کرنا رد خلع کہلاتا ہے۔ اسکی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ دستمال یعنی ہاتھ سے ٹٹول کر اکھڑے ہوئے جوڑ کو بیٹھانا۔

۲۔ تمدید یعنی خوب زور سے کھینچ کر اکھڑے ہوئے عضو کو اسکی جگہ بیٹھا دیا جائے۔

۳۔ عمل جراحی

Scanned with CamScann

فک اسفل کا خلع (زیریں جڑے کا خلع):

اس میں ردخلع کے بعد چار سروں والی پٹی ہفتہ عشرہ تک باندھے رکھیں۔

زیریں جڑے کے اکھڑ جانے کی علامت یہ ہے کہ مریض کا منہ تقریباً ایک قیراط کھلا رہتا ہے۔

خلع ترقوہ (Disloction of clvicle): یعنی ہنسلی کا اکھڑ جانا ترقوہ کا اندرونی سرا بہت کم اکھڑتا ہے اور زیادہ تر خلع نامکمل ہوتا ہے، اسکا سبب عموماً چوٹ ہوا کرتا ہے۔

خلع منکب (Disloction of Shoulder): تمام مفاصل میں منکب (مونڈھے) میں سب سے زیادہ خلع ہوا کرتا ہے۔

خلع تحت العین: اس میں بازو کا سرا عین الکتف سے نیچے آکر ٹھہر جاتا ہے تو بازو کا سرا بغل میں آکر بغل کے عروق اعصاب پر دباؤ ڈالتا ہے۔

خلع تحت المنقار: یہ سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے، اس میں بازو کا سرا زائدہ منقار الغراب کے نیچے آجاتا ہے جس سے کہنی پیچھے اور باہر کیطرف ٹل جاتی ہے۔

خلع تحت الترقوہ: یہ نہایت شاذ و نادر ہے، اس قسم میں کہنی باہر کی طرف زیادہ ٹلی جاتی ہے اور بازو نمایاں طور پر چھوٹا ہوجاتا ہے۔

خلع تحت السنسنہ: یہ نہایت قلیل الوقوع ہے جس میں بازو کا سرا اوپر کی طرف چلا جاتا ہے اس میں منقار الغراب ٹوٹ جاتا ہے۔

خلع منکب کا علاج دو طریقے سے کیا جاتا ہے۔

۱۔ دستمال ۲۔ تمدید

خلع المرفق (کہنی کا اکھڑ جانا) زیادہ تر تو عمروں میں ہوا کرتا ہے۔

زندین کا خلع (کلائی کی ہڈیوں کا اکھڑ جانا): اسکی تین قسمیں ہیں:

۱۔ قسم خلف (پیچھے کی جانب اکھڑ جانا)

۲۔ قسم قدامی (سامنے کی جانب اکھڑ جانا)

۳۔ قسم جانبی (پہلو کی جانب اکھڑ جانا)

زندین کا خلع قسم خلف کثیر الوقوع ہے جس میں زند اعلی (Radius) اور زند اسفل

(Ulna) اکھڑ کر پیچھے کی طرف آجاتے ہیں۔

تنہا زند اسفل (Ulna) کا خلع نہایت قلیل الوقوع ہے۔

تنہا زند اعلی (Radius) کے خلع کے تین صورتیں ہیں:

۱۔ قسم قدامی۔ یہی عموماً پائی جاتی ہے۔

۲۔ قسم خلفی۔ یہ قلیل الوقوع ہے۔

۳۔ قسم وحشی (باہر کی طرف اکھڑ جانا): یہ بھی نادر الوقوع ہے۔

خلع رسغ (قبضہ کا اکھڑ جانا) قلیل الوقوع ہے۔

خلع ورک (کولہے کا اکھڑ جانا) یہ شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ نوعمروں اور نوجوانوں میں ہوا کرتا ہے۔

خلع ورک کی چار بڑی قسمیں ہیں:

۱۔ خلع سادی وعانی: ران کی ہڈی کا سرا اکھڑ کر اندر کی طرف آجانا۔

۲۔ خلع عالق: ران کا اکھڑ کر سامنے کی طرف آجانا۔

۳۔ خلع ظہری: ران کا اکھڑ کر باہر کی طرف چلا جانا۔

۴۔ خلع ورکی: ران کا اکھڑ کر پیچھے کی طرف چلا جانا۔

☆ خلع ورک کی تمام قسموں میں ردخلع کے بعد یہ ضروری ہے کہ مریض ہفتہ عشرہ تک بستر پر اس طرح لیٹا رہے کہ اسکی دونوں ٹانگیں ایک دوسرے سے بندھی ہوئی ہوں۔

خلع ورک کی اصلاح کے بعد عام طور پر دوبارہ خلع ورک نہیں ہوا کرتا۔

خلع رضفہ (Dislocation of Patella) یعنی چپنی کا اکھڑ جانا یہ اکثر اوقات باہر کی طرف ہوتا ہے۔

خلع رکبہ (Dislocation of Knee) یعنی گھٹنے کا اکھڑ جانا۔ اس خلع کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ جانبی ۲۔ مقدم ۳۔ مؤخر

خلع رکبہ مقدم کثیر الوقوع ہے۔

خلع کعب (Dislocation of Ankle) سے مراد ٹخنہ کا اکھڑ جانا ہے۔ اس کی ۵

Scanned with CamScanner

قسمیں ہیں:

۱۔ خلع وحشی (باہر کی طرف) ۲۔ خلع انسی (اندر کی طرف)

۳۔ خلع خلف (پیچھے کی طرف) ۴۔ خلع قدامی (سامنے کی طرف)

۵۔ خلع علوی (اوپر کی طرف)

خلع وحشی دراصل کعب کا کسر خلعی ہے۔

تنہا عظم الکعب کا خلع دو قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ خلع کامل ۲۔ خلع ناقص

خلع کامل میں رد خلع یعنی جوڑ کو واپس اسکی جگہ لانا ناممکن ہوجاتا ہے۔

امراض ظاہر بدن

برص (Leucoderma)

مترادفات: سفید داغ، سفید کوڑھ، Vitilgo۔

☆ برص میں جلد بدن پر سفید داغ پڑ جاتے ہیں جو ابتداء میں چھوٹے ہوتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ بڑے ہوتے چلے جاتے ہیں۔

☆ برص ہاتھ اور چہرہ پر نسبتاً زیادہ پائے جاتے ہیں۔

☆ برص منتشر: جب برص تمام اعضاء میں لاحق ہوتا ہے جس سے پورا بدن سفید ہوجاتا ہے تو وہ برص منتشر کہلاتا ہے۔

☆ برص کا سبب سوء مزاج بارد رطب ہے اور عضوء کی قوت مغیرہ کا ضعیف ہوجانا ہے۔قوت مغیرہ کے ضعف کی وجہ عموماً عصبی خلل ہوتا ہے۔

☆ برص کی علامت: ماؤف حصہ کا رنگ براق ہوتا ہے۔اس کی سطح چکنی ہوتی ہے۔سفیدی جلد کی گہرائی میں ہوتی ہے یہاں تک کہ ہڈی تک سرایت کرجاتی ہے۔مقام ماؤف پر اگنے والے بال کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

☆ آب برغست (برغست کا پانی) سینگھیوں کے مقام پر پیدا شدہ برص کی مخصوص دوا ہے۔

برص کا اصول علاج

(۱) خارجاً۔ داغنا (کی)، آبلہ پیدا کرنا (تنفیط)، ادویہ لاذعہ و محمرہ۔

(۲) داخلاً معدل دم ادویہ، خلیات سوداویہ (Melanocytes) کو فعال کرنے والی دوائیں۔

بہق ابیض (Pityriasis Alba)

☆ اس کو سفید چھیپ بھی کہتے ہیں۔

☆ بہق ابیض دراصل ایک ہلکی سی سفیدی ہے جو جلد کے بیرونی حصہ پر ہوتی ہے۔

☆ بہق ابیض عموماً اچانک ظاہر ہوتی ہے اور سخت اسہال کے بعد بہت جلد زائل ہوجاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ بہق ابیض کا سبب عام طور پر رطوبت ہوا کرتی ہے جو جل کر راکھ کی طرح ٹمیالی ہو جاتی ہے اور خون کے ساتھ رگوں میں دوڑتی ہے۔

☆ بہق ابیض کی علامت: اس میں جلد کی سفیدی سطحی ہوتی ہے بلکہ اسکا رنگ جلد کے طبعی رنگ پر ہوتا ہے۔ سطح کھردری ہوتی ہے، شکل عموماً گول ہوتی ہے اور اسپر اگنے والا بال سیاہ یا بھورا ہوتا ہے نیز سوئی چبھونے پر خون نکلتا ہے۔

☆ بہق ابیض کا اصول علاج برص کے مانند ہے۔

بہق اسود (Pityriasis Nigra)

☆ اسکو سیاہ داغ یا سیاہ چھیپ بھی کہتے ہیں۔

☆ بہق اسود میں جلد کا رنگ سیاہ مائل ہو جاتا ہے اور اسے ملنے پر بھوسی سی جھڑتی ہے اسکے بعد وہ جگہ سرخ ہو جاتی ہے۔

☆ بہق اسود اکثر جوانوں کو لاحق ہوتا ہے۔

☆ بہق اسود کا سبب یہ ہے کہ سودا خون کے ساتھ مل جائے یا خون ہی سودا میں تبدیل ہو جائے۔

☆ بہق اسود کا اصول علاج یہ ہے کہ پہلے فصد کریں پھر مسہل سودا استعمال کریں۔

☆ بہق اسود میں ماء الجبن بطور مسہل سوداء استعمال کیا جاتا ہے۔

برص اسود: بہق اسود کی ایک خاص قسم ہے جس میں جلد خشکی کے غلبہ سے ٹھیکری سی بن جاتی ہے، جلد نہایت کھردری ہو جاتی ہے اور کھال مچھلی کے چھلکے جیسے اترتے ہیں۔

☆ برص اسود کا دوسرا نام قوبائے متقشر یعنی چھلکے دار داد بھی ہے۔

☆ برص اسود کا سبب سوداوی مادہ ہوتا ہے۔

برش (نقطے): اس مرض میں باریک باریک سیاہی مائل نقطے چہرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

نمش (لہسن): اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو جلد میں نمودار ہوتا ہے اور سرخی مائل سیاہ ہوتا ہے، اکثر یہ چہرہ پر پایا جاتا ہے، یہ عموماً پیدائشی ہوتا ہے۔

کلف (جھائیں): اس میں بہت ساری نقطے آپس میں ملکر نیلے سیاہ یا سرخ دھبے بن جاتے ہیں، یہ چہرہ میں واقع ہوتا ہے۔

خیلان (تل): یہ دراصل سیاہ، سرخ، نیلے، گول، مجسم اور جلد سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

☆ برش، نمش، کلف اور خیلان کا سبب سوداوی محترق خون ہے۔

خضرت وسواد: Echymosis یا قروت سے مراد جلد کی وہ سبز سفیدی یا سیاہی ہے جو کسی چوٹ کے بعد جلد کے نیچے مردہ خون سے پیدا ہوتی ہے۔

وشم: Tattooing یا گودنا سے مراد وہ نشان یا داغ ہے جو جلد کو گدوانے سے رونما ہوتا ہے۔

☆ وشم میں نیل، سیاہی یا آب گندنا استعمال کرنا مفید ہے۔

☆ آب قاقلی زخم اور چیچک کے نشانات کو ختم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

بادشنام (Rosacia): ایک بڑی اور بھدی سی سرخی ہے جو چہرہ، ہاتھ اور پاؤں پر نمودار ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے جذام شروع ہو رہا ہے۔

☆ بادشنام کے مریضوں میں مرہم سرخ لگانا مفید ہوتا ہے۔

☆ اجوائن دیسی اور زیرہ کے زیادہ کھانے سے اور میاہ راکدہ یعنی ٹھہرا ہوا پانی ہمیشہ پینے اور سرکہ ہمیشہ کھانے سے بدن کا رنگ طبعی سے بدل کر زرد رنگ کا ہو جاتا ہے۔

قلاح یا داء الحفر (Scurvy): اس میں مسوڑھے متورم ہو کر سیاہ اسفنجی ہو جاتے ہیں اور ان سے خون رسنے لگتا ہے۔

قلاح کا سبب فساد خون ہے اور فساد خون کا سبب وٹامن سی کی کمی ہے۔

حزاز ابریہ (Dandruf): اسے ہفا، قشرۃ الراس یا سر کی بھوسی بھی کہتے ہیں۔

☆ حزاز و ہفا ایک قسم کا سوء مزاج ہے جو سر کی جلد میں لاحق ہوتا ہے۔ حزاز وہ چھوٹے چھوٹے اجسام ہیں جو بھوسی کے مثل سر سے زخم کے بغیر جھڑتے ہیں لیکن اگر مادہ زیادہ موذی ہو تو سر کی جلد زخمی ہو جاتی ہے۔

☆ حزاز کا سبب بلغم نمکین یا شور رطوبت ہے یا وہ خون ہے جس کے ساتھ سودا مل جاتا ہے۔

☆ حزاز اگر شدید اور دیرینہ ہو جائے تو اسکا اصول علاج یہ ہے کہ مسہل بلغم و مسہل سوداء ادویہ پلائیں پھر سر منڈوائیں۔

داء الثعلب وداء الحیہ

☆ داء الثعلب (لومڑی کا مرض) کو بال چر کہا جاتا ہے۔

Scanned with CamScann

☆ داء الحیہ (سانپ کا مرض) کو بال خورہ کہتے ہیں۔

☆ داء الثعلب ایک جلدی مرض ہے جس میں بال گر جاتے ہیں اور ماؤف حصہ کی کھال زخمی ہو جاتی ہے۔

☆ داء الحیہ بھی ایک جلدی مرض ہے جس میں بال گر جاتے ہیں اور کھال سے چھلکے بھی اترتے ہیں۔

☆ داء الثعلب اور داء الحیہ عموماً داڑھی مونچھ اور ابرو میں لاحق ہوا کرتا ہے مگر یہ تمام بدن میں بھی لاحق ہو سکتے ہیں۔

☆ داء الثعلب اور داء الحیہ کا سبب وہ ردی وخبیث مادہ ہے جو بال کی جڑ میں ٹھہر کر انہیں کھا جاتی ہے۔

☆ مادہ اور مقامی رنگ کے لحاظ سے داء الثعلب وداء الحیہ کی چار اقسام ہیں (۱) بلغمی (۲) صفراوی (۳) سوداوی (۴) دموی

☆ انتشار الشعر سے مراد بالوں کا گرنا یا بالوں کا جھڑنا ہے، اسکے اسباب غذا کی کمی، تخلخل جلد یبوست، رطوبت، فاسد مواد، سعفہ وقروح، علۃ النعامہ ہیں۔

☆ تخلخل جلد سے مراد مسامات جلد کا کشادہ ہو جانا ہے، اسکی علامت سہ کہ بال پتلے اور باریک ہونگے اور جلد گرا کریں گے۔

☆ روغن آس کا لگانا فائدہ مند ہے اگر انتشار الشعر تخلخل جلد کی وجہ سے ہو۔

☆ علۃ النعامہ (شتر مرغ کا مرض): یہ بال گرنے کا ایک مرض ہے جس میں سر کی جلد نہایت نرم معلوم ہوتی ہے، بال روئیں اور ریشم کی طرح ملائم ہو جاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ کھال پک کر زرد ہو گئی ہے۔

☆ علۃ النعامہ کا سبب گرم وصفراوی مواد ہیں۔

☆ روغن حب الغار لگانا علۃ النعامہ میں مفید ہے۔

☆ روغن لادن کا استعمال داء الثعلب وداء الحیہ بسبب مرہ سودا، تخلخل جلد، علۃ النعامہ میں فائدہ مند ہے۔

صلع (Baldness): اسکو چندیا صاف ہونا چندلا کہا جاتا ہے۔

صلع وہ حالت ہے جس میں سر کی اگلے حصے کے بال گر جاتے ہیں۔

☆ جالینوس کے نزدیک شیب یعنی بالوں کے سفید ہونے کی وجہ تکرج (پھپھوندی لگنا) ہے اور تکرج کا سبب قوت غاذیہ کا ضعف ونقص ہے۔

☆ بالوں کے سفید ہونے کو روکنے کی تدبیر یہ ہے کہ بلغم کا ہمیشہ اور بار بار تنقیہ کیا جائے بالخصوص قے کے ذریعہ۔

☆ تریاق مثرودیطوس اور معجون بلادر شیب میں مفید ہے۔

☆ چرک کا قول ہے کہ "آملہ میں تھوڑی سی حرارت بھی ہے اسی وجہ سے یہ بالوں کی غذا کو جذب کر کے لاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جب آملہ کو بالوں کی حفاظت کے لئے استعمال کیا جائے تو اسکے ساتھ کوئی ایسی چیز ملا دی جائے جس میں لطیف سی حرارت بھی ہو"

☆ تطویل الشعر (بالوں کا دراز ہونا) میں ایسی دوائیں لگائی جائیں جس میں قوت جذب اور قوت قبض دونوں ایک ساتھ ہوں جیسے آس، گل سرخ، آزاد درخت، بکائن، مرکی، پرسیاوشاں۔

☆ روغن بان میں ذراریح (تیلنی مکھی) کو پیس کر لگانا انبات الشعر یعنی بالوں کو اگانے کے لئے نافع ہے۔

☆ حلق الشعر یعنی بال کو مونڈنے کے لئے چونہ اور ہڑتال استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ بالوں کی پیدائش روکنے کے لئے بال اتارنے کے بعد بارد مخدر دوائیں لگائیں۔

☆ مینڈک کا خون، کچھوے کا خون، چیونٹی کا انڈا بالخاصہ بالوں کی پیدائش کو روک دیتی ہیں۔

☆ تحمیر شعر یعنی بالوں کو سرخ کرنے کے لئے سعد کوفی اور کا جوشاندہ لگائیں۔

تشقق الشعر: وہ مرض ہے جس میں یبوست کی وجہ سے بال چر جاتے ہیں۔

☆ معمولی تشقق الشعر کا علاج یہ ہے کہ ایسے روغن لگائیں جو ملطف ہوں اور گرمی وسردی میں معتدل ہوں۔

☆ شدید تشقق کا اصول علاج یہ ہے کہ فصد کرائیں، جوشاندہ افتیمون کا مسہل دیں، ترطیب مزاج کریں۔

☆ نموست (بساندھ): یہ بالوں کا ایک مرض ہے جس میں سر ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اس میں

Scanned with CamScanner

سڑا ہوا تیل لگا دیا گیا ہو جس سے ٹوپی یا صافہ میلا ہو جاتا ہے۔

☆ نموست کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بالوں کی غذا میں چکنائی بڑھ جاتی ہے جو کہ بخارات اور پسینہ کے ساتھ مسامات سے نکلتی ہیں۔

☆ قمل (جوں) کی پیدائش ایسی رطوبت سے ہوتی ہے جو تغذیہ کے قابل نہیں ہوتی اور جلد کی طرف دفع ہو کر انکے ساتھ میل کچیل شامل ہو کر متعفن ہو جاتی ہے۔

جم جوں (**قمقام**): یہ جوں کی ایک خاص قسم ہے جو مسامات جلد سے چسپاں اور اندر گھسی ہوتی ہیں۔

ظفرہ طلقیہ: یہ ناخون کا ایک مرض ہے جس میں ناخون ابر کے مانند سفید اور براق ہو جاتا ہے اور معمولی اسباب سے ٹوٹ جاتا ہے، اسکا سبب غلبہ یبوست ہے۔

برص الاظفار (ناخون کا برص): اس مرض میں ناخون پر برص کی طرح سفید داغ پڑ جاتے ہیں۔ اسکا سبب غلیظ اور فاسد رطوبات ہوتی ہیں۔

جزام الاظفار (ناخون کا کوڑھ): اس میں ناخون اور خاص کر ان کی جڑیں موٹی ہو جاتی ہیں اور شدت یبوست سے بوسیدہ ہڈی کی طرح فاسد ہو کر محض کھجلانے سے ریزہ ریزہ ہو کر گرنے لگتے ہیں۔ اس کا سبب محترق خلط سوداء ہے۔

تشقق الاظفار (ناخون کا پھٹ جانا): جب ناخون لمبائی میں سر کے قریب پھٹ جاتا ہے تو اسے تشقق الاظفار کہا جاتا ہے۔ اور چونکہ متاثرہ حصہ سے باریک باریک ریشے نکلتے ہیں جو کہ اعضاء میں چبھتے اور تکلیف پہونچاتے ہیں لہذا مشابہت کی وجہ سے اسے "اسنان الفار" (چوہے کے دانت) کہتے ہیں۔ اسکا سبب غلبہ یبوست اور سوداوی مادہ ہے۔

تقلع الاظفار (ناخون کا اکھڑ جانا) وتقصع الاظفار (ناخون کا ابھر جانا): یہ وہ مرض ہے جس میں رطوبت کی زیادتی کی وجہ سے انگلیوں کے سروں میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے، جس سے ناخون اپنے مقام سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اس میں درد بالکل نہیں ہوتا ہے۔

☆ تقلع الاظفار وتقصع الاظفار میں رگ باسلیق کی فصد کھولیں اور پنڈلی پر سینگھیاں کھنچوائیں۔

اختناق الدم یا موت الدم سے مراد ناخون کے نیچے خون کا مردہ ہو جانا ہے۔

موت الدم میں فطراسالیون (کرنی کوہی) اور مفتّح کا ضماد لگانا مفید ہے۔

☆ صفرۃ الاظفار یعنی ناخون کا زرد ہو جانا خون کی کمی اور صفراء کے غلبہ سے رونما ہوتا ہے۔

☆ صفرۃ الاظفار میں تخم تیرہ تیزک اور سرکہ ضماد کرنا نافع ہے۔

☆ رض الاظفار (ناخون کا کچل جانا) میں سب سے پہلے برگ آس اور برگ انار کا ضماد کریں اور جب درد میں سکون ہو جائے ورم کا اندیشہ نہ رہے تو گیہوں کا آٹا اور روغن زیتون لگائیں۔

☆ کثرت العرق (پسینہ کی زیادتی) کا سبب عموماً امتلاء غذائی اور ضعف قوی ہوا کرتا ہے۔

☆ عرق منتن (بدبودار پسینہ) کا سبب بدن میں فاسد مواد کی موجودگی یا غدد (Sweat gland) کے فعل میں فتور کا لاحق ہونا ہے۔

☆ عرق منتن میں مصفی خون دوائیں مفید ہوتی ہیں۔

☆ عرق الدم (خون کا پسینہ) سے مراد یہ ہے کہ پسینہ کے بجائے مسامات جلد سے خالص خون یا خون اور پانی ملا ہوا خارج ہو۔ اسکا سبب ضعف قوی ہے خصوصاً چھوٹی رگوں کی۔

☆ تقرح الشدقین (باچھوں کا پکنا): اس میں منہ کے کنارے پھٹ جاتے ہیں اور سفید ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب خلط رطوبی مالح (شور بلغمی خلط) ہے۔

☆ وجع العقب (ایڑی کا درد) کو "نزول الماء" (پانی اترنا) کہتے ہیں۔ اس کا سبب حاد سیال خلط کا انصباب ہے۔

تقشف جلد سے مراد جلد کی خشکی اور بھوسی کا اترنا ہے جبکہ تقشر جلد کا مفہوم ہے جلد سے چھلکوں کا اترنا۔

☆ تقشف جلد و تقشر جلد دونوں کا سبب محترق خلط سودا ہے مگر تقشر جلد کا مادہ زیادہ تیز ہوتا ہے۔

سوج جلد (Abrasion) سے مراد کسی کھردری چیز کی رگڑ سے جلد کی بیرونی سطح کا چھل جانا ہے۔

☆ اگر پاؤں جوتے سے کٹ گیا ہو تو جوتے کے تلے کی راکھ اس پر چھڑکنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

☆ عضون کے معنی جلد کی شکن کے ہیں۔ اس میں پیشانی کی جلد میں تشنج واقع ہوتا ہے جسکے

Scanned with CamScanner

ساتھ خارش اور سرخی بھی ہوتی ہے۔

☆ عضون (پیشانی کا گنج) عموماً موسم سرما میں ہوا کرتا ہے۔

عثرہ (ٹھوکر، گر پڑنا): یہ مرض اکثر پاؤں کی انگلیوں میں پاؤں کے پھسل جانے سے ہوا کرتا ہے۔

☆ جالینوسؔ کے نزدیک عثرہ کا بہترین علاج یہ ہے کہ نیل کا رنگا ہوا آسمانی رنگ کا کپڑا باندھ کر پندرہ روز تک اس پر پیشاب کرتے رہیں۔

انتفاخ الاصابع (انگلیوں کا پھول جانا): اس مرض میں انگلیوں میں صبح کے وقت خارش ہوتی ہے اور انگلیاں پھول جاتی ہیں۔

☆ انتفاخ الاصابع موسم سرما و خریف میں اور اکثر صفراوی مزاج کے لوگوں کو لاحق ہوتا ہے (نفیس)۔

کھاروا: اس میں قدم کی انگلیوں کی درمیانی سطح پانی کے اثر سے سفید اور مرطوب ہو جاتی ہے جس میں عفونت اور خارش ہوتی ہے۔ کھاروا موزوں اور جوتوں کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔

☆ ذرور عرق کا استعمال جلد اور مغابن یعنی بدن کے جوڑ مثلاً کنج ران، بغل اور پاؤں کی گندگی میں سودمند ہے۔

☆ مرہم عروق (ہلدی کا مرہم) کا استعمال اسوقت مفید ہوتا ہے جبکہ پسینہ کی حدت سے مسامات جلد متقرح ہو جائیں۔

☆ روغن رازقی اور روغن زنبق کی مالش کرنا سردی کیوجہ سے ہاتھ پاؤں کے سڑنے اور گلنے میں فائدہ مند ہے۔

☆ خصر و تصقیع یعنی پالا مارے ہوئے عضو کو روغن بہروزہ (روغن تارپین) سے تر رکھنا حد درجہ مفید ہے۔

حرق وسلق

حرق (Burn): آگ کے شعلے یا سخت گرم چیزوں سے جل جانے کو حرق کہتے ہیں۔

سلق (Scald): گرم پانی، گرم بھاپ یا دوسری گرم و رقیق شیئ یا گرم ہوا سے جلنے کو سلق کہتے ہیں۔

شدت و عوارض کے لحاظ سے حرق کے ۶/درجات ہیں۔

درجہ اول: اس میں صرف جلد میں سطحی امتلاء دموی ہوتا ہے، جسم کی ساخت ضائع نہیں ہوتی ہے۔

درجہ دوم: اس میں جلد کا بیرونی طبقہ (بشرہ) متاثر ہوتا ہے اور آبلہ کی شکل ابھر جاتا ہے۔

درجہ سوم: اس میں بشرہ (Epidermis) کے ساتھ ادمہ (Dermis) کا بھی کچھ حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ حس اعصاب کے آخری ریشے (Sensoly receptors) کے ماؤف ہو جانے کیوجہ سے اس درجہ میں نہایت شدید درد ہوتا ہے۔

درجہ چہارم: اس میں جلد کی پوری دبازت ہلاک ہو جاتی ہے اور جلد کے نیچے کا کچھ حصہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

درجہ پنجم: اس میں جلد اور تحت الجلد کی ساختیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

درجہ ششم: اس میں پورا عضو جل کر بالکل بے کار ہو جاتا ہے۔

مقامی حالات کے لحاظ سے حرق کے تین مدارج ہیں۔

دور اول: پہلا دور جلانے یا تلف ہونے کا ہوتا ہے جسکے مذکورہ بالا ۲/درجات ہوتے ہیں۔

دور ثانی: دوسرا دور التہاب، غانغرانا اور تاکل کا ہوتا ہے۔

دور ثالث: تیسرا دور التحام و اندمال کا ہوتا ہے۔

صدمہ (Shock) عموماً حرق کے دور اول میں پایا جاتا ہے۔

حمی التہابیہ حرق کے دور ثانی میں نمودار ہوتا ہے جو کہ ۴۔۱۴ دن تک جاری رہتا ہے۔

ذرور تنکار یا ذرور سفیدہ کا چھڑکنا حرق کے درجہ دوم یعنی آبلہ میں مفید ہے۔

جب گہری ساختیں جل گئی ہوں تو غسول سلیمانی اور مرہم رال کا استعمال فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

حرق بالنار یعنی آگ سے جلانے کی صورت میں مرہم سفیدہ یا مرہم نورہ لگانا مفید

ہوتا ہے۔

مرہم نورہ لگانا پانی سے جلنے کی صورت میں آبلہ پڑنے پر بھی مفید ہے۔

جالینوس کے نزدیک آگ سے جلنے کی خاص دوا یہ ہے کہ سفیدی بیضہ، روغن زیتون اور سفیدہ کاشغری ملا کر بطور طلاء استعمال کریں۔

حرق بالماء یعنی پانی سے جلنے کی خاص دوا یہ ہے کہ جو کی راکھ زردی بیضہ میں ملا کر لگائیں۔

حمیات

اگر بخار کے ساتھ دردسر ہو تو تلوؤں پر سینگھیاں لگوانا مفید ہوتا ہے۔

☆ ربع دائرہ کی باری کا وقت ۲۴ گھنٹہ ہوتا ہے۔

☆ بلغمی بخار کی باری ۱۸ گھنٹہ کی ہوتی ہے۔

☆ صفراوی بخار کی باری بارہ گھنٹہ کی ہوتی ہے۔

بخار: ازدیاد حرارت یا اشتعال حرارت کی اس غیر طبعی حالت کا نام ہے جس میں کم وبیش بدنی افعال میں خلل وفتور لاحق ہوجاتا ہے۔ اس غیر طبعی حرارت کو اصطلاحی طور پر حرارت غریبہ کہتے ہیں۔

☆ غصہ اور ورزش وغیرہ سے بھی وقتی طور پر بدنی حرارت بڑھ جایا کرتی ہے مگر اصطلاحاً اسے بخار نہیں کہا جاتا ہے۔

☆ جالینوس کا قول ہے کہ "جب بدن انسان کے اندر جزء ناری دوسرے اجزاء عناصر سے ملتا ہے اور جب اس سے ایک معتدل حرارت پیدا ہوتی ہے تو اس وقت اسے حرارت عزیزیہ کہا جاتا ہے مگر اس حرارت عزیزیہ میں جب حدت وشدت پیدا ہوجاتی ہے تو اس وقت اسکا نام حرارت غریبہ ہوجاتا ہے۔"

☆ رازی کا قول ہے کہ "حرارت عزیزیہ دراصل حرارت ناریہ کی ایک قسم ہے لہٰذا جب تک یہ درجہ اعتدال پر رہتی ہے اسے حرارت عزیزیہ کہا جاتا ہے اور جب یہ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے تو اسے حرارت غریبہ کہتے ہیں۔"

ضیعان حرارت (Heatloss) کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) انتقال حرارت

(۲) تبخر حرارت یعنی بخارات کی شکل میں

(۳) تشعع حرارت یعنی شعاع ریزی کے ذریعہ

بخار کے بنیادی اسباب دو ہوتے ہیں۔

(۱) موذی مادہ/خلط فاسد

Scanned with CamScanner

(۲) عصبی خلل۔ اس میں پہلا سبب ہی کثیر الوقوع ہے اور دوسرا سبب نسبتاً بہت ہی قلیل الوقوع ہے۔

☆ حمیات اورام کو حمیات عرض بھی کہا جاتا ہے۔

☆ عمل عفونت کے لئے حرارت اور رطوبت کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ عفونی بخاروں یا جراثیمی بخاروں کو "حمیات نوعیہ" یا "حمیات خلطیہ" کہا جاتا ہے۔

☆ حمیات مرض اصلی بخاروں کو کہا جاتا ہے۔

☆ حمیات عرض ان بخاروں کو کہتے ہیں جو دوسرے مرض کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

☆ حمیاتِ عرض کی بہترین اور کثیر الوقوع مثال حمی ورم ہے۔

☆ حمیات غیر عفونیہ میں حمیات یوم داخل ہیں۔

☆ علامہ سمرقندی کے نزدیک بخار کی تین جنسیں ہیں۔

(۱) حمی یوم (۲) تپ دق (۳) حمی عفن

☆ بخار کے شروعات میں نبض پہلے تو ممتلی اور قوی ہوتی ہے مگر بعد میں نرم اور ذوالقرعتین ہو جاتی ہے۔

نبض ذوالقرعتین: اسے نبض مطرقی بھی کہتے ہیں۔ اس میں قلب کے ایک نبضہ کے اندر نبض میں دو ٹھوکریں محسوس ہوتی ہیں۔ یہ اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب شریانوں کے اندر خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور یہ ضعف کی علامت ہے۔

☆ بخار کی آخر میں نبض متواتر اور صغیر ہوتی چلی جاتی ہے۔

حمیات طفحیہ: جن بخاروں میں بدن پر دانے، پھنسیاں، آبلے، داغ دھبے اور دوڑے نمودار ہو جاتے ہیں انہیں حمیات طفحیہ کہا جاتا ہے۔

☆ حمیات طفحیہ کو "حمیات فاجرہ" بھی کہتے ہیں۔

☆ حمی حارہ وہ بخار ہے جسکے ساتھ گرمی محسوس ہوتی ہے۔

☆ حمی باردہ وہ بخار ہے جسکے ساتھ سردی محسوس ہوتی ہے۔

☆ حمی نافضہ وہ بخار ہے جسکے ساتھ لرزہ اور کپکپی محسوس ہوتی ہے۔

اوقات بخار یا بخاروں کے درجات

(۱) پہلا درجہ: اسے سردی کا درجہ بھی کہتے ہیں۔ اس میں کبھی صرف سردی محسوس ہوتی ہے اور کبھی سردی کے ساتھ لرزہ ہوتا ہے۔

☆ بہت زیادہ سردی محسوس ہونے کی وجہ سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جنہیں تشعریرہ (پھریری) کہا جاتا ہے۔

☆ چھوٹے بچوں میں عموماً لرزہ نہیں پایا جاتا ہے بلکہ تشنج ہوا کرتا ہے۔

(۲) دوسرا درجہ: اسے درجہ سخونت یا گرمی کا درجہ بھی کہتے ہیں۔ اس میں پورا بدن گرم ہو جاتا ہے اور بخار کے اعراض لازمہ نمودار ہوتے ہیں۔

حرارت نہائیہ: بعض بخاروں میں دوسرے درجہ کے اندر تیسرا درجہ شروع ہونے سے پہلے حرارت کی زیادتی عروج تک پہونچ جاتی ہے اسے حرارت نہائیہ کہتے ہیں۔

(۳) تیسرا درجہ: اسے درجۂ انحطاط (خاتمہ کا زمانہ) کہا جاتا ہے۔ بخار کے ختم ہونے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) بحران (۲) تحلل

بحران: اس صورت میں بدن کے اندر کوئی بہت بڑی تبدیلی رونما ہوتی ہے اور ۱۲۔۳۲ گھنٹہ کے اندر تیزی سے بخار اتر کر درجہ اعتدال پر آ جاتا ہے۔

بحران کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔

عرق بحرانی۔ پسینہ زیادہ آتا ہے۔

اسہال بحرانی۔ دست جاری ہو جاتے ہیں۔

رعاف بحرانی۔ نکسیر پھوٹ جاتی ہے۔

مذکورہ بالا صورتوں کو استفراغ بحرانی کہا جاتا ہے۔

بحران انتقالی: اگر بخاروں کا خاتمہ اس طرح ہو کہ سطح بدن پر دانے، پھنسیاں، پھوڑے نمودار ہو جائیں تو وہ "بحران انتقالی" کہلاتا ہے۔

تحلل: اس صورت میں بدن کے اندر کوئی عظیم تغیر رونما نہیں ہوتا بلکہ بخار آہستہ آہستہ ۲۔۳ دن کے اندر درجہ اعتدال پر آ جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اوقات بخار یا درجات بخار کی مذکورہ بالا صورتیں حمیات اجامیہ میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں مگر بعض حالات میں یہ تمام درجات ومراحل ۶۔۱۲ گھنٹہ کے اندر طے ہوجاتے ہیں۔

حمی یوم: حمی یوم کو یک روزہ بخار یا ہلکا بخار کہا جاتا ہے۔ یہ وہ بخار ہے جو بیرونی اسباب کی وجہ سے ہوا کرتا ہے خواہ وہ اسباب بدنی (شدید گرمی، شدید سردی، گرم غذائیں و دوائیں) ہو یا نفسانی (غم وغصہ، خوف، خوشی)۔

☆ حمی یوم بغیر لرزہ کے شروع ہوتا ہے اور بغیر پسینہ کے اتر جاتا ہے۔

☆ حمی یوم میں کسی علاج کی ضرورت نہیں ہوتی ہے محض تدبیر ہی کافی ہوتا ہے۔

☆ بقراط کا قول ہے کہ ”قوی اور تیز بخار عفونت سے ہی ہوا کرتا ہے۔“

☆ جالینوس کا کہنا ہے کہ ”حمی یوم کبھی ۲ر دن تک باقی رہتا ہے۔

☆ حمی یوم اگر تین دن سے تجاوز کرجائے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ یک روزہ بخار منتقل ہوکر حمی عفونت یا حمی دق ہوگیا ہے۔

اقسام حمیات یوم

☆ حمی یوم کی کل ۲۳ قسمیں ہیں۔

☆ حمی یوم غمیہ: وہ بخار ہے جو غم کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ غم کی حالت میں روح اندر جا کر جمع ہوجاتی ہے۔اس میں قارورہ آتشی یا ناری ہوتا ہے اور بو تیز ہوتی ہے۔نبض ضعیف ہوتی ہے۔

☆ حمی یوم ہمیہ (تردد کا بخار) حمی فزعیہ (ڈر کا بخار) اور حمی فکریہ (فکر کا بخار) میں روحِ نفسانی کے اندر غیر معمولی تحریک پیدا ہوتی ہے جس سے وہ گرم ہوجاتی ہے۔

☆ حمی فزعیہ (ڈر کا بخار) میں نبض نہایت ضعیف ہوجاتی ہے۔

☆ حمی یوم ہمیہ وفکریہ میں نبض زیادہ قوی ہوجاتی ہے۔

☆ میٹھے پانی کے نیم گرم آبزن میں بٹھانا اور نیم گرم شیریں پانی سے حمام کرنا حمی یوم غمیہ، ہمیہ، فزعیہ وفکریہ میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

حمی فرحیہ (خوشی کا بخار) وحمی غضبیہ (غصہ کا بخار): ان بخاروں کا سبب یہ ہوتا ہے کہ خوشی اور غصہ کی حالت میں روح میں جوش آتا ہے اور وہ باہر کی طرف تیزی سے حرکت کرتی ہے۔

حمی غضبیہ میں نبض عظیم ہوتی ہے، قارورہ سرخ اور جلتا ہوا خارج ہوتا ہے۔

☆ اوسط درجہ کے گرم پانی میں حمام کرانا حمی غضبیہ میں مفید ہے۔

☆ حمی سہریہ (بیداری کا بخار): بیداری مسخن روح ہے جس کیوجہ سے بخار آجاتا ہے۔اس میں نبض صغیر ہوتی ہے۔

☆ رازی کے نزدیک بیداری کیوجہ سے صفرا زیادہ بنتا ہے لہذا حمی یوم سہریہ میں چہرہ اور بدن زرد ہوجاتا ہے۔

☆ حمی یوم تعبیہ (تکان کا بخار): محنت ومشقت کی زیادتی روح کو گرم کردیتی ہے۔اس میں نبض صغیر ہوتی ہے اور دوسرے اعضاء کے مقابلے جوڑوں میں گرمی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

☆ حمی یوم تعبیہ میں روغن بنفشہ کا لگانا اور خاص کر حمام کے بعد بہت مفید ہوتا ہے۔

☆ حمی یوم اسہالیہ (دست کا بخار): دستوں کی کثرت سے موادِ بدن کے اندر غیر معمولی ہیجان واضطراب پیدا ہوجاتا ہے جسکے ساتھ روح میں بھی غیر معمولی ہیجان پیدا ہوجاتی ہے جس سے بخار عارض ہوجاتا ہے۔

☆ حمی غشیہ (بے ہوشی کا بخار) میں نبض ضعیف اور غیر منظم ہوتی ہے۔

☆ حمی یوم جوعیہ وعطشیہ (بھوک اور پیاس کا بخار) میں نبض صغیر اور ضعیف چلتی ہے۔

☆ حمی یوم سدیہ (سدوں کا بخار): اس میں عروق کے دہانے بند ہوجاتے ہیں جس کا سبب اندرونی ہوتا ہے نہ کہ بیرونی کیونکہ بیرونی اسباب سے جو بخار پیدا ہوتا ہے اسے ”حمی یوم استحصافیہ“ کہتے ہیں۔

☆ حمیات یوم میں حمی سدیہ ہی وہ بخار ہے جو ۳ر روز یا اس سے بھی زیادہ دنوں تک قائم رہتا ہے اور اکثر حمی عفونیہ کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔

☆ حمی یوم تخمیہ (بدہضمی کا بخار) عموماً صفراوی مزاج والوں کو عارض ہوتا ہے۔

☆ حمی یوم ورمیہ (ورموں کا بخار): کبھی ایک دن کا بخار ایسے ورموں سے ہوا کرتا ہے جو بعض بیرونی اعضاء میں پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ اندرونی اعضاء میں جو ورم پیدا ہوتے ہیں ان سے

Scanned with CamScann

اکثر حمی عفونیہ ہوا کرتا ہے۔

☆ حمی یوم ورمیہ میں نبض سریع اور عظیم ہوتی ہے نیز قارورہ سفید آتا ہے۔

☆ حمی یوم شمسیہ (دھوپ کا بخار) میں نبض صغیر اور سریع چلتی ہے۔

☆ حمی یوم استحصافیہ (مسامات جلد کے بند ہونے کا بخار) میں نبض سریع چلتی ہے اور قارورہ زردی مائل یا سفیدی مائل ہوتا ہے۔

☆ حمی یوم شرابیہ، غذائیہ ودوائیہ (شراب غذا اور دوا کا بخار) میں قارورہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

☆ حمی یوم قشفیہ (یبوست جلد کا بخار): یہ ترک حمام کے باعث ہوا کرتا ہے۔

☆ حمی یوم نزلیہ وزکامیہ (نزلہ وزکام کا بخار) گرم قسم کے نزلہ وزکام سے پیدا ہوتا ہے۔

حمی دق

☆ مترادفات: تپ دق (باریک بخار)، الذبول (گھلنا)، السل والسلال (لاغری)۔

☆ تعریف: حمی دق وہ حرارت غریبہ ہے جو اعضاء اصلیہ کو بتدریج گھلاتی اور بدنی رطوبت کو فنا کرتی چلی جاتی ہے۔

☆ بقرط اور دیگر اطباء قدیم کے یہاں دق اور سل ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں کیونکہ انکے معنی لاغری وکمزوری کے ہیں۔

☆ حمی دق کے اسباب سابقہ میں حمیات محترقہ (جلانے والا بخار) اور حمیات متطاولہ (طویل المدتی بخار) شامل ہیں۔

☆ جالینوس کا قول ہے کہ "جب زلق الامعاء کی مدت دراز ہو جائے اور اسکے بعد حمی خفیفہ نمودار ہو اور کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ قلب اور نواحی قلب میں یبوست لاحق ہوگئی ہے تو حکم لگا دینا چاہیے کہ تپ دق ہے۔"

حمی دق کے تین درجات ہوتے ہیں۔

شیخ اور اکثر متقدمین ومتاخرین کے مطابق:

پہلا درجہ: اسے "دق" (باریک ہونا) کہتے ہیں، یہ وہ درجہ ہے جس میں حرارت غریبہ عروق کی رطوبتوں (Interavascular fluids) کو فنا کر چکی ہوتی ہے۔

دوسرا درجہ: اس درجہ کو "ذبول" (پگھلنا) کہتے ہیں، یہ وہ درجہ ہے جس میں رطوبت طلیہ (Exteracellular fluid) کو فنا کر چکی ہوتی ہے۔

تیسرا درجہ: اسے "مفتت" (ریزہ ریزہ کرنے والا) اور "مخشف" (بوسیدہ کرنے والا) کہا جاتا ہے، یہ وہ درجہ ہے جسمیں رطوبت اصلیہ یا رطوبت اسطقسیہ ورطوبت جو ہریہ (Interacellular fluid) حرارت غریبہ سے فنا ہونے لگتی ہیں۔

☆ ابو سہل مسیحی کے نزدیک:

پہلا درجہ (دق): جب رطوبت اصلیہ صرف گرم ہوتی ہے اور کچھ بھی فنا نہیں ہوتا ہے۔

دوسرا درجہ (ذبول): جب رطوبت اصلیہ فنا ہونے لگتی ہے مگر پورے طور پر فنا نہیں ہوتی ہے۔

تیسرا درجہ (مفتت ومخشف): جب رطوبت اصلیہ مکمل طور پر فنا ہو جاتی ہے۔

☆ صاحب کامل (مجوسی) اور حبیش کا نظریہ

پہلا درجہ یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی رگوں کی رطوبت فنا ہو جائے۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ گوشت جیسے نرم اور ڈھیلے اعضاء کی رطوبتیں فنا ہو جائیں۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اعضاء کے خانوں میں موجود شبنمی رطوبت فنا ہو جائے اور حرارت کا تعلق رطوبت اصلیہ یا رطوبت اسطقسیہ کے ساتھ ہو جائے۔

☆ پہلا درجہ یعنی دق میں نبض متواتر اور ضعیف ہوتی ہے۔

☆ حمی دق کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ کھانے کے بعد بدن کے اندر حرارت زیادہ ہو جاتی ہے۔

☆ پیشاب میں چکنائی کا ہونا اور اسہال ذوبانی حمی دق کا تیسرا درجہ یعنی مفتت کی علامتیں ہیں۔

☆ دواء دق بکری کے دودھ کے ساتھ دی جائے۔

☆ عرق ہرا بھرا حمی دق میں فائدہ دیتا ہے۔

☆ قرص کافورا اور قرص طباشیر دق اور اسہال دقی میں فائدہ مند ہے۔

☆ آب کدو حمی دق کے مریضوں کے لیے مفید ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ نسخہ غری السمک سل کے لیے مفید ہے۔

☆ گائے کا دودھ دق وسل اور پرانی خشک کھانسی کے لئے مفید ہے۔

☆ دق معوی کو دق بطنی، دق ماساریقی، سل بطنی، ذبول ماساریقی کہا جاتا ہے۔

☆ دق معوی اگر بچوں کو عارض ہو تو اسے دق الاطفال، سوکھا اور مسان کہتے ہیں۔

☆ دق الشیخوخہ یا دق الھرم (بڑھاپے کی دق) یہ دراصل بخار نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی لاغری ہے جس میں رطوبتوں کی تحلیل اور کمی کے باعث انسان کے مزاج میں خشکی غالب ہو جاتی ہے جس سے حرارت غریزیہ بجھ جاتی ہے۔

☆ دق الشیخوخہ میں حمی دق کے دوسرے درجہ یعنی ذبول کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

حمیات خلطیہ یا حمیات عفونیہ

حمی خلطیہ یا حمی عفونیہ: وہ بخار ہیں جن میں پہلے اخلاط متعفن ہو کر گرم ہو جاتے ہیں پھر یہ گرمی خون اور روح کے ذریعہ جرم قلب تک پھر قلب سے تمام اعضاء تک پھیل جاتی ہے۔

☆ علامہ نفیس کے نزدیک خلطی بخاروں کا سبب واصل (سبب قریب) عفونت مادہ ہے۔

☆ مادۂ عفونت کو نفیس نے مادہ معفنہ، علی گیلانی نے معفن غریب، محمود آملی نے مخالطات، عفونت، قرشی نے مادہ عفنیہ کہا ہے۔

☆ جب اخلاط عروق کے اندر متعفن ہوتے ہیں تو اس سے حمیات دائمہ (ہر وقت رہنے والا بخار) پیدا ہوتا ہے۔

☆ جب عروق سے باہر اخلاط متعفن ہوتے ہیں تو اس سے کبھی حمیات دائرہ (باری والے بخار) اور کبھی حمیات لازمہ ہوا کرتا ہے۔

☆ اورام عظیمہ یعنی بڑے قسم کے درموں میں خمی لازمہ ہوتا ہے۔

☆ بخار میں اخلاط کے تعفن کو جالینوس نے غلہ کے انبار سے تشبیہ دی ہے۔

☆ جن بخاروں کی باری روزانہ آتی ہے انہیں ''مواظبہ'' کہتے ہیں، جنکی باریاں تیسرے روز آیا کرتی ہیں انہیں ''غب (تیا)'' کہتے ہیں اور کنکی باریاں چوتھے روز آیا کرتی ہیں انہیں ''ربع یا چوتھیا'' کہتے ہیں۔

☆ حمیات خلطیہ یا عفونیہ کی ۴ قسمیں ہیں:

۱۔ صفراویہ ۲۔ دمویہ ۳۔ بلغمیہ ۴۔ سوداویہ

☆ پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں

۱۔ دائرہ ۲۔ دائمہ

☆ لرزہ ونافض اور قشعریرہ تمام خلطی بخاروں میں پایا جاتا ہے سوائے حمی مطبقہ یعنی حمی دائمہ اور بعض حمیات اورام کے۔

☆ حمیات نائبہ خواہ وہ مواظبہ ہو یا غب یا ربع اسکے تین درجات ہوتے ہیں۔

پہلا درجہ (سردی کا درجہ) سردی کی شروعات عام طور پر پشت سے ہوتی ہے۔

یہ درجہ عموماً ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوتا ہے لیکن دماغ یا کسی عضو میں اجتماع خون ہو تو سردی کا درجہ 4-5 گھنٹہ تک ہو سکتا ہے۔ اس بخار میں اکثر اندورنی اعضاء میں امتلاء دموی ہوتا ہے چنانچہ اگر دماغ میں خون زیادہ مقدار میں جمع ہو جائے تو قوما (سبات، بے ہوشی) یا ہذیان کی شکایت ہو جاتی ہے۔

۲۔ دوسرا درجہ (گرمی کا درجہ) یہ درجہ 3-4 گھنٹہ تک رہتا ہے۔

۳۔ تیسرا درجہ (پسینہ کا درجہ) پسینہ آ کر بخار اتر جاتا ہے۔

☆ تینوں درجوں کی مجموعی مدت عموماً ۱۱ ر گھنٹہ ہوتی ہے اور یہی باری کا زمانا کہلاتا ہے۔

☆ باری کا زمانہ کم از کم ایک گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ ر گھنٹہ ہوتا ہے۔

☆ حمایات عفونیہ کے دو بنیادی متضاد اصول علاج ہیں۔

۱۔ تسکین وتبرید

۲۔ مادہ کا نضج وتنقیہ

☆ سکنجبین عفونی بخاروں کے لئے ایک قدرتی نعمت ہے کیونکہ یہ منضج مواد اور مخرج مادہ کے ساتھ مبرد بھی ہے یعنی سکنجبین میں دو متضاد خوبیاں پائی جاتی ہیں لہذا اسکا استعمال باری کے وقت بھی کر سکتے ہیں اور سکون کے وقت بھی۔

☆ شیخ نے سفارش کی ہے کہ عفونی بخاروں میں ۷ روز تک صرف ماء الشعیر پلایا جائے اور سبزیوں و میوہ جات کے پانی ۷ روز کے بعد پلائے جائیں۔

Scanned with CamScanner

☆ اوائل بخار (حمی عفونیہ) کے مشترک تدابیر میں تلیین، تعریق، ادرار، قے شامل ہیں۔

☆ حمیات عفونیہ کے ابتدائی زمانہ میں تلسین کے مقصد سے سب سے پہلے ہلکا مسہل دیا جاتا ہے اسکے لئے گلقند بہترین شئی ہے کیونکہ یہ مسہل ہونے کے ساتھ مبرد اور مسکن حرارت بھی ہے۔

☆ شیخ نے تلیین کے مقصد سے شیر خشت کی سفارش کی ہے مگر تلیین کے لئے بجائے مسہل کے حقنوں کو پسند کیا ہے۔

☆ بخار کے ابتدائی زمانہ میں قے کرانا مفید ثابت ہوتا ہے عموماً باری کے وقت۔

☆ حمیات اجامیہ کی مشہور و معمولِ مطب دوا بر کین (کونین) ہے۔

☆ بقراط اور شیخ کے نزدیک اوائل بخار کے مشترک تدابیر کے بعد استفراغ تام کیطرف توجہ دینی چاہئے جسکے لئے منضجات پلانا ضروری ہے۔

☆ بقراط کا قول ہے کہ ''دواء مسہل ہمیشہ نضج مادہ کے بعد دینا چاہئے لیکن اگر مادہ مرض میں جوش و ہیجان ہو تو نضج کے انتظار کے بغیر مسہل دینا جائز ہے۔

☆ زکریا رازی کے نزدیک امراض حادہ میں استفراغ و اسہال کے لئے نضج کے انتظار کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی البتہ امراض مزمنہ میں نضج کے بغیر استفراغ کرنا جائز نہیں ہے۔ یہی اصول دورِ حاظر کے اطباء کا ہے۔

☆ اسہال کیلئے بہترین وقت وہ ہے جب کہ بخار اترا ہوا ہو یا بخار کے فترہ کا وقت ہو یا جس وقت حرارت سب سے کم ہو۔

☆ بخار میں باری کے دوران مسہل دینا ممنوع ہے۔

☆ ضعیف العمل اور مشترک النفع دواؤں کے نسخہ کو نسخہ خلل شکم کہا جاتا ہے۔

☆ بخار کی تشخیص نہ ہونے کی صورت میں نسخہ خلل شکم استعمال کرایا جاتا ہے۔

☆ شیخ نے صفراوی بخاروں میں ٹھنڈے پانی کو مفید بتایا ہے۔

حمی حادہ: وہ بخار ہے جس کی مدت بہت کم ہوتی ہے مگر بخار میں شدت بہت زیادہ ہوتی ہے جیسے حمی جدری۔

حمی مزمنہ: وہ بخار ہے جس کی مدت طویل ہوتی ہے یعنی ۳ رہفتہ سے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر بخار

میں کمی وزیادتی ہوتی رہتی ہے جیسے حمی دق (Tuberculosis)۔

حمی بسیطہ: وہ بخار جو ایک وقت میں ایک ہی قسم کا ہوتا ہے جیسے غب (صفراوی بخار)

حمی مرکبہ: وہ بخار ہے جس میں ایک سے زیادہ قسمیں ایک ہی وقت میں جمع ہو جاتی ہیں اور ایک ساتھ باقی رہتی ہیں جیسے حمی دق اور حمی اجامیہ کا ایک ساتھ لاحق ہونا۔

مدت کے لحاظ سے حمی حادہ کے اقسام تین ہیں۔

۱۔ حادہ جدا: وہ تیز بخار ہے جو ۴-۷ روز تک رہتا ہے جیسے حمی ذات الریہ (Penumonia)۔

۲۔ حادہ مطلقہ: وہ بخار جس کی مدت ۷-۱۴ روز تک ہوتی ہے جیسے حمی مفصلیہ (Rheumatic Fever)۔

۳۔ حادۃ المزمنات: وہ بخار ہے جو عام طور سے تین ہفتہ تک رہتا ہے جیسے حمی معویہ (typhoid Fever)۔

☆ حمی حادہ جدا میں غذائیں لطیف اور کم مقدار میں دی جائیں۔

☆ حمی حادہ میں بحران کے دن فاقہ کرانا یعنی ترک غذا کرانا چاہئے۔

☆ حمی حادہ مطلقہ میں غذائے متوسط استعمال کی جائے لیکن بحران کے دن تلطیف غذا برتی جائے۔

☆ حمی حادۃ المزمنات اور حمی مزمنہ میں تلطیف غذا نہ برتی جائے بلکہ اوسط درجہ کی غذائیں دی جائیں۔

☆ حمی حادۃ المزمنات اور حمی مزمنہ میں تلطیف غذا نہ برتی جائے بلکہ اوسط درجہ کی غذائیں دی جائیں۔

☆ اگر یہ نہ معلوم ہو سکے کہ بخار حاد ہے یا مزمن تو ایسی صورت میں تلطیف غذا اور تقلیل غذا ہی بہتر ہے۔

☆ بخار والوں کے لئے بہترین غذائیں وہ ہیں جو سیال اور رطب ہوں۔

☆ آب لوکاٹ حمیات صفراویہ میں مفید اور معمول مطب ہے۔

☆ شیخ کے مطابق سکنجبین اور ماء الشعیر ایک وقت میں ایک ساتھ نہ پلائے جائیں بلکہ دونوں

Scanned with CamScanner

کے درمیان ۲ گھنٹہ کا وقفہ ہونا چاہئے۔

☆ حمیات نائبہ میں بخار شروع ہونے کے وقت مریض کو سونے نہ دیا جائے البتہ بخار اترنے کے وقت نیند بہت مفید ہوتی ہے۔

☆ اگر بدنی درجہ حرارت 103°F یا اس سے زائد ہے تو حمیات حادہ کہلاتا ہے۔

☆ غسل بارد زیادہ تر حمی معوی میں کرایا جاتا ہے۔ اس میں ہر تیسرے گھنٹہ پر بدنی درجہ حرارت دیکھی جاتی ہے اور جب درجہ حرارت 102°F یا اس سے زیادہ ہوتا ہے تو غسل بارد کرا دیا جاتا ہے۔

☆ غسل بارد کے لئے استعمال ہونے والے پانی کا درجہ حرارت 70°F ہوتا ہے اور اس پانی میں مریض کو ۱۰۔۱۵ منٹ تک چھوڑ دیا جاتا ہے۔

☆ شیخ کے نزدیک جگر پر ٹھنڈی چیزوں کا نطول کرنا حمیات حادہ کے لئے بہت مفید عمل ہے۔

☆ شیخ نے حمیات حادہ میں پسینہ آنے کے وقت اور تحلیل مادہ کے وقت تبرید کرنے سے منع کیا ہے۔

امراض حمیہ سے مراد وہ امراض ہیں جن کے ساتھ بخار ہوا کرتا ہے۔ مثلاً ذات الریہ، ورم اغشیہ دماغ وغیرہ۔

حمیات صفراویہ

☆ حمیات صفراویہ کو غب اور حمیات اجامیہ کہتے ہیں۔ غب کی تین قسمیں ہیں۔

غب دائرہ (۲) غب لازمہ (۳) غب محرقہ

غب دائرہ کو "تجاری بخار تیا" کہتے ہیں۔ اس بخار میں باری تیسرے دن آتی ہے اور دو باریوں کے درمیان ۴۸ گھنٹہ کا وقفہ ہوتا ہے۔

☆ علامات وعوارض کے لحاظ سے غب دائرہ کی دو قسمیں ہیں (۱) غب خالص (۲) غب غیر خالص۔

☆ غب خالص کو یونانی میں طری طاؤس اور موجودہ دور میں ملیریا، حمی اجامیہ کہا جاتا ہے۔

☆ غب خالص میں ۴۔۷ دورے بخار کے آتے ہیں اور لرزہ کی مدت بہت قلیل ہوتی ہے۔

☆ اگر بخار کے دورے ۷ سے تجاوز کر جائیں اور لرزہ کی مدت لمبی ہو جائے تو اسے غب غیر

خالص کہتے ہیں۔

☆ غب خالص میں باری اکثر چھوٹی ہوتی ہے یعنی ۴۔۱۳ گھنٹہ لیکن زیادہ تر آٹھ گھنٹہ دیکھنے میں آتی ہے۔

☆ غب غیر خالص میں باری لمبی ہوتی ہے یعنی ۲۴۔۳۰ گھنٹہ تک ہوتی ہے۔

☆ غب دائرہ میں قارورہ سرخ اور ناری ہوتا ہے نیز تیز بودار ہوتا ہے۔

☆ غب دائرہ کی ابتدا میں نبض منخفض صغیر اور مختلف ہوتی ہے مگر زمانہ انتہاء میں نبض مختلف ہو جاتی ہے اور درجہ بخونت یعنی جب بخار چڑھ جاتا ہے تو نبض قوی سریع اور متواتر ہو جاتی ہے۔

☆ غب دائرہ میں دوسرے بخاروں کی بہ نسبت نبض زیادہ سریع ہوتی ہے۔

غب لازمہ کو حمی مفترہ (Remittant fever) کہتے ہیں جو کہ حمیات اجامیہ کی ایک شدید قسم ہے اس میں بخار کم وبیش ہر وقت رہتا ہے لیکن ہر تیسرے روز بخار میں شدت آجاتی ہے۔

☆ غب لازمہ کا سبب وہ مواد ہوتے ہیں جو حمی مواظبہ (بلغمی بخار) پیدا کرتے ہیں۔

☆ غب لازمہ میں فترہ کی مدت بہت کم ہوتی ہے۔ سردی کا درجہ اور پسینہ کا درجہ بھی بہت کم ہوتا ہے مگر گرمی کا درجہ بہت شدید ہوتا ہے۔

☆ ہونٹوں کا پھٹ جانا غب لازمہ (فترہ) کی مخصوص علامت ہے۔

☆ غب لازمہ کی مدت ۵ روز سے ۱۴ روز تک ہوتی ہے مگر بد پرہیزی یا مناسب علاج سے ۲۱ روز تک بخار رہ سکتا ہے۔

☆ غب لازمہ کا شبہ حمی معوی سے ہوتا ہے۔

☆ حمی مفترہ بہت شدید ہو تو نبض نہایت ضعیف ہو جاتی ہے۔

غب محرقہ (Hyperpyrexia) حمیات صفراویہ کی سب سے خطرناک قسم ہے۔

☆ جالینوس نے کہا ہے کہ "غب محرقہ کسی اور عضو میں صفراء کے اجتماع سے نہیں ہوتا بلکہ اس میں صفرا کا اجتماع خاص طور سے معدہ اور مقعر کبد میں ہوا کرتا ہے"۔

☆ رازی نے غب محرقہ کے متعلق یہ کہا ہے کہ "اس بخار میں دماغ، معدہ اور قلب جلنے بھننے لگتا

Scanned with CamScann

ہے اور اعصاب میں تشنجی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے"۔

☆ قرسیس سے مراد شدت پیاس کا کھانسی سے کم ہو جانا ہے۔ یہ علامت غب محرقہ میں پائی جاتی ہے۔

☆ غب محرقہ میں بچے اور جوان زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

☆ ہذیان (بکواس) غب محرقہ کی مخصوص علامت ہے۔

حمیات مرکبہ

غب مضاعف: یہ حمیات مرکبہ کی ایک قسم ہے جس میں ایک ہی دن میں غب کی دو باریاں آتی ہیں، ایک صبح کو دوسری شام کو۔

متبادل: جب ایک بخار موجود ہو اور دوسرا بخار آ جائے یا یہ کہ ایک کے اتر جانے پر دوسرا آئے تو اسے متبادل کہتے ہیں۔

تفارک: جب دو مختلف قسم کے بخار ایک ساتھ چڑھیں تو اسے تفارک کہتے ہیں۔

منعکسہ: جب کوئی بخار دو غبوں سے مرکب ہو اور دو روز متواتر آ کر تیسرے روز وقفہ کرے تو اسے منعکسہ کہتے ہیں۔

شطر الغب: یہ حمی مرکبہ کی ایک مشہور قسم ہے جو کہ دو خلطی بخاروں یعنی غب (حمی صفراویہ) اور مواظبہ (حمی بلغمیہ) سے مرکب ہوتا ہے۔

☆ شطر الغب ایسے بخار کو کہتے ہیں جس میں باری اگرچہ روزانہ آتی ہے مگر ایک دن کی باری صفراوی بخار جیسی شدید ہوتی ہے اور دوسرے دن کی باری بلغمی بخار جیسی خفیف ہوتی ہے۔

☆ شطر العب کے ترکیب کی ۴ صورتیں ہوتی ہیں۔

شطر الغب خالص: جب بخار لثقہ اور غب نائبہ سے مرکب ہوتا ہے تو اسے شطر الغب خالص کہتے ہیں جس میں ایک ہلکا بخار ہمیشہ قائم رہے گا اور دوسرے بخار کی شدید باری ہر تیسرے دن آیا کرے گی۔

☆ شطر الغب ایک طویل المدتی اور ردی بخار ہے جو اکثر ۹ رمہینہ اور کبھی ایک سال تک ہوتا ہے۔

☆ شیخ کے بقول تربوز حمیات صفراویہ میں نہایت مفید ہے۔

تربوز ملین، مدر، معرق ہے نیز گرمی کی حدت کو بھی توڑتا ہے۔

☆ سفوف ہندی غب محرقہ کے لئے نہایت مفید ہے۔

☆ مطبوخ آلو (جوشاندہ آلو بخارا) غب یعنی حمیات صفراویہ کے لئے نہایت مفید ہے۔

☆ مدد مسہل کا استعمال حمی صفراویہ میں بطور مسہل صفرا انتہائی فائدہ مند ہے۔

☆ مطبوخ ہندی، سفوف ست گلو، حب گلو، حب بھنگ، حب زہر مہرہ کا استعمال صفراوی بخاروں میں تپ لرزہ کو روکنے کے لئے بے حد مفید ہیں۔

☆ نیم چکیدہ کاسنی کا استعمال حمیات صفراویہ میں اس وقت فائدہ مند اور مؤثر ہوتا ہے جب کہ مسہلات کے بعد بھی بخار زائل نہ ہو۔

☆ تپ محرقہ کا اصول علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے تسکین و تبرید حرارت کی طرف متوجہ ہوں۔

☆ تپ محرقہ میں اگر بخار کے ساتھ غنودگی اور پیشاب و پاخانہ بند ہو جائے تو پہلے باسلیق کی فصد کھولیں۔

☆ تپ محرقہ میں پنڈلیوں پر سینگھیاں کھنچوانا سودمند ہوتا ہے۔

☆ شیخ کا قول ہے کہ "جن لوگوں میں تحلل زیادہ ہوتا ہے ان میں تپ محرقہ کی وجہ سے عموماً بولیموس ہو جاتا ہے"۔

☆ غب غیر خالص یعنی غب بلغمیہ کی سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ ابتداء مرض سے دو تین روز کے بعد خصوصاً باری کے شروع ہوتے ہی قے کرائیں اور مدرات کا استعمال بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔

☆ حب کر بخوہ شطر الغب میں تپ لرزہ کو روکنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

☆ قرص غافث شطر الغب اور پرانے بخاروں کے لیے مجرب ہے۔

حمی مواظبہ

☆ اس کو حمی بلغمیہ نائبہ یومیہ اور حمی بلغمیہ دائرہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں باری روزانہ آتی ہے۔

☆ حمی مواظبہ دراصل خلط بلغم کے خارج عروق معدہ ریہ دماغ اور دوسرے خاص مقامات میں متعفن ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ حمی مواظبہ کا اصل سبب بلغم زجاجی اور بلغم حامض ہوا کرتا ہے۔

☆ ضعف معدہ حمی مواظبہ کا خاصہ ہے۔

☆ حمی مواظبہ کی ابتداء میں نبض ضعیف منخفض صغیر اور متفاوت ہوتی ہے مگر آخر میں متواتر ہوجاتی ہے، بچوں اور بوڑھوں میں حمی مواظبہ کی نبض مختلف غیر منتظم ہوتی ہے۔

☆ حمی مواظبہ میں تنفس قوی متواتر ہوتا ہے۔

☆ حمی مواظبہ میں باری قارورہ شروع میں سفید اور رقیق ہوتا ہے مگر بعد میں قارورہ سرخ اور غلیظ ہوجاتا ہے۔

☆ حمی مواظبہ میں باری روزانہ دن کے ابتدائی حصہ میں آتی ہے اور اکثر رات میں بخار تیز ہوجاتا ہے۔

☆ حمی مواظبہ کی مدت حضانت بالعموم ۳-۱۲ دن ہوتی ہے۔

مواظبہ مضاعفہ:

جب ایک ہی دن میں حمی مواظبہ کی دو باریاں آجاتی ہیں تو اُسے مواظبہ مضاعفہ کہتے ہیں۔

☆ ابن سینا کے نزدیک حمی مواظبہ کی ابتداء میں تین اصول علاج اہم ہیں۔

(۱) تلیین اور قے خصوصاً باری کے وقت (۲) تلطیف مادہ بخار کے ۳ روز گزر جانے کے بعد مدرات دیئے جائیں۔ (۳) تلطیف غذا و تقلیل غذا۔

☆ حمی مواظبہ میں زمانہ ابتدا کے بعد بلغمی مادہ کا نضج و تنقیہ کیا جائے۔

☆ ابن سینا کے نزدیک حمی مواظبہ میں تلیین کی غرض سے گلقند سب سے بہتر ہے۔

☆ حمی مواظبہ میں تلیین اور قے سات روز تک کرائیں اس کے بعد تقویت معدہ اور نضج مادہ سات روز تک کرائیں اس کے بعد یعنی چودہ روز کے بعد تنقیہ کرائیں۔

☆ دواء التربد کو حمی مواظبہ میں بطور مسہل دینا مفید ہے۔

☆ شیخ کا قول ہے کہ "حمی مواظبہ میں ٹھنڈے پانی سے پرہیز کرنا چاہیے"

☆ حمی مواظبہ میں غذا دینے کا بہترین وقت وہ ہے جب کہ باری ہلکی پڑ چکی ہو یا باری ختم چکی ہو۔

حمی لثقہ

☆ اسے حمی لازمہ بلغمیہ یا حمی لازمہ لینہ کہا جاتا ہے۔

☆ بلغمی مادہ کے داخل عروق اور خارج عروق متعفن ہونے کی وجہ سے حمی لثقہ پیدا ہوتا ہے۔

☆ حمی لثقہ عموماً عورتوں، بوڑھوں اور نزلاوی مزاج والوں کو ہوا کرتا ہے۔

☆ حمی لثقہ میں بخار ہمیشہ رہتا ہے کسی بھی وقت نہیں اترتا البتہ بخار کم ہوجاتا ہے جس کی مدت یعنی فترہ ۶ ر گھنٹہ کا ہوتا ہے۔

☆ حمی لثقہ نہ سردی کے ساتھ چڑھتا ہے اور نہ پسینہ کے ساتھ اترتا ہے۔

☆ حمی لثقہ میں سحنہ میں امتلاء وانتفاخ پایا جاتا ہے۔

☆ حمی لثقہ میں ضعف لازمی طور سے ہوا کرتا ہے۔

☆ حمی لثقہ میں نبض صغیر اور لین ہوتی ہے۔

☆ حمی لثقہ میں قارورہ بہت ہی غلیظ، رنگین اور مکدر ہوتا ہے۔

☆ مناسب علاج نہ کرنے پر حمی لثقہ حمی دق میں منتقل ہوجاتا ہے۔

☆ حمی لثقہ حمی دق سے مشابہ ہوتا ہے۔

☆ حمی لثقہ ۱۴ روز اور اکثر ۲۰-۳۰ روز میں اسہال یا پسینہ کے ذریعہ بحران ہوکر ختم ہوجاتا ہے۔

☆ بلغمی بخاروں میں مفید اور موثر دوائیں: قرص ورد صغیر، قرص ورد کبیر، مطبوخ جید، سفوف تخم انجیر، قرص افسنتین، اجوائن آٹھ پہری، قرص غافث، زلال برنجاسف، نسخہ شکائی بادآورد، نسخہ خاکسی ہفت جوش، حب کر بخوہ۔

ربع دائرہ

☆ اس کو عام زبان میں چوتھیا بخار اور یونانی میں "مطیطر طاوس" کہا جاتا ہے۔

☆ ربع دائرہ ایک سوداوی بخار ہے جس میں باری عموماً چوتھے دن آتی ہے اور ایک باری سے دوسری باری کے درمیان ۷۲ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔

☆ ربع دائرہ کا سبب محترق خلط سودا ہے اور اکثر یہ دیگر خلطی بخاروں کے بعد ہوا کرتا ہے۔

☆ یہ عمر رسیدہ لوگوں میں کثیر الوقوع ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ طحال جگر اور عروق لمفاویہ ربع دائرہ میں پسینہ بہت کم آتا ہے۔

☆ دوسرے بخاروں کے بالمقابل ربع دائرہ میں پسینہ بہت کم آتا ہے۔

☆ ربع دائرہ کی ابتداء میں نبض صغیر ضعیف بطی متفاوت ہوتی ہے۔فترہ کے وقت نبض کا متفاوت ہونا حمی ربع کی خاص پہچان ہے۔

☆ حمی ربع میں عظم طحال لازمی ہے۔

☆ ربع دائرہ میں قارورہ رقیق مائی ہوتا ہے۔

☆ ربع دائرہ ایک مرض سلیم ہے نہ کہ مہلک۔

☆ ربع دائرہ اگر زیادہ دنوں تک قائم رہ جائے تو اس کا انجام استسقاء ہوا کرتا ہے۔

ربع دائرہ کی موثر دوائیں: پلاس پاپڑہ، حب شفاء، دوائے سم الفار، دوائے ہڑتال، معجون ربع، اکسیر تپ لرزہ۔

ربع مزدوج: جب ہر چوتھے روز ربع کی دو باریاں آجائیں تو اسے ربع مزدوج کہا جاتا ہے۔

ربع لازمہ

☆ اسے ربع دائمہ بھی کہتے ہیں۔

☆ ربع لازمہ بھی ایک سوداوی بخار ہے جس میں بخار ہمیشہ رہتا ہے مگر ہر چوتھے روز بخار میں شدت آجاتی ہے۔

☆ ربع لازمہ کا علاج یہ ہے کہ پہلے باسلیق کی فصد کھولیں اس کے بعد رگ صافن کی فصد کھولیں۔

☆ حمی خمس (پانچویں روز کی باری کا بخار) حمی سدس (چھٹویں روز کی باری کا بخار) حمی سبع (ساتویں روم کی باری کا بخار) دراصل حمی ربع کی قسمیں ہیں اور ان کا مادہ ربع سے زیادہ غلیظ ہوتا ہے۔

حمی غشیہ

☆ حمی غشیہ کو "حمی سباتیہ" بھی کہتے ہیں۔

☆ حمی غشیہ وہ بخار ہے جس میں بے ہوشی اور سبات (قوما) لاحق ہو جاتی ہے۔

☆ حمی غشیہ کا سبب بلغم یا صفرا کا متعفن ہونا ہے۔

☆ حمی غشیہ میں مادہ مرض کا اثر قلب و دماغ پر ہوتا ہے۔

☆ حمی غشیہ میں آنکھ کی پتلی پھیلی ہوئی غیر متحرک ہوتی ہے۔

☆ حمی غشیہ بلغمی کے دورے عموماً روزانہ آتے ہیں اور ضعف معدہ کی شکایت خاص طور پر ملتی ہے۔

☆ حمی غشیہ صفراوی کے دورے اکثر تیسرے دن آتے ہیں، اس میں نبض اور قوت بدنیہ صرف ایک دوروں میں ہی ساقط ہو جاتی ہے۔

انفیالوس یا افیالوس: یہ بھی حمی اجامیہ کی ایک قسم ہے جس میں بدن کے اندر سردی اور باہر گرمی محسوس ہوتی ہے۔

لیفوریا: وہ بخار ہے جس میں جسم کے اندر گرمی اور باہر سردی محسوس ہوتی ہے۔

☆ لیفوریا عام طور پر باری کے ساتھ آیا کرتا ہے۔

☆ انفیالوس اور لیفوریا کا علاج حمی مواظبہ کے اصول پر کیا جاتا ہے۔

افیالوس لیفوریا: ایسی حالت کا نام ہے جس میں جسم کے اندرونی و بیرونی دونوں حصوں میں گرمی و سردی دونوں کا احساس ہوتا ہے۔

حمی مطبقہ

☆ وہ بخار جو رات و دن یکساں طور پر چڑھا رہتا ہے اسے "حمی مطبقہ" کہتے ہیں۔

☆ حمی مطبقہ کا سبب خلط دم کا غلبہ اور تعفن ہے۔

☆ بلحاظ شدت و عوارض حمی مطبقہ کی دو قسمیں ہیں (۱) مطبقہ غلیانیہ (سخونیہ) (۲) مطبقہ عفونیہ

مطبقہ غلیانیہ: مطبقہ غلیانیہ کو حمی مطبقہ، حمی دمویہ لازمہ، شابہ، خونی بخار اور یونانی میں سونوخس کہتے ہیں۔

☆ رازی کے نزدیک حمی مطبقہ صفراوی بخار ہے جس میں خون متعفن ہو کر صفراء میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ جالینوس اور ابن سرابیون نے سونوخس یا حمی مطبقہ کو حمیات یوم کی قسموں میں شمار کیا ہے۔

☆ حمی مطبقہ غلیانیہ محض غلبہ خون کے باعث ہوا کرتا ہے اسی لئے عوارض نسبتاً خفیف ہوتے ہیں اور بخار کی مدت کم ہوتی ہے۔

☆ حمی مطبقہ غلیانیہ میں نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہے اور قارورہ سرخ وغلیظ ہوتا ہے۔

☆ حمی مطبقہ غلیانیہ بغیر لرزہ کے شروع ہوتا ہے اور اس کی مدت عموماً ۷ دن ہوتی ہے۔

☆ رازی نے کہا ہے کہ اگر حمی مطبقہ غلیانیہ میں تشنج پیدا ہو جائے اور عقل میں فتور لاحق ہو تو یہ موت کی علامت ہے۔

مطبقہ عفونیہ:

یہ درحقیقت خون میں عفونت لاحق ہونے کے سبب ہوا کرتا ہے اسی لئے عوارضات شدید ہوتے ہیں اور بخار کی مدت بھی دراز ہوتی ہے۔

☆ مطبقہ عفونیہ کو "حمی ربویہ" یا "دمہ والا بخار" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

☆ مطبقہ عفونیہ کی تین قسمیں ہیں۔(۱) متزائدہ (بڑھنے والا) (۲) متناقصہ (گھٹنے والا) (۳) متساویہ (یکساں رہنے والا)۔

حمی متزائدہ: اس کو "زائد فی الصعوبت" بھی کہتے ہیں۔اس میں عوارضات کی شدت دن بہ دن بڑھتی چلی جاتی ہے۔یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ بدن میں تحلل کی مقدار کم ہو اور خون کا تعفن زیادہ ہو۔

حمی متناقصہ: وہ بخار جس میں بخار کے ختم ہونے تک عوارضات کی شدت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔اس میں خون میں تعفن کم ہوتا ہے اور تحلل کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

حمی متساویہ: اسے "متشابہہ" اور "واقفہ" بھی کہتے ہیں۔یہ بخار شروع ہونے سے لیکر ختم ہونے تک ایک ہی حالت میں قائم رہتا ہے، یہ اس وقت ہوتا ہے جب تحلل اور تعفن دونوں مقدار میں برابر ہوں۔

☆ جالینوس نے تعفن الدم کی صورت میں فصد کو منع قرار دیا ہے۔

☆ حمیات اورام سے مراد وہ بخار ہیں جو رگوں کے باہر خون کے متعفن ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔

حمی معوی (Enteric Fever)

مترادفات: موتی جرہ، طیفودس، حمی طیفودیہ، مطبقہ بطنیہ، مطبقہ اسہالیہ، حمی سیریہ۔

☆ حمی معوی کا یونانی نام طیفودس ہے جس کے معنی مدہوشی کے ہیں۔

☆ شیخ کے نزدیک طیفودس حمیات بلغمیہ کی ایک خاص قسم لیفوریا یعنی صفراوی کو کہا جاتا ہے۔

☆ اگر یہ بخار بچوں کو عارض ہو تو اسے حمی مفترہ اطفال کہا جاتا ہے، یہ بچوں میں عموماً ہلکا ہوتا ہے۔

☆ حمی معوی کی دریافت سب سے پہلے ۱۸۵۱ء میں ہوئی۔

☆ یونانی نظریہ کے مطابق حمی معوی اک قسم کا مطبقہ بخار ہے جو خون کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ جدید طب کے مطابق حمی معوی ایک متعدی مرض ہے جس کا سبب ایک خاص جرثومہ Salmonella Typhosa ہوا کرتا ہے اور تعدیہ کا سب سے بڑا ذریعہ مریض کا پاخانہ ہوتا ہے۔

☆ حمی معوی میں نبض بطی لین اور مطرقی (ذوالقرعتین) ہوتی ہے۔

☆ حمی معوی میں قارورہ سیاہی مائل غلیظ ہوتا ہے۔

☆ حمی معوی کے بخار کا استر زینہ نما ہوتا ہے۔

☆ حمی معوی میں بخار کے ۶-۱۲ دن کے اندر سینہ، شکم، پشت پر سفید فام افراد میں گلابی دانے (Rose sports) اور ہندوستانیوں میں سفید چمکدار موتی کے مانند تخم خشخاش سے چھوٹے دانے نمودار ہوتے ہیں جو کہ حمی معوی کی ایک مخصوص علامت ہے۔

☆ حمی معوی کے دوسرے ہفتہ میں اسہال کی شکایت عام طور پر ہو جاتی ہے، براز رقیق بدبو دار اور زرد رنگ کا ہوتا ہے یعنی Pea soup stool خارج ہوتا ہے۔

☆ حمی معوی میں طحال عموماً بڑھا ہوتا ہے۔

☆ حمی معوی میں تثقب امعاء کی صورت میں نبض صغیر اور سریع ہوتی ہے۔

حمی سیریہ وہ بخار ہے جس کی علامتیں تو بہت ہلکی ہوتی ہیں مگر انجام خطرناک ہوتے ہیں۔

☆ حمی معوی کی موثر دوائیں: معجون مشرودیطوس، خمیرہ مروارید، شربت خشخاش، ماء الجبن۔

Scanned with CamScann

حمی مضرانیہ:

☆ یہ حمی معوی کی خفیف قسم ہے جس میں موت نسبتاً کم ہوتی ہے۔
اقسام: زحیری، صفراوی، کلوس یا بولن (ریوی) حداری، عنزی، تعفنی۔

☆ حمی مضرانیہ میں طحال بمقابلہ حمی معوی کے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

☆ حمی مضرانیہ میں نبض بہت زیادہ بطی ہو جاتی ہے۔

☆ حمی مضرانیہ میں دردِ شکم کثیر الوقوع ہے اسی وجہ سے اس کا اشتباہ ورم زائدہ اعور سے ہوتا ہے۔

حمی وبائیہ (Epidemic Fever)

☆ حمی وبائیہ کو حمی وافدہ اور وبائی بخار کہتے ہیں۔

☆ حمی وبائیہ میں نبض متواتر اور صغیر ہوتی ہے۔

☆ حمی وبائیہ میں قارورہ مائی رقیق اور زردی یا سیاہی مائل ہوتا ہے۔

☆ حمی وبائیہ میں براز نرم جھاگدار اور سیاہ خارج ہوتا ہے۔

☆ شیخ نے کہا ہے کہ "حمی وبائیہ سے متاثر جن مریضوں کے سانس میں بدبو ہوتی ہے وہ اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں"۔

☆ حمی وبائیہ میں شراب اور دودھ ممنوع ہے۔

چیچک

☆ اسے عربی زبان میں جدری، ترکی زبان میں چیچک اور ہندی زبان میں ماتا، ستیلا کہتے ہیں۔

☆ چیچک ایک نہایت شدید متعدی و وبائی مرض ہے جس میں پہلے تیز بخار ہوتا ہے اور عموماً ۳ روز بعد مخصوص قسم کے دانے جلد پر نکل آتے ہیں۔

☆ چیچک بچوں میں کثیر الوقوع ہے۔

☆ شیخ کے نزدیک چیچک گویا ایک قسم کا بحران ہے۔

☆ علامات وعوارضات کے لحاظ سے چیچک کے ۳ درجات ہوتے ہیں۔

۱۔ پہلا درجہ (بخار کا درجہ): اس میں حمی مطبقہ جیسا بخار ہوتا ہے، دردِ کمر اور قے خصوصاً پائی جاتی ہے۔

۲۔ دوسرا درجہ (دانوں کے نکلنے کا درجہ): ابتدائی مرض کے تیسرے دن سرخ رنگ کے چمکدار دانے بدن پر نکل آتے ہیں۔ ۳/روز کے بعد یہ دانے آبلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور ۷/ویں روز یہ آبلہ نما دانے پیپ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس کی معیاد ۷ دن ہوتی ہے۔

۳۔ تیسرا درجہ (درجہ انحطاط): یہ ابتدائے مرض کے ۱۰ یا ۱۱ روز کے بعد شروع ہوتا ہے جس میں چیچک ڈھل رہی ہوتی ہے۔

☆ چیچک کے دانے اگر موتی کے مانند ہوں تو یہ اچھی علامت ہے اگر بنفشی رنگ کے ہوں تو بری علامت ہے اور یہ اشارہ کرتا ہے کہ مریض عنقریب غشی میں مبتلا ہو جائے گا۔

چیچک کے اقسام: (۱) کمد واسود (میلی اور سیاہ) (۲) اصفر (زرد) (۳) بنفشی (۴) شدید الحمرہ (نہایت سرخ (۵) رصاصی (۶) ذوزوایا (۷) ہلالی (۸) مضاعف کبار (۹) عدسی (مسور کے مانند) (۱۰) اخضر (سبز) (۱۱) جاوَرسی (باجرہ کے مانند) (۱۲) اغبری (خاکی) (۱۳) زرنخی (منسیلہ) (۱۴) شوکیہ (کانٹے دار (۱۵) خشخاشیہ (۱۶) مرواریدیہ (چھوٹی مائی، کنٹھا مائی، چولا مائی)

مذکورہ بالا اقسام میں خشخاشی اور مرواریدیہ کے علاوہ سبھی قسمیں ردی اور خراب ہوتی ہیں۔

☆ چیچک کے اقسام بہ لحاظ عوارض: (۱) جدری متفرق (۲) جدری متصل (۳) جدری دموی (۴) جدری مہلک (۵) جدری خفیف۔

☆ جدری متفرق کو چھیدی چیچک اور جدری متصل کو گھنی چیچک بھی کہتے ہیں۔

☆ چیچک کا علاج ۳ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (۱) اندرونی علاج (دواء وغذا) (۲) بیرون علاج (دانوں کو صحیح کرنے کی تدبیر) (۳) اندرونی اعضاء کی حفاظتی تدابیر۔

☆ چیچک کی مفید دوائیں: شربت شقائق (شربت گل لالہ)، شربت کیوڑہ، قرص کافور۔

☆ چیچک کے مریض کے مکان کے دروازے پر نیم کی شاخ کا لٹکانا ایک قدیم دستور رہا ہے۔

☆ تملیح یعنی نمکین پانی کا چیچک کے دانوں پر چھڑکنے سے یہ دانے خشک ہو کر اچھے ہو جاتے

Scanned with CamScanner

ہیں۔

☆ ہندوستان میں اب Small Pox نہیں پایا جاتا ہے۔

حمیقاء

مترادفات: کنکر، پنساہا، باد آبلہ، خارکہ

☆ حمیقاء چیچک کی ایک خاص قسم ہے جس میں الگ الگ بڑے بڑے اور سفید دانے سطح جلد پر نمودار ہوجاتے ہیں، اس میں نہ تو بخار ہوتا ہے اور نہ ہی غشی اور سقوط قوت کا اندیشہ رہتا ہے۔

☆ شیخ کا قول ہے کہ "حمیقاء چیچک اور خسرہ کے درمیان کا ایک مرض ہے جو کہ بے خطر ہے"۔

☆ حمیقاء کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

نوع اول: اس میں پہلے خفیف بخار آتا ہے اور پھر ۲۴ گھنٹہ کے بعد سینہ گردن اور پشت پر چند سرخ دانے نمودار ہوجاتے ہیں دانے نکل آنے کے بعد بخار تیز ہوجاتا ہے، اس کے دانے ۴-۵ روز تک نکلتے رہتے ہیں۔

نوع ثانی: اس میں سارے دانے ایک وقت میں نکل آتے ہیں۔ یہ ایک ہفتہ میں ختم ہوجاتا ہے۔

☆ حمیقاء کے علاج کی ضرورت عموماً نہیں پڑتی ہے لیکن اگر کبھی ضرورت پیش آئے تو چیچک کی ہلکی تدبیریں استعمال کرائیں۔

خسرہ (Measles)

☆ خسرہ کو عربی میں حصبہ کہتے ہیں۔

☆ خسرہ کی ابتداء عموماً نزلہ وزکام سے ہوتی ہے۔ بقول شیخ اس میں ابکائیاں بہت آتی ہیں اور لازمی بخار پایا جاتا ہے۔

☆ خسرہ میں بخار کے چوتھے دن خشخاش یا باجرہ کے سائز کے دانے نکل آتے ہیں جو سطح جلد کے متوازی (Macular) ہوتے ہیں۔

☆ خسرہ کے دانے نکلنے پر بخار تیز ہوجاتا ہے اور دوسری علامات بھی کم ہوجاتی ہیں۔

☆ شیخ کا کہنا ہے کہ چیچک اور خسرہ دونوں وبا کی جنس سے ہیں۔

☆ ۹/ ماہ سے کم عمر کے بچے خسرہ میں مبتلا نہیں ہوتے۔

☆ خسرہ کے دانے ظاہر ہونے سے پہلے اکثر اوقات تالو میں نیز ہونٹوں کے اندرونی سطح پر سرخ نقطے نظر آتے ہیں جنہیں نذیرہ کہتے ہیں۔

☆ خسرہ میں نبض سریع ہوتی ہے۔

☆ خسرہ میں قارورہ سرخ غلیظ ہوتا ہے۔ اگر پیشاب تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیا جائے تو گدھے کے پیشاب جیسا ہوجاتا ہے۔

☆ ورم شعبۃ الریہ اور ذات الریہ خسرہ کا کثیر الوقوع عارضہ ہوتا ہے۔

☆ ردی خسرہ کی پہچان یہ ہے کہ دانے سخت، سبز رنگ کے یا بنفشی ہوتے ہیں۔

☆ شیخ کا کہنا ہے کہ جس خسرہ کے دانے نکل کر غائب ہوجائیں وہ غشی کا سبب بنتی ہے۔

☆ خسرہ میں رعاف بحرانی کا نمودار ہونا اچھی علامت مانی جاتی ہے۔

☆ وہ خسرہ جو ۱۴ دن سے تجاوز کر جاتی ہے اس کا شفا پانا ناممکن ہے۔ (اکسیر)

☆ تیل کی مالش خسرہ میں مناسب نہیں ہے۔

☆ شہد اور ترنجبین خسرہ میں ممنوع ہیں۔

حمراء

مترادفات: بادشاہیہ، حصبہ قرمزیہ، حمی قرمزیہ، حصبہ حمراء، حصبہ اجتماعیہ، سرخ بخار، سرخ خسرہ۔

☆ حمراء ایک متعدی مرض ہے جس میں پہلے بخار ہوتا ہے اس کے بعد ۱۲-۳۶ گھنٹہ کے اندر جلد پر سرخ نقطے یا دھبے نمودار ہوجاتے ہیں جن کی شروعات سینہ کے بالائی حصہ اور گلے سے ہوتی ہے۔

☆ حمراء کا سب سے اہم عارضہ ورم گردہ نیز ارغوانیہ (جلد کے ارغوانی دھبے) ہیں۔

☆ حمراء دراصل حمی طفحیہ کی ایک قسم ہے۔

☆ حمراء بچوں میں کثیر الوقوع ہے۔

☆ حمراء میں عموماً مدت حصانت کے عوارض کے بغیر مرض کا حملہ اچانک ہوا کرتا ہے۔ اور عموماً

Scanned with CamScanner

مجرائے بالا تنفس متورم ہو جاتا ہے۔
☆ حمراء میں سر کے اگلے حصے اور حلق میں درد ہوا کرتا ہے۔
☆ حمراء میں حلق نسبتاً زیادہ متاثر ہوتا ہے۔
☆ حمراء میں نبض سریع متواتر ہوتی ہے اور تنفس بھی سریع ہوتا ہے۔
☆ حمراء میں بول غسالی خارج ہوتا ہے۔
☆ حمراء کے اقسام: حمراء سادہ، حمراء خبیثہ یا سمیہ، حمراء خانقہ یا حمراء ذبحیہ، حمراء متقرحہ یا حمراء عفونیہ، حمراء دنینہ۔
☆ سنون احمر کا غرغرہ کرنا حمراء میں مفید ہے۔

حمیرا

مترادفات: حصبۃ المانیا، حصبہ فرنسا
☆ حمیراء کے عوارضات حمراء سے خفیف ہوتے ہیں۔
☆ مقدمہ یا نذیرہ حمیرا میں بالکل نہیں ہوتا ہے یا بہت ہی چھوٹا یعنی ۱۲ گھنٹہ کا ہوتا ہے۔
☆ حمیراء میں سب سے پہلے دانے نکلتے ہیں جو سرخ بیضوی یا گول اور سطح جلد سے اٹھے ہوئے (Papular) ہوتے ہیں۔ بخار اکثر غائب ہوتا ہے اور حمراء کی طرح دانوں سے بھوسی نہیں چھوٹتی ہے۔
☆ حمیراء کا انجام اکثر اچھا ہوا کرتا ہے۔

عامیہ ہذیانیہ

مترادفات: حمی رقطاء (چتی دار بخار)، حمی السفن (جہازوں کا بخار)، حمی قذرہ (گندہ بخار)، حمی سجون (قید خانے کا بخار)، عامیہ غاشیہ (ڈھانکنے والا، بیہوش کرنے والا بخار)، حمی قملیہ (جوؤں کا بخار)
☆ غاشیہ کا لفظ حمی معوی کے لئے خاص کیا گیا ہے۔
☆ عامیہ کا لفظ حمی ہذیانیہ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔
☆ عامیہ ہذیانیہ کا حقیقی سبب مخصوص اجسام خبیثہ ہیں جو جوؤں کے کاٹنے سے جسم میں داخل

ہوتے ہیں۔
☆ عامیہ ہذیانیہ ٹھنڈے ممالک میں عام طور سے بطور وباء پھیلتا ہے۔
☆ عامیہ ہذیانیہ میں نبض سریع، ضعیف اور صغیر ہوتی ہے۔ شدت مرض میں نبض مطرقی ہو جاتی ہے۔
☆ عامیہ ہذیانیہ کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ مرض دور ہونے کے بعد مریض بہت جلد طاقت اور فربہی حاصل کر لیتا ہے۔

قتماء

☆ قتماء کو ارجوانیہ بھی کہتے ہیں۔
☆ قتماء ایک جلدی مرض ہے جس میں چوٹ کے بغیر خون اور جریان خون کی خرابی سے جریان الدم پیدا ہوتا ہے جس سے جلد پر سرخ سیاہی مائل دھبے پڑ جاتے ہیں۔
قتماء کے اقسام: (۱) قتماء سادہ (خفیف قسم) (۲) قتماء نزافہ (شدید قسم) (۳) قتماء فجائیہ (قتماء واہمہ) (۴) قتماء حداریہ (۵) قتماء نابکہ (عصبیہ)
☆ قتماء کی مشہور قسمیں صرف ۲ ہیں۔ (۱) سادہ (۲) نزافہ
☆ قتماء فجائیہ زیادہ تر حمراء کے بعد عارض ہوتا ہے۔
☆ قتماء نابکہ (عصبیہ) بچوں میں کثیر الوقوع ہے۔
☆ قتماء سے شفایابی ۱۰-۱۲ دن میں حاصل ہو جاتی ہے۔

بحران

مترادفات: حکم فاصل (جالینوس)، الفصل فی الخطاب (ابن سینا)
☆ بحران کے لفظی معنی ہیں فیصلہ یا قول فیصل کے۔
☆ بحران کے دن کو یوم باحوریہ کہا جاتا ہے۔
☆ بحران زیادہ تر امراض حادہ میں ہوا کرتا ہے اور تحلل زیادہ تر امراض مزمنہ میں (شیخ)

ایام بحران:

(۱) چوتھا دن (۲) ۷ رواں دن (۳) ۱۱ رواں دن (۴) ۱۴ رواں دن (۵) ۱۷ رواں

Scanned with CamScanner

دن (۶) ۲۱ رواں دن (۷) ۳۲ رواں دن (۸) ۳۴ رواں دن (۹) ۳۷ رواں د (۱۰) ۴۰ رواں دن

☆ جالینوس کے نزدیک امراض مزمنہ میں. بحران نہیں ہوا کرتا ہے۔

☆ جالینوس کے نزدیک سب سے چھوٹے. بحران کی مدت ۲۷ گھنٹہ ہے۔

☆ حمیات اجامیہ کی بیشتر قسمیں بشکل. بحران ہی ختم ہوا کرتی ہے۔

انجام مرض کی چار صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱). بحران شافی مثلاً ذات الریہ (۲) تحلل جیسے حمی معویہ

(۳). بحران مہلک جیسے حمراء (۴) ذبول جیسے سل ودق

. بحران جید (بحران محمود): وہ. بحران ہے جس میں مرض اور طبیعت کے درمیان جنگ میں غلبہ طبیعت کو حاصل ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱). بحران جید تام (۲). بحران جید ناقص

. بحران ردی: وہ. بحران ہے جس میں طبیعت کو شکست حاصل ہوتی ہے اس کی ۲ قسمیں ہیں۔ (۱). بحران ردی تام (۲). بحران ردی ناقص

☆ . بحران ردی تام کا دوسرا نام عتب (ہلاکت) بھی ہے۔

☆ ورم اصل الاذن (Mumps) کے بعد ورم خصیہ (Orchitis) لاحق ہونا. بحران انتقالی ہے۔

. بحران اسہالی سے مراد وہ. بحران جس میں اسہال عراض ہوا اور اگر. بحران کی وجہ سے اسہال آئے تو اسے اسہال. بحرانی کہتے ہیں۔

یوم انزار اس دن کو کہتے ہیں جس میں چند ایسی علامتیں ظاہر ہوں جس میں یہ سمجھا جاسکے کہ اس کے بعد. بحران ہوگا۔

استفراغ

☆ استفراغ سے مراد نقصان دہ غیر طبعی مادوں کا بدن سے باہر نکالنا ہے۔

☆ حجامت اور ارسال علقی فصد کے قائم مقام ہے۔

☆ بچے فصد کے متحمل نہیں ہوتے ہیں اس لئے ان میں ارسال علقی اور حجامت کی جاتی ہے۔

☆ حب مبارک خاص طور پر مسہل صفراء ہے۔

☆ حب ایارج تینوں اخلاط یعنی سوداء، صفراء بلغم کو بدن کی گہرائیوں سے نکالتی ہے۔

☆ مغز جمالگوٹہ (حب السلاطین) غلیظ اخلاط کو بدن کی گہرائیوں سے نکال کر باہر کرتی ہے۔

☆ حارآبزن زیادہ سے زیادہ ۳ روز تک کرنا چاہئے۔

☆ ادرارِ بول (Diuresis) کا بنیادی مقصد خون سے پیشاب کے سمی مادوں کا تنقیہ کرنا ہے۔

شرائط استفراغ ۱۰ ہیں:

(۱) امتلاء (بدن کا اخلاط سے بھرا ہونا) (۲) مریض کا قوی ہونا

(۳) مرطوب المزاج ہونا۔ (۴) جثہ کے اعتبار سے مریض کا تندرست ہونا۔

(۵) اعراض لازمہ کا نہ ہونا۔ (۶) سن شباب

(۷) موسم ربیع وموسم خریف (۸) معتدل آب ہوا کا ہونا۔

(۹) آرام طلب پیشہ

(۱۰) جو شخص استفراغ کا عادی ہو اسے قوی استفراغ کرانا چاہئے۔

اصول استفراغ ۵ ہیں:

(۱) جو مادہ بلحاظ کیفیت یا بلحاظ مقدار نقصان دہ ہو اسی مادہ کا استفراغ کرنا چاہئے۔

(۲) استفراغ اسی قدر کرنا چاہئے جتنا کہ مریض متحمل ہو۔

(۳) جس طرح مادہ کا میلان ہو اس کا استفراغ اسی طرف کرانا چاہئے، جیسے متلی ہو تو قے کے ذریعہ، پیٹ میں مروڑ ہو تو اسہال کے ذریعہ استفراغ کرائیں۔

Scanned with CamScann

(۴) مادوں کو ہمیشہ اس کے طبعی راستوں سے خارج کریں۔

(۵) خون کے علاوہ ہر ایک مادہ کو خارج کرنے سے پہلے اس کا نضج (پکانا) ضروری ہے۔

استفراغ کے اقسام: فائدے اور اوقات

اقسام	اوقات	مخصوص فائدہ
۱۔ اسہال (Diarrhoea)	موسم ربیع سب سے بہتر ہے، اس کے بعد موسم خریف موسم گرما اور ربیع میں صبح سویرے موسم سرما اور خزاں میں طلوع آفتاب کے ۲رگھنٹہ بعد	امراض معدہ وامعاء امراض جگر مفاصل کے مادی امراض
۲۔ قے (Vomiting)	موسم گرما اور موسم بہار بہترین موسم ہیں۔ دن میں دوپہر کا وقت بہتر ہے	امراض معدہ امراض صدر امراض گردہ ومثانہ
۳۔ تعریق (Sweatining)	---	حمیات استسقاء سمن مفرط (obesity) اوجاع مفاصل
۴۔ ادرار (Diuresis)	---	امراض گردہ ومثانہ ومجرائے بول امراض جگر وجع المفاصل فالج امراض رحم امراض دمویہ

۵۔ تنفیث (Expectoration)	---	امراض ریہ ومجرائے تنفس امراض قلب
۶۔ فصد (Venesection)	قمری مہینوں کی درمیانی تاریخیں بہتر ہیں۔ دن میں چاشت کا وقت بہتر ہے۔ دموی امراض کے لئے موسم ربیع بہتر ہے۔	دموی امراض اوجاع
۷۔ حجامت (Cupping)	قمری مہینوں کی درمیانی تاریخیں۔ موسم گرما میں ڈیڑھ گھنٹہ دن چڑھے موسم سرما میں ۳ گھنٹہ دن چڑھے	امراض دمویہ امراض دماغیہ اوجاع
۸۔ ارسال علق (Leeching)	----	امراض جلد بالخصوص جرب خنازیر چنبل زہر بار نواسیر عسیر الاندمال زخم (Unhealed Ulcar) سرطان (Cancar) امراض دمویہ

نضج

نضج سے مراد یہ ہے کہ مادوں کو پکا کر نکلنے کے قابل بنایا جائے چنانچہ اس مقصد کے لئے غلیظ مادہ کو رقیق کیا جاتا ہے جیسے بلغم وسوداء، اور رقیق خلط کو غلیظ کیا جاتا ہے جیسے صفراء۔

☆ بلغمی وسوداوی امراض میں مسہل سے پہلے منضج دینا ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ صفراوی امراض میں منضج دینا مستحسن ہے مگر ضروری نہیں ہے۔

☆ دموی امراض میں منضج کے بجائے معدلات دم کے ذریعہ تعدیل دم کیا جاتا ہے۔

☆ امراض مزمنہ (Chronic Diseases) اور جن امراض کی مدت ۴۰ر دن سے زیادہ ہوتی ہے ان میں نضج دینا ضروری ہے۔

☆ وہ حادامراض (Acute Diseases) جن کی مدت ۷ر دن سے زیادہ ہوتی ہے ان میں بھی نضج دینا ضروری ہوتا ہے۔

☆ حادتی الغایت یعنی جن امراض کی مدت ۷ر دن ہو تو ان میں نضج کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔

☆ صفراء خالص کے نضج کے لئے ۳ر دن اور صفراء غیر خالص کے نضج کے لئے ۵ر دن درکار ہوتا ہے۔

☆ بلغم رقیق کے نضج کے لئے ۵ر دن اور بلغم غلیظ کے نضج کے لئے ۱۲ر دن کی ضرورت پڑتی ہے۔

☆ سوداء خالص کا نضج ۱۵۔۴۰ دن تک کرنا چاہئے۔

اسہال کے مقاصد:

(۱) مادی امراض کے مواد کو خارج کرنے کے لئے جیسے اورام۔

(۲) بخار کو کم کرنے کے لئے۔

(۳) شدید قبض اور قولنج دور کرنے کے لئے۔

(۴) رطوبت کو خارج کرنے کے لئے جیسے استسقاء۔

(۵) تنقیہ اخلاط (صفراء، بلغم، سودا)۔

(۶) ضغط الدم کو کم کرنے کے لئے۔

مسہل کے ممنوعات

(۱) حد درجہ حار یا بارد یا یابس مزاج اشخاص

(۲) احشاء میں ورم

(۳) آنتوں میں خشک براز یا زخم کا ہونا

(۴) حمل (چوتھے ماہ سے قبل اور ۷ر ویں ماہ کے بعد)

(۵) ایام حیض

(۶) ضعیف ونحیف اشخاص

(۷) اطفال وعمر رسیدہ

(۸) دائمی قبض

(۹) شدید موسم سرما، شدید موسم گرما

احکام مسہل

☆ حمیات یا ایسے امراض جن میں بخار لازم ہوتا ہے۔ ایک ہفتہ سے پہلے مسہل ہرگز نہیں دینا چاہئے۔

☆ یابس المزاج افراد کو ادویہ مسہلہ قویہ سے مسہل نہ دینا چاہئے بلکہ نرم اور لیسدار ادویہ سے مسہل دینا چاہئے۔

☆ مسہل سے ۳ر دن پہلے اور مسہل کے ۳ر دن بعد تک اسباب خفیفہ مجففہ مثلاً تکان جماع اور اعراض نفسانیہ قویہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔

☆ مسہل لینے کے بعد کم از کم ۴ر گھنٹہ تک پانی نہیں پینا چاہئے۔

☆ مسہل پینے والے کو اپنا معدہ اور قدم گرم رکھنا چاہئے۔

☆ مسہل نہار منہ دینا چاہئے۔

☆ اگر کسی مریض کا مزاج حار ہو اور معدہ بھی کمزور ہو تو اسے مسہل سے پہلے ایک گلاس آب انار یا آش جو پلانا چاہئے۔

Scanned with CamScann

فصد کی مشہور وریدیں

نام رگ	مقام	فوائد
۱۔ باسلیق (Basilic Vein)	اس رگ کو "تنورِ بدن" بھی کہتے ہیں یہ کہنی کے جوڑ کے قریب کلائی میں اندرونی جانب ہوتی ہے، یہ رگ بغل سے آتی ہے۔	ذات الجنب، درد معدہ، درد جگر، ورم جگر، درد طحال، بواسیر، ورم مقعد، ورم رحم، تمام بدن کی صفائی کیلئے مفید ہے۔
۲۔ قیفال (cephalic Vein)	اس کو "سرارو" کہتے ہیں کیونکہ اس کی فصد سر اور رو یعنی چہرہ کی صفائی کرتی ہے۔ یہ کہنی کے جوڑ کے قریب کلائی میں بیرونی جانب ہوتی ہے۔	سر و گردن کے امراض مثلاً سرسام دموی، درد گوش، رمد چشم، خناق، ورم حلق وغیرہ کے لئے اس کی فصد مفید ہے۔
۳۔ اکحل (Median cephalic Vein)	اس کو "ہفت اندام" بھی کہتے ہیں۔ یہ ورید کہنی کے جوڑ کے سامنے ہوتی ہے اور باسلیق و قیفال کی شاخوں کے ملنے سے بنتی ہے۔	گردن اور سر کے امراض مثلاً مالیخولیا۔ دردسر، ذات الصدر، شکم کے امراض کے لئے اس کی فصد مفید ہے۔
۴۔ حبل الذراع	یہ قیفال کی شاخ ہے۔ یہ کلائی کے جوڑ پر بیرونی جانب واقع ہوتی ہے۔	درد سینہ، درد دل، شوصہ میں مفید ہے۔
۶۔ اسلیم	اس کو "بے خطر رگ" بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا مقام ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے مابین ہے۔	داہنے ہاتھ میں امراض جگر کے لئے بائیں ہاتھ میں ورم طحال اور امراض قلب کے لئے مفید ہے۔

۷۔ صافن (Saphenous Vein)	اس کو "محفوظ رگ" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پنڈلی پر اندرونی ٹخنہ پر ہوتی ہے اور پاؤں کی پشت پر چند شاخوں میں تقسیم ہوتی ہے۔	درد پشت، ورم گردہ، احتباس حیض ورم خصیہ وجع المفاصل اور پنڈلیوں کے ورم میں اس کی فصد مفید ہے۔
۸۔ عرق النساء (Sciatic Vein)	ران کی بیرونی جانب سے ٹخنہ تک بیرونی ٹخنہ کے قریب اس کی فصد کھولی جاتی ہے یہ رگ گرہ دار اور پیچدار ہوتی ہے۔	عرق النساء (لنگڑی کا درد) دوالی، نقرس، دوار کے لئے مفید ہے۔

حجامت (Cupping)

حجامت سے مراد سینگھیاں لگوانا ہے۔ اس عمل میں جسم کے کسی مقام پر سینگھی رکھ کر بذریعہ دہن چوسا جاتا ہے۔

اقسام

(۱) حجامت مع الشرط (پچھنوں کے ساتھ سینگھیاں لگوانا)

(۲) حجامت بلاشرط یا حجامت سادہ (بغیر پچھنوں کے سینگھیاں لگوانا)

(۳) محجمہ ناری (گلاس لگانا)

احکام حجامت

☆ ۱۰ رسال سے کم اور ۶۰ رسال سے زیادہ عمر والوں کو حجامت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

☆ قمری مہینہ کی ابتدائی اور آخری تاریخوں میں حجامت جائز نہیں ہے۔

☆ غلیظ خون والے افراد کو حجامت سے پہلے حمام کرنا چاہئے۔

☆ حجامت کے بعد فوراً غذا نہ دی جائے مگر صفراوی مزاج والوں کو دودھ یا آب انار پینے کی اجازت ہے۔

☆ موٹے لوگوں میں حتی الامکان حجامت نہیں کرنی چاہئے۔

Scanned with CamScanner

حجامت کے مشہور مقامات اور فوائد

مقام	امراض
گدی	دردسر، سرسام، خناق، قلاع، رمد
پنڈلیاں	دردگردہ، ورم رحم، احتباس حیض
سُرین اور دونوں رانوں کے درمیان	عرق النساء، نقرس اور بواسیر۔
بالائے مقعد	سر وغیرہ بالائی اعضاء کی طرف بخارات کا اٹھنا۔
ہاتھ وپاؤں	دردسر، سرسام، شدت تپ، صعود بخارات
کولہوں کے مابین	ورم رحم، ورم مقعد، ورم خصیتین اور استحاضہ
شاخوں کے مابین	نفث الدم، دردشانہ، دردحلق
ناف کے اوپر	قولنج، دردمعدہ، دردرحم
زیر پستان	کثرتِ حیض ونفاس

چند امراض جن میں امالۂ مواد مفید ہوتا ہے

☆ امالہ سے مراد مادہ کے رخ کو پھیر دینا ہے یا مادہ کے بہاؤ (Flow) کو کسی جانب تیز کر دینا ہے۔

☆ تسکین درد کے مقصد سے اندرونی یا بیرونی طور پر ادویہ لاذعہ مثلاً کافور، ست پودینہ وغیرہ کے ذریعہ امالہ مواد کیا جاتا ہے۔

☆ تحلیل ورم کے لئے ادویہ کاویہ یا جونک یا پچھنوں کا استعمال کر کے امالہ مواد کیا جاتا ہے۔

☆ ورم اغشیہ دماغ کی صورت میں قوی حقنہ مسہلہ یا فصد کے ذریعہ امالہ مواد فائدہ مند ثابت ہوات ہے۔

☆ ورم غدد یا سلعات کو تحلیل کرنے کے لئے جلد بدن پر ادویہ لاذعہ، ادویہ کاویہ، ادویہ محمرہ کا استعمال کر کے امالہ مواد کیا جاتا ہے۔

☆ ادرار (Diuresis) کو روکنے کے لئے تعریق اور قے کو روکنے کے لئے اسہال کرا کے

امالہ مواد کیا جاتا ہے۔

تعریق کے مقاصد:

☆ تقلیل حرارت (حرارت کو کم کرنا)

☆ تنقیہ دم (خون کو فاسد اجزاء سے پاک کرنا)

☆ امالہ مواد (مادوں کا رخ پھیرنا)

☆ تغذیہ جلد

☆ ابتداء نزلہ میں پسینہ لانا مضر ہے البتہ شدید نزلہ کی صورت میں تعریق مفید ہے۔

☆ مزمن جلدی امراض مثلاً برص، چھیپ، نار فارسی مزمن، داء الصدف میں تعریق نہایت مفید ہے۔

ذرائع تعریق

(۱) تکمید حار (گرم نکور)(Hot Fomentation)

(۲) پولٹس (کسی آٹے کو پانی میں گوندھ کر گرم کر کے لگانا)

(۳) انکباب (بھپارہ) (Steam inhalation)

(۴) بخور (خشک دواؤں کی دھونی)

(۵) حمام گرم

(۶) حار آبزن

(۷) معرق دواؤں کا استعمال

Scanned with CamScann

فن معالجات پر اہم کتابیں اور ان کے مصنفین

اسمائے کتب	مصنفین
فردوس الحکمت	علی ابن ربن طبری
معالجات بقراطیہ	احمد ابن محمد طبری
علاج الاطفال	احمد ابن محمد طبری
کامل الصناعہ (کتاب الملکی، کتاب القوانین)	علی ابن عباس مجوسی
الامراض العسرۃ البرء	جالینوس
الحاوی فی الطب	ابوبکر محمد ابن زکریا رازی
امراض الحادہ	بقراط
کتاب المنصوری	ابوبکر محمد ابن زکریا رازی
سر الاسرار	ارسطو
کتاب الفاخر	ابوبکر محمد ابن زکریا رازی
الطب الملوکی	رازی
برء الساعہ	ابوبکر محمد ابن زکریا رازی
رسالہ فی امراض الصدر	نوح القمری
غنی منی	نوح القمری
رسالہ فی الحمیات	نوح القمری
کتاب الماۃ	ابوسہل مسیحی
القانون فی الطب (تیسری اور چوتھی جلد)	شیخ بوعلی ابن حسین ابن سینا
ذخیرہ خوارزم شاہی (۵ سے ۷ویں جلد)	اسمٰعیل جرجانی
کتاب المختارات فی الطب (دوسری سے پانچویں جلد)	ابن ہبل بغدادی
کتاب التیسیر فی المداۃ والتدبیر	ابومروان عبدالملک ابن زہر
تذکرہ اولوا الالباب (تیسری جلد)	داؤد انطاکی

الاسباب والعلامات	نجیب الدین سمرقندی
شرح الاسباب والعلامات	نفیس ابن عوض کرمانی
معالجات نفیسی	نفیس ابن عوض کرمانی
طب اکبر	حکیم اکبر ارزانی
الاقسرائی	جمال الدین اقسرائی
اکسیر حکمت	حکیم محمد تونسی
طب یونانی (جامع الفوائد)	حکیم یوسفی
مجمع البحرین	حیدر علی خان
علاج الامراض	حکیم محمد شریف خان
کتاب الکناش فی الطب	فولس الاجانیطی
کتاب علل النساء	فولس الانیطی
کتاب فی الاستسقاء	سرجیوس راس عینی
مقالہ فی الاستسقاء	نوح القمری
کناش	تیاذوق
کتاب فی امراض العین	ماسرجویہ بصری اسرائیلی
کتاب العشر مقالات فی العین	حنین ابن اسحٰق عبادی
کتاب فی علاج الامراض (زاد المسافر)	ابن الجزار
فصول بقراطیہ	بقراط
ایبذیمیا	بقراط
کتاب المنی	بقراط
رسالہ فصد	علی بن ربن طبری
شرح فصول بقراطیہ	قرشی
السہر	قسطا بن لوقا
رسالہ فی مرض الربو	موسیٰ بن میمون

Scanned with CamScann

اختیارات قاسمی (دستور الاطباء) تیسرا جلد	ابوالقاسم فرشتہ
بیاض مجربات	حکیم عبدالعزیز
مجربات عزیزی	حکیم عبدالحکیم
مالا یحضرہ الطبیب	حکیم عبدالحکیم
کامل التشخیص	حکیم سعید امروہوی
کتاب التشخیص	صادق حسین طور
اکسیر اعظم	حکیم محمد اعظم خاں
رموز اعظم	حکیم محمد اعظم خاں
محسن المجربات	حکیم محبوب عالم باسو
ترجمہ کبیر	حکیم کبیر الدین
جامع الجوامع (چوتھا اور پانچواں حصہ)	حکیم علوی خاں
تذکرۃ العلاج	حکیم علوی خاں
قوانین علاج	حکیم علوی خاں
الجذام	ابن ماسویہ
الجبر والخلع	بقراط
تدبیر الناقہین	حنین بن اسحق
خلاصۃ التجارب	حکیم علوی خاں
رسالہ جودیہ	ابن سینا
کتاب القولنج	ابن سینا
کتاب المیامیر	جالینوس
حیلۃ البرء	جالینوس
امراض جلد و علاج نبوی	خالد غزنوی

چند امراض کی مدت حضانت

(Incubation Period)

امراض	مدت حضانت
(۱) انف العنزہ (Influenza)	۱۸-۷۲/گھنٹہ
(۲) جمرہ (anthrax)	۱-۳/دن
(۳) ہیضہ (Cholere)	۱-۵/دن
(۴) زحیر جراثیمی (Bacillary Dysentry)	۱-۷/دن
(۵) خناق (Diphtheria)	۲-۶/دن
(۶) طاعون غددی (bubonic Plague)	۲-۷/دن
(۷) طاعون عفونی (Septicaemic Plague)	۲-۷/دن
(۸) طاعون ریوی (Pneumonic Plague)	۱-۳/دن
(۹) حمی معوی/حمی طیفودیہ (Typhoid Fever)	۱۰-۱۴/دن
(۱۰) حمی اصفر (yellow Fever)	۳-۶/دن
(۱۱) ڈینگو بخار (Dengue Fever)	۳-۱۰/دن
(۱۲) کزاز، طاطانس (Tetanus)	۲-۱۰/دن
(۱۳) تخمہ (food Poisoning)	
(الف) Staphylococcal	۱-۶ گھنٹہ
(ب) Clostridium Perfringens	۶-۲۴ گھنٹہ
(ج) Salmonella	۱۲-۲۴ گھنٹہ
(د) botulism	۱۲-۳۶ گھنٹہ
(۱۴) خسرہ (Measles)	۱۰/دن
(۱۵) لیپٹو اسپائروسس (Leptospirosis)	۱۰/دن

Scanned with CamScann

(۱۶) حمی اجامیہ (malaria)	۱۰/دن سے زیادہ
(الف) Pl.Vivax	۸۔۱۷دن
(ب) Pl.Falciparum	۱۲(۹۔۱۴)دن
(ج) Pl. ovale	۱۷/دن
(د) Pl. Quarten	۲۸/دن
(۱۷) شہیقہ (Pertusis)	۷۔۱۴/دن
(۱۸) پولیو (Polio)	۷۔۱۴/دن
(۱۹) حمیٰ ق (Q-fever)	۷۔۱۴/دن
(۲۰) چیچک (Chicken Pox)	۲۔۳ہفتہ
(۲۱) جرمنی خسرہ (Rubella)	۲۔۳ہفتہ (۱۸/دن)
(۲۲) نکاف (Mumps)	۲۔۳ہفتہ (۱۸/دن)
(۲۳) Amoebiasis	۲۔۴ہفتہ
(۲۴) ورم کبد ویروی "الف" (Viral Hepalitis-A)	۱۵۔۴۵دن یا ۲۔۶/ہفتہ اوسطاً ۲۵۔۳۰/دن
(۲۵) ورم کبد ویروی "ب" (Viral Hepatitis-B)	۴۵۔۱۸۰/دن یا ۶/ہفتہ سے ۶/ماہ
(۲۶) آتشک (Syphilis)	اوسطاً ۶/ہفتہ
(۲۷) تدرن یا دق (Tuberculosis)	ہفتوں سے لیکر مہینوں تک
(۲۸) حمی اسود/کالا آزاد (Kala-Azar)	۱۔۴مہینہ (۱۰/دن۔۲/سال)
(۲۹) Filariasis	۸۔۱۶/ماہ
(۳۰) فیل پا (Elephantiasis)	۱۰/سال
(۳۱) دیدان حیات (Ascariasis)	تقریباً ۲/ماہ
(۳۲) سوزاک (gonorrhcoea)	۲۔۱۰/دن

(۳۳) جذام (Leprosy)	۳۔۵/سال
(۳۴) علت نقص مناعت کسبی (AIDS)	چند مہینوں سے لیکر ۶/سال

☆ کزاز نوزائدہ کو 8th day Disease بھی کہتے ہیں۔

☆ ہیضہ کا دوسرا نام Riverine Disease بھی ہے۔

☆ Chagas Diseas کو Poverty Diseas بھی کہا جاتا ہے۔

☆ ورم شعب الریہ مزمن (Chronic Bronchitis) کو English Diseasekoh کہا جاتا ہے۔

☆ Ancylostomiasis کو Farmers Disease بھی کہتے ہیں۔

چند اہم دوائیں

- ☆ موز سے مراد کیلے کی پھنی کا اگلا پھول ہے جو شکل میں صنوبری اور سرخ رنگ کا ہوات ہے۔ اسے اردو میں کبوتر کہتے ہیں۔
- ☆ سک آملہ ایک خوشبودار مرکب ہے۔
- ☆ نمک نفطی۔ سیاہ رنگ کا بدبودار نمک۔
- ☆ فرفیون ایک درخت کا دودھ ہے جو تمام درختوں کے دودھ سے زیادہ گرم ہوتا ہے۔
- ☆ قسب ایک قسم کا لیسدار چھوہارا ہے۔
- ☆ دواء الشفاء ایک بوٹی ہے جو بہت زیادہ مسکن اعصاب اور منوم ہے مگر یہ قابض نہیں ہے۔
- ☆ اسپغول مسکن اور قابض ہے نیز ملین شکم بھی ہے۔
- ☆ تخم سنبھالو کو تخم فقد بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ نسل کو گم کر دیتا ہے۔
- ☆ میفختج کے معنی انگور کا جوشاندہ ہے اور یہی رب انگور ہے۔
- ☆ اصطمخیقون ایک مرکب گولی ہے۔
- ☆ کیکج جنگلی کرفس کی ایک قسم ہے۔
- ☆ حصرم کے معنی کچے انگور والی دوا کے ہیں۔
- ☆ ریباس ایک درخت ہے جس کو بڑ کو ریوند کہتے ہیں۔
- ☆ سوری ناج سرخ کہتے ہیں سرخ پھٹکری کو۔
- ☆ قیصوم برنجاسف کی ایک قسم ہے۔
- ☆ شاہ لوج آلو بخارا کی ایک قسم ہے۔
- ☆ انجدان درخت ہینگ کی جڑ کو کہتے ہیں۔
- ☆ غرب بید کی قسم کا ایک درخت ہے۔
- ☆ شوکران پہاری بھنگ کو کہتے ہیں۔
- ☆ سنج معرب ہے سنکھ کا جو سیپ اور کوڑی کے مانند دریائی جانور کا خول ہے۔
- ☆ دارِ سیشعان کانپھل کا دوسرا نام ہے۔

- ☆ علک البطم دراصل حبۃ الخضرا کا گوند ہے۔
- ☆ خندیقون پرانی شراب کا نام ہے جس میں سونٹھ، الائچی کلاں، الائچی خرد، لونگ، دارچینی، فلفل سیاہ، شہد کے ہمراہ جوش دئے گئے ہوں۔
- ☆ اثاناسیا کے معنی منفذ یعنی نفوذ کرنے والی دوا کے ہیں۔
- ☆ سنجرینیا ایک معجون کا یونانی نام ہے جو استسقاء طبلی (واستسقاء یابس) میں استعمال کیا جاتا ہے۔
- ☆ فقاع (بوزہ) ایک قسم کی ہلکی شراب ہے جس میں نشہ نہیں ہوتا یا نشہ بہت کم ہوتا ہے اور جَو وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔
- ☆ دقاق کندر سے مراد کندر کا برادہ ہے جو بغیر پسے ہوئے محض کندر کے چھاننے سے نکلتا ہے۔
- ☆ شربت وردمکرر وہ شربت ہے جس میں گلاب کے پھول مکرر اور دوبارہ ڈال کر تیار کیا جاتا ہے۔
- ☆ نیشوق کا مترادف نام ہے آلو بالو یا آلوچہ۔
- ☆ حاشا پہاڑی پودینہ کو کہتے ہیں۔
- ☆ شراب ریحانی ایک قسم کی خوشبودار شراب ہے۔
- ☆ حب قوقایا ایک قوی مسہل گولی ہے۔
- ☆ ثافسیا کہتے ہیں حداب پہاڑی کے گوند کو۔
- ☆ غالیہ ایک خوشبودار دوا ہے جو بدن پر ملی جاتی ہے اور سنگھائی بھی جاتی ہے۔
- ☆ کنکرزد ایک درخت (جس کو، ہندی میں کنکر اور عربی میں حرشف کہتے ہیں) کا گوند ہے جو کہ نہایت دست آور ہے۔
- ☆ سردار وہ دواء مسفوف ہے جو کسی جوشاندہ وغیرہ پر اوپر سے ڈالی جاتی ہے۔
- ☆ دواء الشفاء کو چھوٹا چندر کہتے ہیں، یہ ایک بوٹی کی جڑ ہے۔
- ☆ غورہ انگور خام کو کہتے ہیں۔
- ☆ زعرور میوہ کی ایک قسم ہے۔
- ☆ ریباس کی تاثیر غورہ یعنی انگور خام یا انگور ترش کے مانند ہوتی ہے۔

Scanned with CamScann

☆ جلاب معرب لفظ ہے گلاب کا جو ''گل'' اور ''آب'' سے مرکب ہے۔ اسکا اصطلاحی معنی ہے وہ شربت جو شکر اور گلاب سے یا شہد اور گلاب سے تیار کیا گیا ہو۔

نسخہ حریرہ مغز بادام والا:

مغز بادام شیریں، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم تربوز، نشاستہ صمغ عربی، تخم خشخاش پانی میں پیس کر شیرہ نکال کر روغن گاؤ میں چرب کر کے کھائیں۔

☆ برکین (کونین) ایک درخت کی چھال کا جوہر ہے۔

نسخہ خلل شکم:

گل بنفشہ (۷/ماشہ)، مویز منقی (۹/دانہ) بادیان، بیخ کاسنی (۷/ماشہ) گاؤزبان (۵/ماشہ) بشکل خیساندہ ہمراہ خمیرہ بنفشہ (۶/ماشہ) صبح استعمال کرائیں۔

نسخہ چکیدہ کاسنی:

تخم کاسنی ایک تولہ کو نیم کوب کر کے رات کے وقت نیم گرم پانی میں بھگوئیں، صبح کے وقت چارتہ کی صافی (باریک کپڑا) میں رکھ کے سات مرتبہ ٹپکائیں۔

☆ رازی کا قول ہے کہ ''جس طرح دنیا کے لئے شمالی ہوا بارد ہے اسی طرح بدن کے لئے کافور بارد ہے کیونکہ کافور بدن میں بغایت سردی و خشکی پیدا کرتا ہے اور عفونت کا دشمن ہے۔

☆ باسلیقون یونانی لفظ ہے جس کے معنی بادشاہ کے ہیں۔

☆ بادروج کہتے ہیں جنگل تلسی کو۔

☆ فلد فیون اور سورنجان ایک مرکب دوا ہے۔

☆ اندرائن (حنظل) بڑی قوت کے ساتھ مادہ کو جذب کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ غلیظ بلغم اور کالے پت یعنی مرہ سودا کا محلل اور قاطع بھی ہے۔

☆ مرہم باسلیقون گوشت پیدا کرتا ہے اور زخموں کو بھرتا ہے خاص کر عصبی اعضاء میں۔

☆ رامک عصارہ آملہ کا ایک خوشبودار مرکب ہے۔

☆ علک الانباط کہتے ہیں درخت پستہ کے گوند کو۔

☆ طراثیث ایک بوٹی ہے۔

☆ خرنوب ایک خاردار درخت کی پھلی ہے۔

☆ نسخہ سفوف جھاڑ: باؤبڑنگ، کف دریا، نمک لاہوری، بہروزہ خشک۔

نسخہ سفوف سمیٹ: تج، گچ کہنہ، مائیں خورد، مازو سبز، ہیراکسیس، پوست انار۔

☆ معجون غیاثی ''سوطیرہ'' کے نام سے مشہور ہے۔

☆ قطران ایک قسم کا سیاہ بدبودار روغن ہے جو درخت وغیرہ سے نکلتا ہے اور اونٹوں، کی خارش میں جسم پر ملایا جاتا ہے۔

☆ نفط ایک قسم کا تیز بو والا روغن ہے جو زمین سے نکلتا ہے یعنی مٹی کا تیل۔

☆ طلاء محمر سے مراد وہ طلاء ہے جو خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے جس سے عضوء سرخ ہو جاتا ہے۔ جیسے زفت، گوگل، عاقر قرحا۔

☆ سورنجان دو جوہروں سے مرکب ہے۔ ایک جوہر مسہل ہے اور دوسرا قابض۔ مسہل جوہر تنقیہ کرتا ہے اور قابض جوہر جوڑوں میں تقویت بخشتا ہے۔ (نفیس)

☆ بلبوس یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی جنگلی پیاز کے ہیں۔

سفوف مجوسی کے اجزا: سنائمکی، سورنجان، شیطرج ہندی، زعفران، شکر۔

☆ برگ نیم سبز زخموں کے گلے سڑے اجزاء کو کھا کر صحیح و سالم گوشت کو بہت جلد نمایاں کر دیتا ہے۔

☆ قلقطار پھٹکری کی زرد اور سنہری قسم ہے۔

☆ اترج کو ہندی میں گھٹا اور بجورا کہتے ہیں۔ اس کے چھلکے میں ہلکی سی زردی ہوتی ہے۔

☆ طلاء اس چیز کا نام ہے جو کسی عضوء پر لگائی جاتی ہے مگر طلاء پتلی چیزوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ جو انگلی سے لگ کر چلی آتی ہے اور ضماد گاڑھی چیزوں کیلئے بولا جاتا ہے جو انگلی سے لگ کر نہیں آتیں۔

☆ مامیثا ایک قسم کی بوٹی ہے۔

☆ یبروج کا دوسرا نام بیخ لفاح ہے جس کا ہندی نام لچھمنا لچھمنی اور انگریزی نام بلاڈونا ہے۔

☆ بقراط کی تحقیق کے مطابق ماء الشعیر میں دس خوبیاں ہیں۔

ا۔ ماء الشعیر سرد ہے، خلطوں کو نضج دیتا ہے اور پکاتا ہے۔

Scanned with CamScann

۲۔ جلے ہوئے اخلاط کو خارج کرتا ہے۔
۳۔ معدہ کو صاف کرتا ہے۔
۴۔ تمام بدن میں بآسانی نفوذ کر سکتا ہے۔
۵۔ لذیذ ہے یعنی نہ کڑوا ہے نہ کھٹا۔
۶۔ غذاء معتدل ہے۔
۷۔ پیاس کو تسکین دیتا ہے۔
۸۔ فاسد اخلاط کو جوش و ہیجان میں نہیں لاتا۔
۹۔ نفخ پیدا نہیں کرتا۔
۱۰۔ ماء الشعیر بذاتِ خود معدہ میں نہیں پھولتا۔

☆ قسط کو کوٹھ کہا جاتا ہے۔
☆ علامہ نفیس کے نزدیک ایارج کے معنی دواء الٰہی کے ہیں مگر اسے دواء شریف اور دواء مصلح بھی کہا جاتا ہے۔
☆ ایارج تمام دواؤں میں پہلا مسہل ہے۔
☆ جب شبیار ایک مسہل دواء ہے۔ شبیار کے معنی ہیں رات کے دوست۔ چونکہ یہ دوا رات کے وقت ہی استعمال کی جاتی ہے تا کہ بیداری اور حرکت دونوں مسہل کے فعل کو کمزور نہ کردے۔

اجزاء دواء دق:

بلادر مدبر، گلو، طباشیر، الائچی، فلفل سیاہ، (ایک ایک تولہ) باریک کھرل کر کے رکھ لیں۔

☆ طلاء زرد کا نسخہ حکیم حنین ابن اسحاق نے تجویز کیا تھا۔
☆ بسفائج معرب ہے بست پایہ (بیس پیر) سے۔ یہ ایک جڑ ہے جس میں بہت زیادہ ریشے اور شاخیں ہوتی ہیں ہندی میں اسے کھنگالی کہتے ہیں۔
☆ شبرم ایک زہریلی بوٹی ہے۔

نسخہ دوائے خاص:

سیماب، کتھ، گندھک آملہ سار، فلفل سیاہ ہر ایک ۴ر ماشہ۔
نسخہ جوہر کلاں: رسکپور، سم الفار، دار چکنہ، پارہ، شنگرف ہر ایک ۲ر ماشہ، شراب ارتولہ۔
نسخہ جوہر رسکپور: رسکپور، دار چکنہ، سم الفار (ہر ایک ارتولہ) شراب برانڈی (۵ر تولہ)۔
نسخہ حب سیماب: مصطگی، عاقر قرحا، سیماب ہر ایک ۶ر ماشہ، سم الفار ار ماشہ، عرق لیموں میں کھرل کر کے سیاہ مرچ کے برابر گولی بنائیں۔
نسخہ مرہم مختصر: نیلا تھوتھا ۶ر ماشہ ۱۰ ابار دھویا جائے، گھی ۶ر تولہ ملا کر مرہم بنائیں۔
نسخہ جوہر آتشک: رسکپور ۲ر تولہ توتیا ارتولہ، شراب برانڈی ڈیڑھ پاؤ میں کھرل کر کے جوہر اتاریں۔
☆ بخور سیماب خصوصاً آتشک کے درجہ سوم میں مفید ہے۔
نسخہ بخور آتشک: عاقر قرحا ارتولہ کتھ سفید ارتولہ، سہاگہ ارتولہ، فوفل قدیم ارتولہ، توتیائے سبز ارتولہ، شنگرف رومی ارتولہ۔
نسخہ ضماد جبر: مسور، گل ارمنی، اقاقیا، آب آس۔
☆ برغست ایک بوٹی ہے۔ یہ ایک قسم کا ساگ ہے۔
☆ قاقلی ایک بوٹی ہے۔ یہ چنے کی اقسام سے ہے۔ یہ اشنان کے مانند مگر اس سے بڑی ہوتی ہے، اس سے کھار بنایا جاتا ہے، قاقلی حد درجہ کا جالی ہے۔
☆ یبروج الصنم کو سراج القطرب اور لچھمنی کہتے ہیں۔
نسخہ مدد مسہل: ترنجبین، شربت دینار، شربت ورد مکرر (ہر ایک ۴ر تولہ) عرق گاوزباں ۵ر تولہ۔
نسخہ دواء الترید: زنجبیل، مصطگی ہر اک ۳۵ر ماشہ، تربد ۵ر تولہ، قند سفید ہموزن۔
☆ سانپ کے گوشت میں فاسد مواد کے خارج کرنے اور جلد کی طرف دفع کرنے کی عجیب خاصیت ہے۔ (نفیس)
☆ روغن جذام (برگ حنا سبز + روغن کنجد + برگ نیم سبز)

Scanned with CamScann

☆ سفوف جزام (برگ نیم، بکائن، سبد سئی، کتائی کلاں، آملہ، آنبہ ہلدی، سرپھوکہ، باپچی)۔

☆ مرہم جذام (شونیز، سرکہ انگوری، مرکی، روغن گل، موم)

☆ صمغ بلاط: یہ ایک مرکب دوا ہے جو بلوط کی شکل جیسی ہوتی ہے۔

نسخہ صمغ بلاط: (۱) سنگ رخام، سریش (۲) ایلوا، مرکی، دم الاخوین، علک البطم، انزروت، صمغ عربی (ہر ایک ار حصہ) بیخ مرجان، ہیرا کسیس (ہر ایک نصف حصہ)

☆ دواء کاوی اسے کہتے ہیں جو زخم کے اوپر کھرنڈ پیدا کر کے خون کو خارج ہونے سے روک دیتی ہے۔

☆ طلع دراصل وہ برادہ یا سفوف ہے جو پھولوں کے اندر ہوتا ہے اور جو نباتی نطفہ (سفوف تناسلی) کا کام کرتا ہے۔ لہٰذا طلع کو "سفوف تناسلی" کہا جاتا ہے۔

☆ درخت نیم کے سارے اجزاء عفونی زخموں کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے۔

☆ رسکپور اور دار چکنہ چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑوں کو مارنے اور عفونت کے مواد کو صاف کرنے کے لئے عجیب الخواص ادویہ ہیں۔

نسخہ نمک محلول:

نمک طعام ۲۹۰ رتی، آب مقطر و مطہر ۴۵ ر چھٹانک، روح شراب ۱۵ ر چھٹانک۔

☆ مومیائی کی بہترین قسم وہ ہے جو مادہ بایاں نامی گاؤں (دارالجرد یعنی ملک فارس) کے ایک پہاڑ کے غار سے نکلتی ہے مگر یہ نادر الوجود ہے۔

☆ مومیائی کی ایک قسم قبوری بھی ہے جو مصر میں پائی جاتی ہے اور وہ ایک رطوبت ہے جسے اہل روم قدیم زمانے میں لاشوں میں لگا کر محفوظ کر لیتے تھے۔ یہ قسم بھی نادر الوجود ہے۔

☆ مومیائی پر فارس کے تاجدار فخر کیا کرتے ہیں۔

☆ گل مختوم پر روم کے تاجدار فخر کیا کرتے ہیں۔

☆ ریوند پر چین کے تاجدار ناز کیا کرتے ہیں۔

☆ ہلیلہ پر ہندوستان کے تاجدار ناز کرتے ہیں۔

نسخہ ذرور اصفر: انزروت، ایلوا، دم الاخوین، کندر، زعفران، افیون۔

نسخہ مرہم اسود: زفت، راتینج، شکر، روغن زیتون، بیل کے پنڈلی کا گودا۔

نسخہ مرہم باسلیقون: زفت، راتینج، بہروزہ، موم، روغن زیتون۔

نسخہ مرہم سیاہ: مردار سنگ، روغن زیتون، کندر، دم الاخوین، انزروت۔

نسخہ مطبوخ خفت روزہ: پوست درخت نیم، پوست درخت کچنال، بیخ حنظل اندرائن کی جڑ، پھلی ببول، کتائی خورد پرانا گڑ ہر ایک ۱۰ر تولہ تین سیر پانی میں پکائیں۔

☆ لکھنے کی سیاہی کا جل اور گوند سے بنائی جاتی ہے یہ ٹھنڈک پہونچاتی ہے اور خشک کرتی ہے۔

☆ روغن زنبق ان تلوں کا تیل ہے جو سفید چنبیلی کے پھولوں میں پائے جاتے ہیں۔

☆ روغن رازقی دراصل سفید سوسن کا تیل ہے۔

☆ ہر قسم کے سخت ورموں کو تحلیل کرنے کے لئے مرہم داخلیون عجیب الاثر ہے۔

☆ مرہم سرخ (مردار سنگ، ہلدی، سرکہ روغن زیتون)

☆ نسخہ زرور ملحم: ایلوا، مرکی، کندر، دم الاخوین۔

ملحم: وہ دوا ہے جو سوزش اور قبض کے بغیر زخم میں خشکی پیدا کرے اور زخم کی اندرونی رطوبت کو لیسدار بنائے تاکہ زخم کے کنارے آپس میں مل جائیں۔

☆ منبت لحم (گوشت اگانے والی): وہ دوائیں جو زخم کی طرف آنے والے خون کو خشک کر کے بستہ کر دیتی ہیں منبت لحم کہلاتی ہیں۔

☆ ادویہ خاتمہ (کھرنڈ جمانے والی): وہ دوائیں ہیں جو زخم کی سطح کو خشک اور سخت کر دیتی ہیں جس سے ان کے اوپر غلیظ کھرنڈ بن جاتا ہے۔

☆ زیت الانفاق: وہ روغن ہے جو انفاق سے حاصل کیا جاتا ہے۔ انفاق یونانی نام ہے جو کچے زیتون کے لئے اور ہر کچے، کسیلے پھل کے لئے بولا جاتا ہے۔

☆ گھونگھے کی راکھ سخت ورموں کو تحلیل کرتی ہے۔

☆ نیولے کی راکھ شدید محلل ہے۔

☆ لادن میں ہلکی سی قوت قابضہ کے ساتھ سخونت پائی جاتی ہے اسی وجہ سے یہ بالوں کو قوی کرتا ہے، بال گرنے سے روکتا ہے اور بالوں کو اگاتا بھی ہے۔

☆ آس کے بارے میں شیخ نے تحریر کیا ہے کہ آس میں دو جوہر ہیں، ایک جوہر میں برودت غالب ہے اور دوسرے جوہر میں حرارت غالب ہے لہٰذا آس بالوں کو اگانے کے لئے

Scanned with CamScanner

بہت مفید ہے۔

☆ پرسیاوشاں مجفف، ملطف اور محلل ہے، اس وجہ سے یہ بال اگانے میں مدد دیتا ہے۔

☆ لالہ (شقایق) میں حرارت پائی جاتی ہے جس کا کام مواد جذب کرنا، لطیف بنانا اور جلا دینا ہے۔

☆ بالچھڑ دو جوہروں سے مرکب ہوتا ہے ایک جوہر قابض جو معمولی ہوتا ہے اور دوسرا جوہر حار جو زیادہ ہوتا ہے، اس وجہ سے یہ بالوں کو اگاتا ہے اور قوی بناتا ہے۔

☆ مصطگی متضاد قوتوں سے مرکب ہے مثلاً قبض، تسخین، تلئین اسی لئے مصطگی محلل رطوبت، جاذب غذا، مقوی شعر ہے۔

☆ سعد کوفی میں اول تو گرمی ہے جو رگوں کے منہ کو کھول دیتی ہے۔ دوئم خشکی ہے مگر شدید نہیں، سوئم تھوڑی قوت قابضہ ہے۔

☆ تخم کرفس محلل رطوبت، مفتح سدد، منقی فضلات ہے۔

☆ آملہ رطوبت کو خشک کر کے بالوں کی جڑوں کو سخت بنا دیتا ہے۔

☆ آملہ کو سارے بدن کے تغذیہ کے علاوہ جلد اور بالوں کے ساتھ خصوصی تعلق ہے۔

☆ بالوں کی پیدائش مواد دخانیہ سوداویہ کے انعقاد سے ہوتی ہے۔

☆ روغن آس میں ایک تو گرم جوہر ہے جو جذب کرتا ہے اور دوسرا سرد جوہر ہے جو عضو میں سختی اور قبض پیدا کرتا ہے۔

☆ صنوبر کی داڑھی کی راکھ میں قوت قابضہ نہایت شدید ہوتی ہے مگر اس میں کچھ حدت بھی ہوتی ہے۔

☆ اقاقیا دو جوہروں سے مرکب ہے ایک جوہر لطیف جو کہ گرم اور تیز ہے اور دوسرا جوہر غلیظ جو کہ سرد اور قابض ہے۔

☆ مازو رطوبتوں کو سکھاتا ہے اور اپنی قوت قابضہ سے بالوں کی جڑوں کو مضبوط بناتا ہے۔

☆ مازو کو ہمیشہ کسی ایک چیز کے ساتھ استعمال کیا جائے جس میں کچھ حرارت بھی ہو۔

☆ گل سرخ کے متعلق جالینوس کا کہنا ہے کہ "گل سرخ ایک ایسے جوہر سے مرکب ہے جو رقیق اور گرم ہے اور اس کے ساتھ ہی اس میں دو قسم کے مزے اور ہیں ایک قابض، بارد

اور غلیظ دوسرا کڑوا، لطیف اور تیز۔

☆ آزاد درخت کے پتے بالوں کو لمبا اور مضبوط بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ بالخاصہ بالوں کے تمام آفات سے محفوظ رکھتے ہیں۔

☆ مرکی میں تسخین و تجفیف اور کسی قدر جلا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جب روغن آس جیسی خصوصیت والی کسی دوا کے ساتھ ملا دی جاتی ہے تو وہ بالوں کو گرنے سے باز رکھتی ہے۔

☆ اجزاء مرہم سفیدہ: سفیدہ کاشغری ۳/تولہ، روغن گل ۸/تولہ، موم سفید ۲/تولہ، سفیدی بیضہ ۲/تولہ، کافور ۶/ماشہ۔

☆ اجزاء مرہم رال: رال ۱/تولہ، رسوت ۶/ماشہ، صندل سرخ ۶/ماشہ، رتن جوت ۶/ماشہ، کافور ۴/ماشہ، روغن گل ۱۰/ماشہ۔

☆ نسخہ مرہم نورہ: چونہ کو سات مرتبہ بجھائیں پھر روغن گل اور گل قیمولیا ملائیں۔

Scanned with CamScann

چند اہم غذائیں

☆ لوزینہ: مغزیات کا ایک قسم کا حلوا۔

☆ حصرمیہ: کچے انگور کی غذا۔

☆ سواقیہ: سماق کی غذا

☆ خشکاری وہ روٹی ہوتی ہے جو بغیر بھوسی چھنے ہوئے آٹے سے بنائی گئی ہو۔

☆ ہریسہ ایک قسم کی غذا ہے جو گوشت اور غلوں (مثلاً گیہوں) کے ساتھ تیار کی جاتی ہے۔

☆ حمصیہ چنے کی غذا کو کہتے ہیں۔

☆ کردناج کباب کی ایک قسم ہے۔

☆ سکباج ایک غذا ہے جو گوشت سرکہ، گرم مصالحہ اور مختلف ترکاریوں سے تیار کی جاتی ہے۔

☆ اسفاناخیہ پالک کی غذا کو کہتے ہیں۔

☆ رائب وہ تازہ دودھ جو جم جاتا ہے یعنی دہی کو رائب کہتے ہیں۔

☆ مطجن اس غذا کو کہتے ہیں جو روغن میں بھونی جاتی ہے۔

☆ کباج بھی ایک قسم کی غذا ہے۔ اس سے مراد وہ گوشت ہے جس میں سرکہ، مناسب سبزیاں اور مصالحے ہوں۔

☆ قریص ایک قسم کی غذا ہے۔ قریص سے مراد وہ گوشت جو سرکہ، سبزیوں اور مصالحے کے ساتھ پکایا گیا ہو۔

☆ طفشیل کہتے ہیں اگر چھلی ہوئی مسور کی دال کو سرکہ کے ساتھ پکا دی جائے۔

☆ خبین سے مراد دہی کا ترش پانی ہے۔

☆ مصل سے مراد وہ دہی جو جوش دے کر گاڑھا کر لیا گیا ہو پھر اس میں نمک ڈال کر دھوپ دکھادی گئی ہو یہاں تک کہ یہ خشک اور نہایت درجہ ترش ہو جائے۔

☆ مصوص: وہ گوشت جو سرکہ کے ساتھ پکایا گیا ہو یا وہ سالن جو سرکہ اور چوزوں سے تیار کیا گیا ہو۔

قرض: وہ گوشت جو ٹھنڈی سبزیوں کے ساتھ تیار کیا گیا ہو۔

☆ مزورات: وہ مصنوعی شوربے جس میں گوشت نہیں ڈالا جاتا۔

☆ ماء الشعیر گرم امراض کے لئے تمام غذاؤں سے برتر اور افضل ہے۔

☆ خبیص سکر حلوا کی ایک قسم ہے جو روغن کنجد، میدہ اور شکر سے تیار کیا جاتا ہے۔

☆ خبیص البیض حلوا کی ایک قسم ہے جو روغن کنجد، میدہ، شکر اور انڈے سے تیار کیا جاتا ہے۔

☆ عصیدہ وہ آٹا ہے جو گھی میں لت پت کر کے پکایا جاتا ہے۔

☆ اردھالیہ فارسی زبان کا لفظ ہے جو کہ مرکب ہے آرد بمعنی آٹا اور ہالہ بمعنی گھی سے جو مکھن کو پگھلا کر نکالا جاتا ہے مگر اصطلاحاً اردھالہ اس گاڑھے حریرے کو کہتے ہیں جو آٹے اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے۔

☆ شیراز فارسی لفظ ہے جو کہ اس سالن کے لئے بولا جاتا ہے جو گاڑھے حریرے کے مانند دودھ سے بنایا جاتا ہے۔

Scanned with CamScann

چند اہم نکات

☆ مکاوی جمع ہے مکواۃ کی جس کے معنی ہیں "داغنے کا آلہ"

☆ قدح پیالہ کو کہتے ہیں یہ سینگھی لگانے کا اک بڑا آلہ ہے۔

☆ توبال النحاس سے مراد تانبہ کا میل ہے۔

☆ امراض حادہ سے مراد خطرناک امراض ہیں جو جلد دور ہو جاتے ہیں یا ہلاک کر دیتے ہیں۔

☆ ارقیراط = ارانج = دوانگشت = دس خط

☆ تیہو چکور سے چھوٹا ایک پرندہ ہے۔

☆ اطباء کے نزدیک قوی حرارت سے ریاح پیدا نہیں ہوتی بلکہ اگر ریاح ہو تو تحلیل ہو جاتی ہے۔

☆ نفاخ وہ اشیاء ہیں جن میں ایک مخصوص قسم کی رطوبت ہوتی ہے جس کے تحلیل کرنے پر حرارت قادر نہیں ہوتی ہے اس لئے ریاح پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ عصب راجع (Vagus Nerve) کا دوسرا نام عصب ریوی معدی ہے یہ دماغ سے معدہ اور سینہ تک پہونچتا ہے۔

☆ استفراغ کلی کا مفہوم ہے وہ استفرغ جو تمام بدن سے مادہ کا اخراج کرے مثلاً فصد و اسہال۔

☆ طبعی قوتیں ان قوتوں کو کہا جاتا ہے جو تغذیہ بدن سے تعلق رکھتی ہیں اور بدنی پرورش سے وابستہ ہوتی ہیں۔

☆ جید الکیموس ان غذاؤں کو کہتے ہیں جن سے خون اور دیگر اخلاط اچھے پیدا ہوتے ہیں۔

☆ ماء اللحم سے مراد وہ پانی جو یخنی کے طور پر حاصل کیا جاتا ہے نہ کہ عرق کے طور پر جو کہ نل بھبکہ سے کشید کیا جاتا ہے۔

☆ قاثاطیر کو منولہ کہتے ہیں یہ دراصل پیشاب کی سلائی ہے۔

☆ مبضع ایک لوہے کا آلہ ہے جس سے عروق اور جلد کاٹی جاتی ہے۔

☆ کف دریا حفر و قلع میں مستعمل ہے۔

☆ نلی والی قیف کو انبوبہ معدیہ کہا جاتا ہے۔

☆ سبب سابق اس سبب کو کہتے ہیں جو بذاتِ خود کوئی بیماری پیدا نہ کرے بلکہ کسی ذریعہ سے پیدا کرے۔

☆ طب خفی: بقراط سے پہلے زمانہ کی طب یعنی اس قدیم دور کی طب جب کہ لوگ اس کو راز کے طور پر چھپائے رکھتے تھے۔

☆ فرقہ محتالہ سے مراد وہ حکماء ہیں جو محض استفراغ و احتباس (مادہ کو خارج کرنے یا بند کرنے) سے علاج کرتے ہیں اور یہ لوگ قیاس و تجربہ سے کوئی کام نہیں لیتے۔

☆ قراقر اُن آوازوں کو کہا جاتا ہے جو خود ریاح کی حرکت سے پیدا ہوتی ہیں اور جس میں ہماری اپنی اختیاری حرکت کو کوئی دخل نہیں ہوتا۔

☆ اضلاع خلف سے مراد وہ چھوٹی پسلیاں ہیں جو سب سے نیچے کی طرف ہوتی ہیں اور ہر ایک پہلو پر پانچ پانچ ہوتی ہیں۔

☆ خوف ایک نفسیاتی کیفیت ہے جس میں روح کسی حقیقی یا خیالی موذی سے بھاگ کر اندر کی طرف چلی جاتی ہے۔

☆ کیفیات نفسانی وہ کیفیتیں ہیں جن کا تعلق بدن سے نہ ہو (جیسے کہ رنگ کا تعلق بدن سے ہے) بلکہ ان کا تعلق نفس سے ہو جیسے ڈر، غم وغصہ، خوشی وغیرہ۔

☆ ہَم سے مراد وہ فکر اور سوچ ہے جو کسی مکروہ شئی سے تعلق رکھتی ہو اور اس کے عدم کی امید و تمنا رکھی جا سکے جیسے امتحان میں ناکام ہو جانے کا خیال اور ڈر۔

☆ کتان کا مفہوم ہے السی کا کپڑا جو ململ کی طرح باریک ہوتا ہے۔

☆ بالفعل سرد سے مراد وہ چیز جو چھونے میں سرد ہو اور بالقوہ سرد سے مراد وہ چیز جو چھونے میں سرد نہ معلوم ہو صرف اس کا اثر سرد ہو۔

☆ فزع الصبیان کے معنی بچوں کے ڈر کے ہیں۔

☆ غدد ریق یا غدد لعابیہ منہ کے دونوں طرف ۳۔۳ ہوتے ہیں۔

(ا) غدہ اصل الاذن (غدہ نکف) (Parotid gland): یہ سب سے بڑی ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

(۲) غدہ تحت الفک (Submandibular gland): اسے غدہ مولد اللعاب، غدہ راشح اللعاب، غدہ ساکب اللعاب بھی کہتے ہیں۔

(۳) غدہ تحت اللسان (Sublignal gland) سب سے چھوٹی ہوتی ہے۔

☆ چہاررگ کا فصد ایک خاص نشتر "وردہ" سے کیا جاتا ہے۔

☆ رق ایک قسم کا باریک چمڑا ہے جس پر لکھا جاتا ہے۔

☆ قیر (قطران، تارکول) سیاہ سرخی مائل ایک تیل ہے جو زمین سے گرم پانی کے چشموں سے نکلتا ہے۔

☆ قمقم ناند کی طرح بڑا سا ظرف ہے جس میں مریض کو بٹھایا جاسکتا ہے۔

☆ مرعزی ان نرم رونگٹوں یا اون کو کہتے ہیں جو بکری کے بالوں کی جڑوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کو فارسی میں "کورکینہ" کہتے ہیں۔

☆ صفاق (Peritonium) کو یونانی میں باریطون کہتے ہیں۔

☆ معقف ایک مرض کا نام ہے جو بکریوں کی ٹانگوں میں پیدا ہوتی ہے۔

☆ ردع مادہ سے مراد وہ عمل ہے جس کے ذریعہ امتلاء دموی کو کم کیا جاتا ہے کیونکہ رادع اپنی برودت کے اثر سے عروق خاص کر شرائین صغیرہ کو سکیڑ دیتی ہیں۔

☆ برودت مار ڈالنے والی، قوت حیات کو باطل کر دینے والی، سن کر دینے والی اور تمام افعال و حرکات سے روک دینے والی کیفیت ہے۔

☆ خشکریشہ سے مراد گلی سڑی ساختیں ہیں۔

☆ ذکی الحس گلٹیاں۔ خصیتین، پستان، اصلی اللسان (مولد اللعاب)۔

☆ بے حس گلٹیاں، بغل کی گلٹیاں (Axillary Lymph node) جنگاسہ کی گلٹیاں (Inguinal lymph node) کان کے پیچھے کی گلٹیاں۔

☆ خیشخانہ: وہ مکان جس کی چھت میں فراشی پنکھے لگے ہوتے ہوں۔

☆ نزلہ حاد کی ابتدا میں بغیر بلغم کے خشک کھانسی آتی ہے جو خصوصاً نیند کے بعد رات کے وقت شدید تر ہو جاتی ہے۔

☆ پیپ اور بلغم میں فرق

(۱) جلانے سے پیپ میں بدبو آتی ہے۔

(۲) تھوری دیر کے بعد پیپ پانی میں تہہ نشین ہو جاتی ہے۔

(۳) پیپ کے ساتھ کھرنڈ (خشک ریشہ) بھی خارج ہوتا ہے۔

☆ طبری کے نزدیک دبیلہ فارسی لفظ ہے جس کے معنی پیپ کی دو تھیلیاں ہیں۔

☆ بقراط نے حقنہ کو عمل طائر کہا ہے۔

☆ شیخ نے حقنہ کو معالجہ فاضلہ کہا ہے۔

☆ اذن القلب کا ورم عموماً امراض حادہ اور حمیات مزمنہ کے بعد ہوا کرتا ہے۔

☆ فتق الراق: اس کا نام فتق سری ہے۔ اس مرض میں ناف کے مقام پر ابھار پیدا ہو جاتی ہے۔

فتق الاربیہ:

اسے قرو صفنی کہا جاتا ہے۔ اس مرض میں آنت خصیوں کی تھیلی میں چلی جاتی ہے۔

☆ ایک اندازہ کے مطابق مشمولات معدہ کو امعاء کے آخری حصہ تک پہونچنے کے لئے ۱۸۔۲۰ گھنٹہ درکار ہوتا ہے۔ امعاء صغیرہ میں ۴۔۵ گھنٹہ، قولون میں ۸ر گھنٹہ، امعاء مستقیم میں ٦ گھنٹہ غذا ٹھہرتی ہے۔ امعاء مستقیم میں براز کی رفتار انتہائی سست ہو جاتی ہے۔

☆ معدہ کو "ام الامراض" (بیماریوں کی ماں) کہا جاتا ہے۔

☆ صحت کے لحاظ سے سب سے بہتر محرک اجابت صبح کے وقت نیند سے بیدار ہونا ہے۔

☆ ورم مقعد سے مراد مقعد کا ورم حار ہے۔

☆ ٹھنڈی کے موسم میں شیرہ جات کو نیم گرم کر کے ہی استعمال کرنا چاہئے۔

☆ نیند حیوان کی وہ حالت ہے جس میں نفس بیرونی حواس اور اختیاری حرکات سے کام نہیں لیتا۔ ایسی حالت میں روح نفسیاتی تمام اعضاء سے لوٹ کر مبدا دماغ کی طرف چلی جاتی ہے۔

☆ سوء مزاج مختلف اس سوء مزاج کو کہتے ہیں جو زیادہ عرصہ تک نہ رہا ہو اور اصلی مزاج کے مانند نہ بن گیا ہو۔

نفس منقطع: رُک رُک کر چلنے والی سانس نفس منقطع کہلاتی ہے۔

Scanned with CamScann

طبی اوزان

ایک مثقال	=	ساڑھے ۴ ماشہ
ایک گرین	=	ایک چاول = ۱۵٫۵۸ ملی گرام
ایک رتی	=	۱۲۴٫۶۲ ملی گرام
ایک ماشہ	=	۰٫۹۷ ملی گرام (تقریباً ایک گرام)
ایک تولہ	=	بارہ ماشہ (۱۱٫۶۶۴ گرام)
ایک برنج	=	چار دانہ رائی کے برابر
ایک جو	=	چار چاول
ایک روپیہ	=	۱۱ ماشہ ۴ تولہ
ایک سیر	=	۸۰ تولہ ۴ ماشہ
ایک سرخ	=	ایک رتی
ایک دانگ	=	۴ رتی
ایک رطل	=	آدھا سیر
ایک اوقیہ	=	۳۰ تولہ
۱۲ ملی لیٹر	=	۱ تولہ (دو چائے کے چمچے)
۲۵ ملی لیٹر	=	۲ تولہ (دو بڑے چمچے)
۶۰ ملی لیٹر	=	۵ تولہ (چائے کا آدھا کپ)
۱۲۰ ملی لیٹر	=	۱۰ تولہ (چائے کا ایک کپ)

HAEMATOLOGICAL VALUE

1.	Total leucocyte (TLC)	400-11000
2.	Differential white cell count (DLC)	
	-Neutrophils	40-75%
	-Lymphocytes	20-45%
	-Monocytes	02-10%
	-Eocinophils	1-6%
	-Basophils	0-1%
3.	Erythrocyte sedimentation rate (ESR) Westergren's method	
	-Male	0-5mm/hr
	-Female	0-7mm/hr
	Winterobe's Methods	
	-male	0-9mm/hr
	-Female	0-20mm/hr
4.	hemoglobin	
	-Male	14-18gm/di
	-Female	11.5-16.5 gm/di
5.	Total Red cell count	
	-Male	4.5-6.5x10^{12}/L
	-female	3.8-5.8x10^{12}/L
6.	red Cell life span (mean)	120 days
7.	Packed cell volume (PCV) or haemotic	
	-male	42-52%
	-Female	37-47%
8.	Platelet Counts	1.5-3.5lakhs/umm
9.	Protheombin Time	10.5-14.5 Second
10.	Bleeding time	2-8minutes
11.	Coagulation Time	5-10 minutes
12.	fibrinogen	1.5-4.0 g/l
13.	body Fluid (total)	50% (obese)-70%
	Intracellular Fluid	30-40%of body wt.
	Extracellular Fluid	20-30%of body wt.
14.	Blood volume (total)	
	Male	75+10 ml/kg
	Female	70+10 ml/kg

Biochemical Volumes

1.	SGPT	5-40 units
2.	SGOT	5-40 units

Scanned with CamScann

3.	Serum Alkaline Phosphatase (SAP)	40-125 units/l
4.	Serum Bilirubin (Total)	upto 1.0mg/dl
	Direct Bilirubin	upto 0.25 mg/dl
	Indirect Bilirubin	0.2-1.0 mg/dl
5.	Serum Acidic Phosphatase	1.0-4.0 KA Units
6.	Lactic Blood Glucose	200-450 units
7.	Fasting Blood Glucose	60-100 mg/dl
	Post-Prandial blood Glucose	Upto 120 mg/dl
	Random Blood Glucose	50-150 mg /dl
8.	Blood Urea	15-40 mg/dl
9.	Serum Creatinine	0.5-1.6 mg /dl
10.	Serum uric Acid	
	Male	3.4-7.0 mg/dl
	Female	2.4-1.6 mg/dl
11.	Serum Proteins (total)	6.0-8.5gm/dl
	Serum albumin	3.5-5.0 gm/dl
	Serum globulin	2.3-3.5 gm/dl
12.	Serum Cholestrol (Total)	130-220 mg/dl
13.	total Lipids	400-700 mg/dl
14.	Serum triglycerides	80-150 mg/dl
15.	HDL Cholestrol	30-70 mg/dl
16.	LDL Cholestrol	62-185 mg/dl
17.	Serum Calcium (EDTA method)	8.5-10.5 mg/dl
18.	Serum Copper	13-24 u mol/l
19.	Serum Chloride	98-106 mEq/l
20.	Serum Sodium	136-145 mEQ/l
21.	Serum Postassium	3.5-5.0 mEq/l
22.	Serum Phosphorus	
	Male	2.1-5.6mg/dl
	Female	15.-6.8 mg/dl
23.	Serum Amylase	50-300 IU/L
24.	Creatine Phosphokinase (CPK) total	
	Male	30-200IU/L
	Female	30-150 IU/L
25.	CPK-MB (Isoenyme)	Normally <6% of total CPK

Clinical Biochemistry Adult Reference ranges

Test	Reference Al Units range		reference Traditional range	units
Alanine aminotransferase (ALT) or SGPT	<40	U/L		
Albumin	35-50	g/l	3.5-5.0	g/dL
Alkaline Phosphates (ALP)	39-117	U/L		
Amylase	25-125	U/L		
Angiotensin converting enzyme (ACE)	10-70	U/L		
Aspartate aminotransferase (AST) or SGOT	12-39	U/L		
Bilirubin Total	<17	umol/L	<1.0	mg/dL
Bilirubin direct	<4	umol/L	<2.0	mg/dL
Creative protein	<10	mg/L		
Calcitonin	<0.08	ug/L	<80	pg/mL
Calcium	2.15-2.65	mmol/L	8.5-10.5	mg/dl
Chloride	98-106	mmol/L	98-106	mEq/dL
Cholesterol-recommended	<5.2	mmol/L	<200	mg/dl
\Cholesterol-population range	3.5-6.7	mmol/L	135-259	mg/dl
Cholesterol (HDL) male	0.8-1.8	mmol/L	3.0-70	mg/dl
Cholesterol (HDL)Famale	1.0-2.3	mmol/L	39-90	mg/dl
Creatinine Kinae (CK)-male	<195	U/L		
Creatinine kinae (CK)-female	<170	U/L		
ck/mb	<25	U/L		
Creatine male	79-118	mmol/L	0.9-1.3	mg/dL
Creatine female	58-93	mmol/L	0.7-1.1	mg/dL
glucose-fasting	3.9-6.1	mmol/L	70-110	mg/dL
Glycated haemoglobin (HbA1c) (target)	<7	%		
Human chronic gonadotrophin (HCG) -non -pregnant	<3	IU/L	<3	m/u/mL
Immunoglobulin A	0.8-4.0	g/L	80-400	mg/dL
Immunoglobulin G	5.5-16.5	g/L	550-1650	mg/dL
Immunoglobulin M	0.4-2.0	g/L	40-200	mg/dL
Immunoglobulin E	<110	KU/L	<11	IU/mL
Insulin -fasting	<20	mU/L	<20	uU/mL
Iron male	11-32	mmol/L	60-180	ug/dL
Lactate dehyderogenase (LDH)	240-480	U/L		
Osmolity	275-295	mOsmol/Kg		
Phosphate	0.8-1.5	mmol/L	2.4-4.6	mg/dL

Scanned with CamScanner

Alanine aminotransferase (ALT) or SGPT	<40	U/L		
Albumin	35-50	g/l	3.5-5.0	g/dL
Alkaline Phosphates (ALP)	39-117	U/L		
Amylase	25-125	U/L		
Angiotensin converting enzyme (ACE)	10-70	U/L		
Aspartate aminotransferase (AST) or SGOT	12-39	U/L		
Bilirubin Total	<17	umol/L	<1.0	mg/dL
Bilirubin direct	<4	umol/L	<2.0	mg/dL
Creative protein	<10	mg/L		
Calcitonin	<0.08	ug/L	<80	pg/mL
Calcium	2.15-2.65	mmol/L	8.5-10.5	mg/dl
Chloride	98-106	mmol/L	98-106	mEq/dL
Cholesterol-recommended	<5.2	mmol/L	<200	mg/dl
\Cholesterol-population range	3.5-6.7	mmol/L	135-259	mg/dl
Cholesterol (HDL) male	0.8-1.8	mmol/L	3.0-70	mg/dl
Cholesterol (HDL)Famale	1.0-2.3	mmol/L	39-90	mg/dl
Creatinine Kinae (CK)-male	<195	U/L		
Creatinine kinae (CK)-female	<170	U/L		
ck/mb	<25	U/L		
Creatine male	79-118	mmol/L	0.9-1.3	mg/dL
Creatine female	58-93	mmol/L	0.7-1.1	mg/dL
glucose-fasting	3.9-6.1	mmol/L	70-110	mg/dL
Glycated haemoglobin (HbAIc) (target)	<7	%		
Human chronic gonadotrophin (HCG) -non -pregnant	<3	IU/L	<3	m/u/mL
Immunoglobulin A	0.8-4.0	g/L	80-400	mg/dL
Immunoglobulin G	5.5-16.5	g/L	550-1650	mg/dL
Immunoglobulin M	0.4-2.0	g/L	40-200	mg/dL
Immunoglobulin E	<110	KU/L	<11	IU/mL
Insulin -fasting	<20	mU/L	<20	uU/mL
Iron male	11-32	mmol/L	60-180	ug/dL
Lactate dehyderogenase (LDH)	240-480	U/L		
Osmolity	275-295	mOsmol/Kg		
Phosphate	0.8-1.5	mmol/L	2.4-4.6	mg/dL

	Serum Alkaline Phosphatase (SAP)	40-125 units/l
3.	Serum Billirubin (Total)	upto 1.0mg/dl
4.	Direct Bilirubin	upto 0.25 mg/dl
	Indirect Bilirubin	0.2-1.0 mg/dl
	Serum Acidic Phosphatase	1.0-4.0 KA Units
5.	Lactic Blood Glucose	200-450 units
6.	Fasting Blood Glucose	60-100 mg/dl
7.	Post-Prandial blood Glucose	Upto 120 mg/dl
	Random Blood Glucose	50-150 mg /dl
	Blood Urea	15-40 mg/dl
8.	Serum Creatinine	0.5-1.6 mg /dl
9.	Serum uric Acid	
10.	Male	3.4-7.0 mg/dl
	Female	2.4-1.6 mg/dl
	Serum Proteins (total)	6.0-8.5gm/dl
11.	Serum albumin	3.5-5.0 gm/dl
	Serum globulin	2.3-3.5 gm/dl
12.	Serum Cholestrol (Total)	130-220 mg/dl
13.	total Lipids	400-700 mg/dl
14.	Serum triglycerides	80-150 mg/dl
15.	HDL Cholestrol	30-70 mg/dl
16.	LDL Cholestrol	62-185 mg/dl
17.	Serum Calcium (EDTA method)	8.5-10.5 mg/dl
18.	Serum Copper	13-24 u mol/l
19.	Serum Chloride	98-106 mEq/l
20.	Serum Sodium	136-145 mEQ/l
21.	Serum Postassium	3.5-5.0 mEq/l
22.	Serum Phosphorus	
	Male	2.1-5.6mg/dl
	Female	15.-6.8 mg/dl
23.	Serum Amylase	50-300 IU/L
24.	Creatine Phosphokinase (CPK) total	
	Male	30-200IU/L
	Female	30-150 IU/L
25.	CPK-MB (Isoenyme)	Normally <6% of total CPK

Clinical Biochemistry Adult Reference ranges

Test	Reference range	AI Units	reference range	Traditional units

Scanned with CamScanner

Potassium	3.5-5.1	mmol/L	3.5-5.1	mEq/L
Prolactin	<400	mU/L		
Ptotein-total	62-77	gm/L	6.2-77	g/dL
Sodium	136-146	mmol/L	136-146	mEq/L
Testosteron-male	9-41	nmol/L	2.4-118	ng/mL
testosteron-female	<2.9	nmol/L	<0.8	ng/mL
Thyroxine, free (fT4)	11-25	pmol/L	0.8-2.0	ng/mL
thyroxine, Total (fT4)	58-140	nmol/L	4.5-11.0	ug/dL
tri-iodothyronine (T3)	1.2-2.2	nmol/L	78-145	ng/dL
Triglycerides	<2.1	mmol/L	<140	mg/dL
Urea	2.5-6.4	mmol/L	7.0-18.0	mg/dl
Glucose	70% of mole serum	70% of mg/dL serum		
Immunoglobulin G	<50	mg/L		
Lactate	1.1-2.8	mmol/L		
Protein	<400	mg/L	<40 -	mg/dl
Protein-newborn	400-1200	mg/L	40-120	mg/dl
Protein-upto 1 month	200-800	mg/kl	20-80	mg/dl

Urine (per 24 hours)

Albumin	<20	mg/2th		
bilirubin	Negative			
Calcium	2.5-7.5	mmol/L	100-300	mg/24h
Chloride	60-180	mmol/24h		
Cortisol	40-340	mmol/24h		
Creatinine	9-18	mmol/24h		
Osmolality	50-1200	mOsmol/kg		
Oxalate-male	0.08-0.49	mmol/24h	4-30	mg/24h
Oxalate-children	0.04-0.49	mmol/24h	12-38	mg/24h
Protein-total	<0.15	g/24h	<150	mg/24h

FAECES

Total fat	<18.0	mmol/24h	<5	g/24h
Weight	<200	g/24h		

SWEET

Sodium	<60	mmol/L	<06	mEq/L
Chloride	<70	mmol/L	<70	mEq/L

BLOOD

Test	Reference range	Unit
Basophils	0.01-0.10x109	Cells/L
Bleeding time	3-9	min

Eosinophils	0.04-0.40x109	Cells/L
Erythrocyte sedimentation rate (ESR)-male	1-10	mm/h
Erythrocyte sedimentation rate (ESR)-female	3-15	mm/h
Factor VII:C	0.51-1.25	IU/mL
Factor IX	0.57-1.29	IU/mL
Fibrinogen	1.5-4.5	g/L
Folate-serum	4-18	ug/L
Hamoglobin-male	13.5-17.5	g/L
Hamoglobin-female	14.5-16.5	g/L
Lymphocytes	1.5-4.00x109	Cells/L
Monocytes	0.20-0.80x109	Cells/L
Neutrophils	2.00-7.50x109	Cells/L
Platelets	150-400x109	Cells/L
Prothrombin time (INR,PTR)	1.00-1.30	Ratio
Red blood cells count (RBC) male	4.5-6.5x1012	Cells/L
Red blood cells count (RBC) female	3.8-5.8x1012	Cells/L
Reticulocytes	0.2-2.0	%
Thrombin time	13-16	S
Viscosity (Plasma)	1.50-1.72	mPa.s
Vitamin B12	160-900	ng/L
White blood cells count (WBC)	4.0-11.0x109	Cell/L

Scanned with CamScann